روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	04:40
طلوع آفتاب	06:03
زوال آفتاب	12:41
غروب آفتاب	07:19

آج کی حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''آخر زمانہ میں فریب دینے والے اور جھوٹے لوگ تمہارے سامنے حدیث کے نام پر ایسی باتیں پیش کریں گے جن کو نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے آباء واجداد نے، پس تم ان سے بچنا اور ان کو تم اپنے سے دور رکھنا تا کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور فتنے میں نہ ڈالنے پائیں۔''

JANATA AUTO
CONTACT :9820363818 / 9321177990
ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 182, Thursday- 02 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08
جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۸۲ ۞ جمعرات، ۲رجولائی، ۲۰۲۶، ۱۶رمحرم الحرام ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴روپیے، صفحات:۸

نیتن یاہو کو اسرائیلی اقتدار سے ہٹانے کی تیاریاں تیز

انتخابی میدان میں سابق فوجی سربراہ کی انٹری، اسرائیل کو جیتنا چاہیے نعرہ کے ساتھ آئزنکوٹ نے آئندہ انتخابات کو اسرائیل کی سلامتی، اتحاد اور روح کیلئے فیصلہ کن قرار دیا

اسرائیل کے وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کو اقتدار سے ہٹانے کی تیاریاں شروع ہوگئی ہیں۔ نیتن یاہو دسمبر 2022 سے مسلسل اس عہدے پر فائز ہیں، لیکن آئندہ انتخاب میں انہیں اقتدار سے بے دخل کرنے کی کوششیں تیز ہوگئی ہیں۔ نیتن یاہو کے اہم حریف سمجھے جانے والے سابق فوجی سربراہ گاڈی آئزنکوٹ نے منگل (30 جون) کو اپنی انتخابی مہم کا باضابطہ آغاز کردیا ہے۔ نئی سینٹرسٹ پارٹی یشر کے سربراہ گاڈی آئزنکوٹ نے انتخابی مہم کے دوران ملک کو متحد کرنے والا لیڈر بننے کا وعدہ کیا اور موجودہ حکومت پر افراتفری پھیلانے کا الزام لگاتے ہوئے اسے اقتدار سے ہٹانے کا عزم ظاہر کیا۔ انہوں نے وزیر اعظم کے عہدہ کے لیے انتخاب لڑنے کا اعلان کیا اور تعلیم، معیشت، عوامی سیکورٹی سمیت مختلف شعبوں میں کئی وعدے کیے۔ 'اسرائیل کو جیتنا چاہیے' نعرہ کے ساتھ آئزنکوٹ نے آئندہ انتخابات کو اسرائیل کی سلامتی، اتحاد اور روح کے لیے فیصلہ کن قرار دیا۔ اس دوران انہوں نے 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ''آئندہ اکتوبر میں اس ہولناک اکتوبر کی حکومت کا خاتمہ ہوجائے گا۔ ہم اسرائیل کی تاریخ کا ایک نیا اور کہیں بہتر باب شروع کریں گے۔ ہم اسے مل کر لکھیں گے۔'' قابل ذکر ہے کہ اسرائیلی دفاعی افواج (آئی ڈی ایف) کے سابق چیف آف اسٹاف گاڈی آئزنکوٹ نے بینی گینٹز کی بلو اینڈ وائٹ پارٹی چھوڑ کر اپنی نئی پارٹی قائم کی ہے۔ انہوں نے اسرائیل کی روایات، ورثے اور تورات کی تعلیمات پر مبنی ایک متحد کرنے والا لیڈر بننے اور تمام اسرائیلی شہریوں کا وزیر اعظم ہونے کا وعدہ کیا۔ اگرچہ انہوں نے نیتن یاہو کا نام نہیں لیا، لیکن کہا کہ کچھ لوگ معاشرے میں تقسیم پیدا کرتے ہیں اور ایسے اقدامات کرتے ہیں جو قومی مفاد کے خلاف ہیں۔ ان کے مطابق یہ ان اسرائیلیوں کے منہ پر طمانچہ ہے جو اس وطن کے لیے کام کرتے ہیں، خدمت انجام دیتے ہیں اور اپنی جان قربان کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ آئزنکوٹ کا اشارہ حکومت کے اس قانون کی طرف تھا جسے عام طور پر ان متنازعہ تجاویز سے جوڑ کر دیکھا جارہا ہے، جن میں انتہائی قدامت پسند یہودیوں (حریدی برادری) کو فوجی خدمت سے استثنیٰ دینے سے متعلق اقدامات شامل ہیں۔ قومی اتحاد کی وسیع حکومت بنانے سے متعلق نیتن یاہو کے حالیہ بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے آئزنکوٹ نے کہا کہ ''قیادت 'قومی اتحاد' کی اصطلاح کو ایک فریب پر مبنی انتخابی مہم کے طور پر استعمال کررہی ہے۔ میں قوم کو متحد کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کروں گا۔'' انہوں نے کہا کہ ان کی قیادت اسرائیل کی روایات، وراثت اور بنیادی اقدار پر مبنی ہوگی۔ ساتھ ہی آئزنکوٹ نے الزام عائد کیا کہ ''یہ ایسی قیادت ہے جس کے لیے 'جوابدہی' اور 'ذاتی مثال' جیسے الفاظ بے معنی ہیں۔ یہ جھوٹ بولنے والی قیادت ہے۔ گویا جس افراتفری میں ہم زندگی گزار رہے ہیں، اس کے سوا کوئی اور راستہ ہی نہیں۔ یہ تقسیم کو اس طرح فروغ دیتی ہے جیسے اس کی کوئی قیمت ہی نہ ہو، اور حکومت کرنے کا اس کا واحد طریقہ ہمیں ایک دوسرے سے جدا کرنا ہے۔'' ساتھ ہی وہ کہتے ہیں کہ ''اس پاگل پن کو ختم کرنا ہمارا فرض ہے، کیونکہ اسرائیل کے پاس دوبارہ غلطی کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ ہم ایسی قیادت کو بدلیں گے جس میں دور اندیشی اور حکمت عملی کا فقدان ہے۔'' واضح رہے کہ صرف 4 سال قبل سیاست میں آنے والے سابق جنرل گاڈی آئزنکوٹ اب وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کے سب سے مضبوط حریف کے طور پر ابھرے ہیں۔ 7 اکتوبر کے حملے کے بعد وہ نیتن یاہو کی جنگی کابینہ میں شامل ہوئے تھے، لیکن 2024 میں غزہ کے حوالے سے واضح حکمت عملی نہ ہونے کا الزام لگا کر استعفیٰ دے دیا تھا۔

خلیج بنگال میں کم دباؤ کا نظام، جنوبی بنگال میں طوفانی بارش کا خدشہ

کولکاتا: خلیج بنگال میں بننے والے کم دباؤ کے نظام کے باعث جنوبی بنگال کے متعدد اضلاع میں آئندہ چند روز کے دوران شدید سے انتہائی شدید بارش ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ محکمۂ موسمیات کے مطابق یہ کم دباؤ کا نظام جلد ڈپریشن میں تبدیل ہوسکتا ہے، جس کے اثرات ہفتہ سے زیادہ نمایاں ہونے کی توقع ہے۔ ریاستی راجدھانی کولکاتا سمیت جنوبی بنگال کے کئی علاقوں میں موسلا دھار بارش کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ کولکاتا کے علی پور میں واقع علاقائی محکمۂ موسمیات کے مرکز کے مطابق اس وقت کولکاتا اور اس کے اطراف کے علاقوں میں وقفے وقفے سے بارش کا سلسلہ جاری ہے، تاہم ہفتہ سے بارش کی شدت میں نمایاں اضافہ متوقع ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ خلیج بنگال سے بڑی مقدار میں آبی بخارات مسلسل ریاست کی جانب منتقل ہورہے ہیں، جس کے باعث گرج چمک کے ساتھ بارش کے لیے سازگار حالات پیدا ہوگئے ہیں۔ محکمۂ موسمیات کے مطابق شمالی خلیج بنگال اور اس سے متصل جنوبی بنگلہ دیش کے اوپر بالائی فضاؤں میں گردشی ہواؤں کا ایک مضبوط نظام موجود ہے، جس کے نتیجے میں تین جولائی کے آس پاس شمال مغربی خلیج بنگال میں کم دباؤ کا نیا علاقہ تشکیل پاسکتا ہے۔ اسی دوران جنوب مغربی مانسون کی پٹی پنجاب سے شمالی خلیج بنگال تک پھیلی ہوئی ہے، جو بارش کے نظام کو مزید تقویت دے رہی ہے۔ ادھر شمالی بنگال کے کئی اضلاع میں گزشتہ چند روز سے جاری مسلسل بارش نے معمولات زندگی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ بعض علاقوں میں لینڈ سلائیڈنگ اور سیلاب جیسی صورتحال بھی پیدا ہوگئی، جس کے باعث آمدورفت اور روزمرہ کی سرگرمیاں متاثر رہیں۔ اگرچہ اب شمالی بنگال میں موسم میں کچھ بہتری کے آثار دکھائی دے رہے ہیں، لیکن محکمۂ موسمیات کا کہنا ہے کہ بارش کا زور اب جنوبی بنگال کی جانب منتقل ہورہا ہے۔ دارجلنگ، جلپائی گوڑی اور علی پوردوار میں بدھ کے روز شدید بارش کی پیش گوئی کی گئی ہے، جبکہ دیگر اضلاع میں 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہواؤں، گرج چمک اور بارش کا امکان ہے۔ جنوبی بنگال میں فی الحال ہلکی سے درمیانی بارش کا سلسلہ جاری رہے گا، تاہم ہفتہ سے اس میں نمایاں شدت آنے کی توقع ہے۔ محکمۂ موسمیات نے اتوار کے لیے کولکاتا، جنوبی چوبیس پرگنہ، شمالی چوبیس پرگنہ، ہاوڑہ، بانکوڑا اور پرولیا میں شدید سے انتہائی شدید بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ اس کے علاوہ پیر کے روز مغربی مدناپور، جھاڑگرام، پرولیا اور بانکوڑا میں بھی انتہائی شدید بارش ہونے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ ادھر منگل کے روز کولکاتا میں زیادہ سے زیادہ درجۂ حرارت 31 اعشاریہ 2 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔

اینٹورپ واقع ۱۰رمنزلہ رہائشی عمارت میں لگی خوفناک آگ، کئی لوگوں کی موت

پولیس کی طرف سے دی گئی جانکاری کے مطابق متاثرہ ۱۰رمنزلہ عمارت میں تقریباً ۲۰۰رلوگ رہتے ہیں

پولیس کی طرف سے دی گئی جانکاری کے مطابق متاثرہ 10 منزلہ عمارت میں تقریباً 200 لوگ رہتے ہیں۔ فی الحال آگ لگنے کے اسباب کا پتہ نہیں چل پایا ہے اور نہ ہی متاثرین کی تعداد کا انکشاف کیا گیا ہے۔ شمالی بلجیم کے انٹورپ شہر میں بدھ کے روز ایک 10 منزلہ رہائشی عمارت میں خوفناک آگ لگنے سے کئی لوگوں کی موت ہوگئی ہے۔ مقامی پولیس نے اس حادثہ کی تصدیق کی ہے، حالانکہ مہلوکین اور زخمیوں کے بارے میں کچھ بھی جانکاری نہیں دی گئی ہے۔ انٹورپ فائر بریگیڈ ڈپارٹمنٹ کا کہنا ہے کہ آگ لگنے کی خبر ملتے ہی بڑے پیمانے پر ایمرجنسی اقدام اٹھائے گئے۔ فائر بریگیڈ عملہ کو فوراً جائے وقوع پر بھیجا گیا جہاں انھوں نے بچاؤ اور آگ بجھانے کا عمل شروع کردیا۔ پولیس کی طرف سے دی گئی جانکاری کے مطابق 10 منزلہ اس عمارت میں تقریباً 200 لوگ رہائش پذیر ہیں۔ فی الحال آگ لگنے کے اسباب کا پتہ نہیں چل پایا ہے، اور نہ ہی متاثرین کی تعداد کا انکشاف کیا گیا ہے۔ بچاؤ اور راحت رسانی کی مہم اب بھی جاری ہے۔ اعلیٰ افسران نے معاملے کی جانچ بھی شروع کردی ہے۔ اس افسوسناک واقعہ کے بعد مقامی لوگوں میں افراتفری مچ گئی اور چیخ و پکار کا عالم بھی دیکھنے کو ملا۔ افسران کا کہنا ہے کہ مقامی وقت کے مطابق صبح 9.53 بجے (ہندوستانی وقت 1.23 بجے دوپہر) فائر بریگیڈ کو اینٹورپ کے لنکیر وئیور علاقہ میں موجود ایک رہائشی عمارت کی آٹھویں منزل پر شدید آگ لگنے کی خبر ملی۔ اس کے بعد شہر کے الگ الگ علاقوں سے کئی فائر بریگیڈ کی گاڑیاں موقع پر پہنچیں اور آگ پر قابو پانے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو بہ حفاظت باہر نکالنے کی مہم شروع کی۔ پولیس کے مطابق 200 سے زیادہ لوگوں کی رہائش والی اس عمارت کو پوری طرح خالی کرالیا گیا ہے۔ فائر بریگیڈ اہلکار کافی دیر تک آگ پر قابو پانے میں مصروف رہے۔ افسران نے یہ بھی بتایا کہ حادثہ میں کئی لوگوں کی موت ہوئی ہے اور کئی زخمی بھی ہوئے ہیں۔ انتظامیہ نے آس پاس رہنے والے لوگوں کے لیے ایڈوائزری جاری کرتے ہوئے دھوئیں کے سبب گھروں کی کھڑکیاں اور دروازے بند رکھنے کی اپیل کی ہے۔ پولیس نے اپنے بیان میں کہا کہ ''دھوئیں سے متاثر مقامی باشندے اپنی کھڑکیاں اور دروازے بند رکھیں اور ضرورت پڑنے پر وینٹلیشن سسٹم بھی بند کردیں۔

مغربی بنگال: عدالت کا ابھیشیک بنرجی کو آواز کے نمونے دینے کیلئے نیا سمن

عدالت نے ترنمول کانگریس کے رہنما ابھیشیک بنرجی کو ۸رجولائی کو آواز کے نمونے دینے کے لیے طلب کیا ہے

مغربی بنگال کے شمالی 24 پرگنہ ضلع کی بیدھان نگر عدالت نے ترنمول کانگریس کے قومی جنرل سکریٹری اور لوک سبھا رکن ابھیشیک بنرجی کو آواز کے نمونے دینے کے لیے نیا سمن جاری کیا ہے۔ عدالت نے انہیں ہدایت دی ہے کہ وہ 8 جولائی کو صبح 10 بجے عدالت میں حاضر ہوں تاکہ ریاستی محکمۂ جرائم کی تفتیش، یعنی سی آئی ڈی، عدالتی مجسٹریٹ اور فرانزک ماہرین کی موجودگی میں ان کی آواز کے نمونے حاصل کرسکے۔ یہ معاملہ ایک انتخابی ریلی میں مبینہ طور پر اشتعال انگیز تقریر کرنے اور مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کو دھمکی دینے کے الزامات سے متعلق ہے۔ تفتیشی ایجنسی کا کہنا ہے کہ ان الزامات کی جانچ کے لیے آواز کے نمونے ضروری ہیں تاکہ دستیاب آڈیو مواد کا سائنسی تجزیہ کیا جاسکے۔ اس سے قبل ابھیشیک بنرجی کو منگل کے روز اسی مقصد کے لیے ضلعی عدالت میں پیش ہونا تھا، تاہم وہ عدالت نہیں پہنچے کیونکہ اسی دوران کلکتہ ہائی کورٹ میں ان کی درخواست پر سماعت جاری تھی۔ انہوں نے ضلعی عدالت کے اس حکم کو چیلنج کیا تھا جس میں انہیں آواز کے نمونے دینے کی ہدایت دی گئی تھی۔ کلکتہ ہائی کورٹ کے جسٹس تیرتھنکر گھوش نے منگل کو ان کی درخواست پر سماعت سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ جب انہیں پہلے ہی ایک دوسرے مقدمے میں عدالت کی جانب سے گرفتاری سمیت سخت پولیس کارروائی سے عبوری تحفظ حاصل ہے، تو صرف آواز کے نمونے دینے سے بچنے کے لیے مزید عدالتی تحفظ کی ضرورت نہیں ہے۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ وہ کسی تفتیشی ایجنسی کو یہ ہدایت نہیں دے سکتی کہ وہ تفتیش کس طریقے سے انجام دے۔ جسٹس تیرتھنکر گھوش نے بعد ازاں خود کو اس مقدمے کی مزید سماعت سے الگ کرلیا۔ اس کے بعد یہ معاملہ کلکتہ ہائی کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس تاپرت چکرورتی کے پاس بھیج دیا گیا، جو یہ طے کریں گے کہ آئندہ سماعت کس نئی بنچ کے سامنے ہوگی۔ اس سے پہلے کلکتہ ہائی کورٹ کے جسٹس سوگت بھٹاچاریہ کی بنچ نے ابھیشیک بنرجی کو گرفتاری اور دیگر سخت پولیس کارروائی سے عبوری راحت فراہم کی تھی۔ تاہم، اسی حکم میں عدالت نے انہیں تفتیشی ایجنسی کے ساتھ مکمل تعاون کرنے کی ہدایت بھی دی تھی۔ عدالت نے سی آئی ڈی سے کہا تھا کہ اگر ابھیشیک بنرجی تفتیش میں مطلوبہ تعاون نہ کریں تو اس کی اطلاع عدالت کو دی جائے تاکہ مناسب قانونی کارروائی کی جاسکے۔

امریکہ نے ۴رہندوستانی کمپنیوں پر عائد پابندیاں ہٹادیں

روس کے فوجی۔ صنعتی شعبے کو ٹیکنالوجی فراہم کرانے کا تھا الزام

حیدرآباد واقع آر آر جی انجینئر نگ ٹیکنالوجیز پرائیویٹ لمیٹڈ اور لوکیش مشینز لمیٹڈ، احمد آباد واقع گلیکسی بیئرنگز اور نئی دہلی واقع شوریہ ایروناٹکس پرائیویٹ لمیٹڈ پر امریکہ نے پابندی عائد کی تھی۔ امریکہ نے روس کے فوجی۔صنعتی شعبے کو ٹیکنالوجی اور آلات فراہم کرانے کے الزام میں ہندوستان کی 4 کمپنیوں پر پابندی عائد کردی تھی۔ اب امریکہ نے ان کمپنیوں کے نام اپنی پابندیوں کی فہرست سے ہٹادیے ہیں۔ ان کمپنیوں کو امریکی وزارت خزانہ کے آفس آف فارن ایسٹس کنٹرول (اوایف اے سی) کی 'اسپیشلی ڈیزیگنیٹیڈ نیشنلز اینڈ بلاکڈ پرسنز' (ایس ڈی این) کی فہرست سے نکال دیا گیا ہے۔ کیا یہ ہندوستان اور امریکہ کے تعلقات میں آرہی نرمی کے اشارے ہیں؟ کیونکہ ٹیرف کے معاملے پر دونوں ممالک کے تعلقات کچھ تلخ چل رہے ہیں۔ امریکی وزارت خزانہ کی جانب سے منگل (30 جون) کو شیئر کی گئی معلومات کے مطابق جن 4 ہندوستانی کمپنیوں کے نام فہرست سے ہٹائے گئے ہیں، ان میں حیدرآباد واقع آر آر جی انجینئر نگ ٹیکنالوجیز پرائیویٹ لمیٹڈ اور لوکیش مشینز لمیٹڈ، احمد آباد واقع گلیکسی بیئرنگز اور نئی دہلی واقع شوریہ ایروناٹکس پرائیویٹ لمیٹڈ شامل ہیں۔ واضح رہے کہ امریکہ نے اکتوبر 2024 میں گلیکسی بیئرنگز لمیٹڈ پر پابندی عائد کی تھی۔ کمپنی پر الزام تھا کہ اس نے رولر بیئرنگز اور رولر اسمبلی سمیت اعلیٰ ترجیح والے دوہرے استعمال کے درجنوں آلات روز کے مختلف اداروں کو برآمد کیے تھے۔ جبکہ شوریہ ایروناٹکس پرائیویٹ لمیٹڈ پر روس کو رڈار آلات، ریڈیو نیویگیشن امدادی آلات، ریڈیو ریموٹ کنٹرول آلات اور دیگر برقی آلات کی کھیپ بھیجنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ امریکہ نے آر آر جی انجینئر نگ ٹیکنالوجی پر الزام عائد کیا تھا کہ اس نے روس میں واقع اور ایس ڈی این فہرست میں شامل آرٹیکس لمیٹڈ کمپنی کو 100 سے زائد مائیکرو الیکٹرانکس کی کھیپ بھیجی تھی۔ اس کے علاوہ لوکیش مشینز لمیٹڈ پر روس کی مختلف مینوفیکچرنگ کمپنیوں کو مشین ٹولز کی درجنوں کھیپ بھیجنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔

راہل اور کھڑگے نے اکھلیش کو دی یومِ پیدائش کی مبارک باد

سماجی انصاف کے لیے مل کر آگے بڑھنے کا عزم

راہل گاندھی اور ملکارجن کھڑگے نے سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو کو یومِ پیدائش کی مبارک باد دیتے ہوئے سماجی انصاف، شمولیت پر مبنی ترقی، جمہوریت اور آئین کے تحفظ کے لیے مل کر کام کرنے کا عزم کیا۔ کانگریس کے سینئر رہنماؤں راہل گاندھی اور ملکارجن کھڑگے نے سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کو ان کے یوم پیدائش پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے سماجی انصاف کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے لیے باہمی تعاون کے عزم کا اعادہ کیا۔ دونوں رہنماؤں کے پیغامات کو اپوزیشن جماعتوں کے درمیان جاری سیاسی ہم آہنگی اور مشترکہ جدوجہد کے تناظر میں اہم قرار دیا جارہا ہے۔ لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی نے اپنے پیغام میں اکھلیش یادو کو دلی مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ وہ ان کی اچھی صحت اور خوشحال زندگی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پسماندہ طبقات، دلتوں اور اقلیتوں کی مؤثر شراکت داری کے ذریعے سماجی انصاف کے عزم کو مل کر عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ راہل گاندھی نے اس بات پر زور دیا کہ معاشرے کے محروم طبقات کو مساوی مواقع فراہم کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے بھی اپنے تہنیتی پیغام میں اکھلیش یادو کی درازیٔ عمر، بہتر صحت اور روشن مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ سماجی انصاف، شمولیتی ترقی، جمہوری اقدار اور آئین کو مضبوط بنانے کے مقصد سے تمام ہم خیال قوتیں مشترکہ طور پر آگے بڑھتی رہیں گی۔ ان کا کہنا تھا کہ ملک میں آئینی اداروں اور جمہوری اصولوں کے تحفظ کے لیے اتحاد اور باہمی تعاون ناگزیر ہے۔ خیال رہے کہ اکھلیش یادو یکم جولائی 1973 کو پیدا ہوئے تھے۔ وہ سماجوادی پارٹی کے بانی اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ ملائم سنگھ یادو کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے سال 2012 میں صرف 38 برس کی عمر میں اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ کا منصب سنبھالا اور 2017 تک اس عہدے پر فائز رہے۔ اس دوران انہیں ریاست کے کم عمر ترین وزیر اعلیٰ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ فی الوقت اکھلیش یادو لوک سبھا میں اتر پردیش کے قنوج پارلیمانی حلقے کی نمائندگی کررہے ہیں اور سماجوادی پارٹی کی قیادت بھی ان کے پاس ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

مائیکروسافٹ میں پھر چھنٹنی کی تیاری!

۵رہزار لوگوں کی ملازمت خطرے میں

گزشتہ کچھ سالوں میں مائیکروسافٹ نے اے آئی پر ریکارڈ سرمایہ کاری کی ہے۔ کمپنی اوپن اے آئی کے ساتھ شراکت داری بڑھا رہی ہے، نئے اے آئی ڈاٹا سنٹر بنا رہی ہے اور اے آئی پروڈکٹس پر خوب خرچ کر رہی ہے۔ مائیکروسافٹ میں ایک بار پھر بڑے پیمانے پر ملازمین کی چھنٹنی دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ خبررساں ایجنسی 'رائٹرز' نے 'بزنس انسائیڈر' کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا ہے کہ کمپنی آئندہ چند دنوں میں ہزاروں ملازمین کو باہر کا راستہ دکھا سکتی ہے۔ تاہم اس بار چھنٹنی سے کمپنی کے مجموعی ملازمین میں سے 2.5 فیصد سے کم افراد متاثر ہونے کی توقع ہے۔ مائیکروسافٹ کے دنیا بھر میں تقریباً 2 لاکھ 20 ہزار ملازمین ہیں، اس لحاظ سے متاثر ہونے والوں کی تعداد تقریباً 5 ہزار یا اس سے کم ہوسکتی ہے۔ رپورٹس کے مطابق اس بار سب سے زیادہ اثر سیلز، کنسلٹنگ اور ایکس باکس گیمنگ ڈویژن پر پڑسکتا ہے۔ کمپنی کی جانب سے ابھی تک کوئی سرکاری اعلان نہیں کیا گیا، لیکن متعدد معتبر رپورٹس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ نئے مالی سال کے آغاز کے ساتھ یہ فیصلہ لیا جاسکتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ چند برسوں میں مائیکروسافٹ نے مصنوعی ذہانت (اے آئی) پر ریکارڈ سرمایہ کاری کی ہے۔ کمپنی اوپن اے آئی کے ساتھ اپنی شراکت داری کو وسعت دے رہی ہے، نئے اے آئی ڈاٹا سینٹرز قائم کررہی ہے اور کو-پائلٹ جیسے اے آئی پروڈکٹس پر اربوں ڈالر خرچ کررہی ہے۔ ایسے میں دوسری جانب آپریٹنگ اخراجات کم کرنے کے لیے کمپنی مسلسل اپنے ملازمین کی تعداد گھٹا رہی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مائیکروسافٹ اخراجات کم کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے کاروبار کو اے آئی کے مطابق دوبارہ ترتیب دینا چاہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن ٹیموں میں آٹومیشن یا اے آئی کی مدد سے کام کیا جاسکتا ہے، وہاں ملازمین کی تعداد کم کی جارہی ہے۔ مائیکروسافٹ کے گیمنگ کاروبار یعنی ایکس باکس میں بھی تبدیلیوں کی تیاری جاری ہے۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے ایکس باکس کے اندر بڑے پیمانے پر تنظیم نو (ری اسٹرکچرنگ) کی خبریں سامنے آرہی ہیں۔ نئی قیادت آنے کے بعد کاروبار کو نئے سرے سے منظم کرنے کا منصوبہ بنایا جارہا ہے۔ اسی وجہ سے گیمنگ ڈویژن میں بھی کئی عہدے ختم کیے جاسکتے ہیں اور بعض ٹیموں کی ازسرنو تشکیل کی جاسکتی ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب مائیکروسافٹ ملازمین کی تعداد کم کررہی ہے۔ گزشتہ سال بھی کمپنی نے مختلف مراحل میں ہزاروں ملازمین کی چھنٹنی کی تھی۔ اس وقت بھی کمپنی نے اے آئی میں سرمایہ کاری بڑھانے اور اخراجات کم کرنے کو اس کی بڑی وجہ قرار دیا تھا۔ مائیکروسافٹ اس معاملے میں اکیلی کمپنی نہیں ہے۔ 2026 میں میٹا، امیزون، اوریکل، لنکڈ ان، کوائن بیس، گروپون اور کئی دیگر بڑی ٹیک کمپنیوں نے بھی ملازمین کی تعداد کم کی ہے یا اس کا اعلان کیا ہے۔ متعدد کمپنیوں نے کھل کر کہا ہے کہ اے آئی کی وجہ سے کام کرنے کا طریقہ بدل رہا ہے اور مستقبل میں کم ملازمین کے ساتھ زیادہ کام کیا جائے گا۔

دوحہ میں امریکہ اور ایران کے درمیان بالواسطہ مذاکرات جاری، نمائندوں کی براہ راست ملاقات نہیں ہوئی

قطر کے دارالحکومت دوحہ میں مذاکرات کے دوران نمائندے آمنے سامنے نہیں ملے، جبکہ بات چیت میں مفاہمتی یادداشت پر عمل درآمد، منجمد اثاثوں اور آبنائے ہرمز کی سلامتی جیسے معاملات زیر بحث رہے

دوحہ: قطر کے دارالحکومت دوحہ میں امریکہ اور ایران کے درمیان قطر اور پاکستان کی ثالثی میں بالواسطہ مذاکرات کا سلسلہ جاری ہے۔ ذرائع کے مطابق دونوں ممالک کے نمائندے ایک دوسرے سے براہِ راست ملاقات نہیں کررہے، بلکہ ثالث ممالک کے ذریعے پیغامات اور تجاویز کا تبادلہ کیا جارہا ہے۔ ذرائع کے مطابق مذاکرات بند کمرے میں ہورہے ہیں اور ان کا بنیادی مقصد 17 جون کو اسلام آباد میں طے پانے والی مفاہمتی یادداشت پر عمل درآمد کو آگے بڑھانا ہے۔ بات چیت میں ایران کے منجمد اثاثوں کی واپسی، آبنائے ہرمز میں بحری سلامتی اور دیگر اہم امور پر تبادلۂ خیال کیا جارہا ہے۔ منگل کو قطر نے تصدیق کی تھی کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف اور جیرڈ کشنر دوحہ پہنچ چکے ہیں، تاہم وہ ایرانی حکام سے براہِ راست ملاقات نہیں کریں گے۔ قطر کی وزارتِ خارجہ کے ترجمان ماجد الانصاری نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ امریکی وفد ایرانی حکام کے بجائے ثالث ممالک کے نمائندوں سے ملاقات کررہا ہے۔ ان کے مطابق حالیہ مفاہمتی یادداشت پر عمل درآمد کی پیش رفت کا جائزہ بھی مذاکرات کا اہم حصہ ہے۔ ماجد الانصاری نے یہ بھی بتایا کہ ایران کے تقریباً چھ ارب امریکی ڈالر مالیت کے منجمد اثاثے تاحال تہران کے حوالے نہیں کیے گئے ہیں۔ یہ پیش رفت ایسے وقت سامنے آئی ہے جب دوحہ میں ہونے والے مذاکرات کے بارے میں امریکہ اور ایران کے موقف میں نمایاں فرق دیکھا جارہا ہے۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ موجودہ مذاکرات مفاہمتی یادداشت پر عمل درآمد کے سلسلے کی ایک کڑی ہیں، جبکہ ایران نے واضح کیا ہے کہ امریکی حکام کے ساتھ کسی بھی قسم کی براہِ راست بات چیت طے نہیں پائی۔ بعدازاں ایران کی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے کہا کہ جب تک مفاہمتی یادداشت کی ابتدائی شرائط پوری نہیں ہوتیں، ایران امریکہ کے ساتھ کسی حتمی معاہدے پر مذاکرات نہیں کرے گا۔ سرکاری نشریاتی ادارے کو دیے گئے انٹرویو میں محمد باقر قالیباف نے کہا کہ ایران کے حالیہ سوئٹزرلینڈ کے دورے کا مقصد مفاہمتی یادداشت میں شامل ابتدائی نکات پر پیش رفت کو یقینی بنانا تھا۔ ان کے مطابق ان نکات میں تمام محاذوں پر جنگ کا خاتمہ، لبنان میں امن کی بحالی، امریکی بحری ناکہ بندی کا خاتمہ، آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنا، ایرانی خام تیل کی برآمد کے لیے امریکی چھوٹ کی بحالی اور ایران کے منجمد اثاثوں کی واپسی شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان ابتدائی شرائط کی تکمیل کے بعد ہی مفاہمتی یادداشت کی دیگر شقوں پر عملی پیش رفت ممکن ہوگی۔ ان کے مطابق ایران، امریکہ اور لبنان ایک مشترکہ کمیٹی کے قیام پر بھی متفق ہو چکے ہیں، جس کا مقصد جنگ بندی پر عمل درآمد، لبنان میں مکمل امن کی بحالی اور اس کی خودمختاری کا تحفظ ہوگا۔ محمد باقر قالیباف نے مزید کہا کہ ایران مسائل کے حل کے لیے مذاکرات کو ترجیح دیتا ہے، تاہم جہاں ضرورت محسوس ہوگی وہاں اپنے مفادات کے دفاع کے لیے طاقت کے استعمال سے بھی گریز نہیں کرے گا۔

روڈ کنکریٹنگ پروجیکٹ کے تحت بارش کے پانی کے انتظام کیلئے ۶۸۱ ر سوک پٹ مکمل

گڑھوں سے پاک سڑکوں کے اقدام کے تحت، برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن نے سڑک کنکریٹ کرنے کا منصوبہ شروع کیا ہے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) گڑھوں سے پاک سڑکوں کے اقدام کے تحت، برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن نے سڑک کنکریٹ کرنے کا منصوبہ شروع کیا ہے۔ فیز 1 اور فیز 2 کے تحت کنکریٹنگ کی منصوبہ بندی کی گئی 700 کلومیٹر سڑکوں میں سے، اب تک 576 کلومیٹر سڑکوں پر کنکریٹنگ کی جارہی ہے، جس نے ہدف کا تقریباً 81 فیصد حاصل کرلیا ہے۔ کنکریٹنگ پروجیکٹ کے ایک لازمی حصے کے طور پر، بارش کے پانی کو مؤثر طریقے سے منظم کرنے اور زمینی پانی کے ری چارج کو فروغ دینے کے لیے بھیگنے کے گڑھے بنائے گئے ہیں۔ اس کے مطابق، ممبئی سٹی، مشرقی مضافات اور مغربی مضافات کے تینوں ڈویژنوں میں اب تک کل 681 سوک پٹ مکمل ہو چکے ہیں۔ یہ سیز پولز بارش کے پانی کو زمین میں جمع کرنے میں مدد کریں گے اور نکاسی آب کے نظام پر دباؤ کو کم کرنے میں بھی مدد کریں گے۔ سڑک کنکریٹنگ پروجیکٹ کا نفاذ ممبئی کے ٹرانسپورٹ سسٹم کو جدید بنانے میں ایک اہم سنگ میل بن گیا ہے۔ یہ پروجیکٹ ممبئی کی بڑی اور ثانوی سڑکوں پر ٹریفک کو ہموار، تیز اور زیادہ نظم و ضبط کے ساتھ بنانے میں مدد کر رہا ہے، اور شہریوں کے روزمرہ کے سفر میں نمایاں طور پر بہتری آئی ہے۔ اب تک 576 کلومیٹر سڑکوں کو کنکریٹ کیا جا چکا ہے اور ان تمام سڑکوں کو ٹریفک کے لیے کھول دیا گیا ہے۔ پراجیکٹ کو معیار کے معیارات پر سختی سے عمل کرتے ہوئے مقررہ مدت کے اندر لاگو کیا جا رہا ہے۔ میونسپل کارپوریشن کمشنر اشونی بھیڈے، کی سربراہی میں ممبئی میونسپل کارپوریشن انتظامیہ نے ممبئی میں بنیادی ڈھانچے کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے سیمنٹ کنکریٹنگ کا ایک جامع پروجیکٹ شروع کیا ہے۔ جس کی وجہ سے سڑکوں پر سفر آسان ہوتا جا رہا ہے۔ کنکریٹ کی سڑکوں پر بارش کی وجہ سے گڑھے پڑنے کے واقعات بہت کم ہیں اور دیکھ بھال کے اخراجات میں بھی کمی آئی ہے۔ اس کے علاوہ کنکریٹ کی سڑکیں طویل عرصے تک چلتی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ممبئی کے شہریوں کو گڑھے سے پاک سڑکیں میسر رہی ہیں۔ اس کے طویل مدتی مثبت اثرات دیکھنے کو مل رہے ہیں۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ کنکریٹنگ کی وجہ سے بارش کے پانی کی قدرتی نکاسی بلاتعطل رہے اور زمینی پانی کے ریچارج کو تیز کرنے کے لیے پراجیکٹ کے تحت سیپٹس تیار کیے گئے ہیں۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹ) ابھیجیت بنگر نے کہا کہ سڑک کنکریٹنگ کے منصوبے کو نافذ کرتے ہوئے بارش کے پانی کی قدرتی نکاسی اور زمینی پانی کے ریچارج پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ بارش کے پانی کو زمین میں جانے کی اجازت دینے کے لیے سڑک کے کام کے دوران سیپٹ بنانے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ یہ سیپٹس بارش کے پانی کو ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے آہستہ آہستہ زمین میں گھسنے میں مدد دیتے ہیں، جو زمینی پانی کے ذخائر کو ری چارج کرتا ہے۔ فلٹر میڈیا جیسے کہ پتھر، بجری اور ریت کو سیپول میں

استعمال کیا جاتا ہے۔ سڑکوں یا نالوں میں جمع ہونے والا بارش کا پانی ان نالیوں میں موڑ دیا جاتا ہے اور وہاں سے یہ مٹی کی گہری تہوں میں گھس جاتا ہے۔ اس سے بارش کے پانی کو ضائع کیے بغیر مقامی طور پر ذخیرہ کرنے میں مدد ملتی ہے اور زیر زمین پانی کی سطح کو برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ بھاری بارش کے دوران پانی کے جمنے کی مقدار کو کم کرنے میں بھی مدد کرتا ہے اور شہری علاقوں میں نکاسی آب کے نظام میں تعاون کرتا ہے۔ مکمل شدہ کنکریٹنگ کے کام نے مارچ 2026 تک ممبئی شہر، مشرقی مضافات اور مغربی مضافات میں کل 681 سیس پول مکمل کر لیے ہیں۔ جب کہ ممبئی میں باقی تمام سڑکوں کی کنکریٹنگ مکمل کی جارہی ہے، اس کے ساتھ مزید سیس پول بھی بنائے جائیں گے۔ اس سے پورے شہر میں طوفان کے پانی کے انتظام کا نظام تیار کرنے میں مدد ملے سیمنٹ کنکریٹ کی سڑکوں کی تعمیر میں سڑک پر جمع ہونے والے بارش کے پانی کو تیزی سے زمین میں نکالنے، زمینی پانی کو ری چارج کرنے اور سڑک کی سطح پر پانی کو جمع ہونے سے روکنے اور سڑک کو نقصان پہنچانے کے لیے مطلوبہ جگہوں پر گڑھے بنائے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے، تقریباً 1.00 سے 1.50 میٹر قطر (سرکلر) یا 1.00 × 1.00 میٹر سے 1.50 × 1.50 میٹر (مربع) سائز اور 1.50 سے 3.00 میٹر گہرا گڑھا بھیگنے کے لیے منتخب جگہ پر کھودا جاتا ہے۔ کھدائی مکمل ہونے کے بعد، گڑھے کے نیچے کو کنکریٹ کے بغیر قدرتی مٹی پر رکھا جاتا ہے، تاکہ پانی آسانی سے زمین میں داخل ہو سکے۔ اس کے بعد گڑھے کے نچلے حصے میں 40 سے 60 ملی میٹر موٹی بڑی بجری کی ایک تہہ رکھی جاتی ہے۔ اس کے اوپر، 20 سے 40 ملی میٹر۔ بجری اور آخر میں 6 سے 20 ملی میٹر۔ بجری یا مطلوبہ سائز کی موٹی ریت کی ایک تہہ بھری ہوئی ہے۔ ان تہوں کی وجہ سے پانی فلٹر ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ مٹی میں جذب ہو جاتا ہے۔ گڑھے کے اطراف میں ہنی کامب اینٹوں کی تعمیر یا سوراخ شدہ آر سی سی حلقے لگائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے پانی بھی اطراف سے مٹی میں داخل ہو جاتا ہے اور جذب کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ سڑک کے کنارے نالے یا واٹر چینل سے پانی کو جذب کرنے والے گڑھے تک لے جانے کے لیے، 110 ملی میٹر سے 160 ملی میٹر قطر کے دو PVC یا RCC پائپ مناسب ڈھلوان کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ پانی کے ساتھ آنے والے گاد، پلاسٹک، کوڑے یا دیگر ٹھوس چیزوں کو جذب کرنے والے گڑھے میں داخل ہونے اور اسے بند ہونے سے روکنے کے لیے، پائپ سے پہلے ایک سلٹ ٹریپ یا سلٹ چیمبر تیار کیا جاتا ہے۔ گاد کے اس جال کو وقتاً فوقتاً صاف کرنے کی ضرورت ہے۔ تقریباً 100 سے 150 ملی میٹر موٹائی کا RCC سلیب فراہم کر کے جذب گڑھے کے اوپری حصے میں مین ہول کا احاطہ نصب کیا جاتا ہے۔ جذب گڑھے کا مقام ہے۔

چمبور: اسکول بس پر درخت گر گیا، ایک بچہ ہلاک

۴ ر بچے زخمی، بارش کے دوران اندوہناک حادثہ، بس میں ۱۲ ر طلبہ سوار تھے۔ بس کنڈکٹر نے مقامی افراد کی مدد سے طلبہ کو بچالیا۔ یہاں منگل کی دوپہر سڑک کے کنارے پیپل کا تناور درخت اکھڑ کر اسکول بس پر گر گیا جس کی وجہ سے ۱۱ ر سالہ طالب علم کی موت ہوگئی جبکہ دیگر ۴ ر بچے زخمی ہوگئے۔ حکام کے مطابق درخت یونیورسل ہائی اسکول (میک فورس کمپنی) سے تعلق رکھنے والی اسکول بس پر گرا تھا۔ اس بس میں ۱۲ ر بچے سوار تھے۔ حادثہ کے بعد بس کنڈکٹر نے مقامی افراد کی مدد سے تمام طلبہ کو بچالیا۔ بعد ازیں فائر بریگیڈ وہاں پہنچا۔ زخمی ہونے والے طلبہ کو علاج کیلئے زین اسپتال پہنچایا گیا۔ اسپتال کے حکام نے بتایا کہ ۴ ر بچوں کو معمولی چوٹیں آئی ہیں اور ان کی حالت مستحکم ہے۔ تاہم ایک طالب علم جس کی شناخت ویہان شریواستو (۱۱) کے طور پر ہوئی ہے، کو شدید چوٹیں آئیں۔ کوششوں کے باوجود ڈاکٹر اسے بچانہ سکے اور شام ۴ ر بجکر ۲۳ ر منٹ پر اسے مردہ قرار دے دیا۔ حکام نے بتایا کہ بقیہ طلبہ زیر نگرانی ہیں اور ان کا علاج جاری ہے۔ درخت گرنے کی اصل وجہ کا اب تک پتہ نہیں چل سکا ہے۔ اس اندوہناک واقعے نے سڑکوں کے کنارے درختوں کے بہت پرانے ہونے کے بارے میں تشویش پیدا کردی ہے، خاص طور پر بارش کے موسم میں اور ایسے حادثات کو روکنے کیلئے باقاعدہ معائنہ اور احتیاطی تدابیر کی ضرورت پر زور دیا جارہا ہے۔

ممبئی میں موسلادھار بارش عام شہری زندگی بے حال

کرلا چٹان کھسکنے کے سبب پانچ مکینوں کو صحیح سلامت باہر نکالا، نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہونے سے شہریوں کو پریشانیوں کا سامنا ۲۴ ر گھنٹے شدید سے شدید تر بارش کی پیشگوئی

ممبئی: شہر ومضافات میں گزشتہ شب سے جاری موسلا دھار بارش کے سبب عام شہری زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی ٹرینوں کی آمدورفت میں تاخیر کے سبب مسافروں کو کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا جبکہ تھانہ، پالگھر اور ممبئی کے لئے تین گھنٹوں کے لئے ریڈ الرٹ بھی جاری کیا گیا ہے 24 گھنٹے تک بارش کی پیشگوئی محکمہ موسمیات اور بی ایم سی نے کی ہے ممبئی میں بارش کے سبب عام شہری زندگی متاثر ہو کر رہ گئی نشیبی علاقوں اور اندھیری ملن سب وے میں پانی جمع ہونے کے سبب اسے پوری طرح سے آمدورفت کے لئے بند کر دیا گیا شہر ومضافاتی علاقوں میں بارش کا زور تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے بارش کے سبب پانی سپلائی کرنے والی جھیلوں کی سطح آب میں بھی اضافہ درج کیا گیا ہے ممبئی میں بارش کے دوران شہر ومضافاتی علاقوں میں 30 مقامات پر شارٹ سرکٹ اور درخت گرنے کی 31 شکایت موصول ہوئی ہے اس کے ساتھ ہی گزشتہ روز چمبور یونیورسل اسکول کی بس پر درخت گرنے کے سبب ایک بچے کی موت واقع ہوگئی

ہے جبکہ 12 زخمیوں کا علاج جاری ہے۔ بابل ناتھ میں گاؤدیوی میں ایک جی پلس 3 عمارت کے تے سرے منزلہ کی بالکونی کے حصے گرنے کے سبب پیٹرول پمپ پر کام کرنے والے ایک ملازم سنتوش بھاسکر 51 سالہ شدید طور سے زخمی ہوگئے کرلا ایس جی بروے مارگ پر چٹان کھسکنے کے سبب یہاں واقع چھ کنبہ میں سے پانچ کنبہ کو صحیح سلامت باہر نکالا گیا ایک کنبہ کے ایک بزرگ کو این ڈی آر ایف کی ٹیم نے باہر نکالا ہے اس میں جانی نقصان نہیں پہنچا ہے ممبئی شہر میں بارش کے دوران بھی ٹرینوں کی آمدورفت جاری ہے لیکن سینٹرل لائنوں پر نصف گھنٹے سے ایک گھنٹے تاخیر سے چلائی جارہی ہے تو ویسٹرن لائن پر بھی ٹرینیں 10 منٹ تاخیر سے چلائی جارہی ہے سمندر میں بارش کے سبب طغیانی ہے اور اے سے میں بی ایم سی سمیت پولیس بھی الرٹ ہے۔

مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن جنرل بورڈ اجلاس کے

عوام مخالف ایجنڈے کے خلاف ایس ڈی پی آئی کا شدید احتجاج

مالیگاؤں (نامہ نگار): سوشل ڈیموکریٹک پارٹی آف انڈیا (ایس ڈی پی آئی) نے مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن کی 2 جولائی 2026 کو منعقد ہونے والی جنرل بورڈ میٹنگ کے ایجنڈے میں شامل عوام مخالف تجاویز پر سخت اعتراض کرتے ہوئے انہیں شہر کے عوام کے مفادات کے خلاف قرار دیا ہے۔ ریاستی ورکنگ کمیٹی مہاراشٹر کے رکن مشتاق احمد کمال الدین (مشتاق محاذ) نے آج دوپہر میڈیا نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ برسرِ اقتدار گروپ نے انتخابات کے دوران عوام سے وعدہ کیا تھا کہ اقتدار میں آنے کے بعد شہریوں کو بنیادی سہولیات فراہم کی جائیں گی اور عوام کو زیادہ سے زیادہ راحت پہنچائی جائے گی، لیکن آج کی صورتحال اس کے بالکل برعکس ہے۔ عوامی مسائل حل کرنے کے بجائے ایسے فیصلے کیے جا رہے ہیں جن سے صرف مخصوص افراد اور مفاد پرست عناصر کو فائدہ پہنچے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل بورڈ کے ایجنڈے میں شامل عنوان نمبر 64 کے تحت انڈر گراؤنڈ گٹر (مرحلہ دوم) منصوبے کے ٹھیکیدار کو مزید مدت دینے کی تجویز انتہائی افسوسناک اور عوام کے ساتھ ناانصافی ہے۔ گزشتہ کئی برسوں سے جاری اس منصوبے کے دوران ٹھیکیدار کی مبینہ غفلت اور ناقص کام کی وجہ سے متعدد شہری اپنی جانیں گنوا چکے ہیں، کئی افراد زخمی ہوئے، سڑکیں تباہ ہوئیں، کاروبار متاثر ہوئے اور شہریوں کو روزانہ شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ایسے حالات میں ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کرنے کے بجائے اسے مزید مہلت دینا عوام کی جان و مال سے کھلواڑ کرنے کے مترادف ہے۔ مشتاق محاذ نے کہا کہ عنوان نمبر 63 کے تحت پانی پٹی (واٹر ٹیکس) میں 5 فیصد اضافہ کرنے کی تجویز بھی ناقابل قبول ہے۔ شہر کے عوام کو آج بھی ضرورت کے مطابق پانی فراہم نہیں کیا جا رہا ہے۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ جیسے اہم مواقع پر بھی کئی علاقوں میں 5 سے 8 دن تک پانی کی سپلائی نہیں ہوسکی، جس سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جب بنیادی سہولت ہی مناسب طریقے سے فراہم نہیں کی جا رہی تو عوام پر مزید مالی بوجھ ڈالنے کا کوئی اخلاقی یا قانونی جواز نہیں بنتا۔ انہوں نے کہا کہ برسرِ اقتدار گروپ کی جانب سے نہ تو افسران اور ملازمین کی جوابدہی یقینی بنائی جا رہی ہے اور نہ ہی شہری مسائل کے حل پر توجہ دی جا رہی ہے۔ اس کے برعکس عوام سے زیادہ سے زیادہ محصولات وصول کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، جو سراسر ناانصافی ہے۔ SDPI نے مطالبہ کیا کہ انڈر گراؤنڈ منصوبے کے ذمہ دار ٹھیکیدار کے خلاف اس کے ناقص کام اور تاخیر کی مکمل تحقیقات کر کے مناسب قانونی کارروائی کی جائے، نہ کہ اسے مزید مدت دی جائے۔ اسی طرح پانی کی سپلائی کو مکمل طور پر بہتر بنانے تک پانی پٹی میں اضافے کی تجویز فوری طور پر واپس لی جائے۔ انہوں نے واضح کیا کہ SDPI جنرل بورڈ اجلاس میں پیش ہونے والی ہر عوام مخالف تجویز کو بے نقاب کرے گی اور شہر کے عوام کے جان و مال، بنیادی حقوق اور معاشی مفادات کے تحفظ کے لیے ہر قانونی، جمہوری اور آئینی پلیٹ فارم پر اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ اس موقع پر ریاستی ورکنگ کمیٹی کے رکن عبداللہ انجینئر، ضلع صدر مظہر الیاس اور ابراہیم انقلابی بھی موجود تھے۔

جن افسران اور ملازمین نے ووٹر لسٹ پروگرام کے خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر) کیلئے اندراج نہیں کروایا ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر پراجکتا ورمالاونگارے کی ہدایت، ڈپٹی کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر اور ووٹر رجسٹریشن آفیسر کے ساتھ مل کر عمل کو مکمل کرنے کی ہدایات دی ہے۔ ووٹر لسٹ پروگرام کے خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر) کے لیے فوری طور پر اندراج نہ کرانے والے افسران اور ملازمین کے خلاف سخت کارروائی کی جائے، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر پراجکتا ورمالاونگارے نے ہدایات دی ہیں۔ انہوں نے ممبئی میونسپل کارپوریشن کے زونل ڈپٹی کمشنر، انتظامی ڈویژن (وارڈ) کی سطح پر اسسٹنٹ کمشنروں اور متعلقہ الیکٹورل رجسٹریشن افسروں کو بھی تال میل کے ساتھ کارروائی مکمل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ انتخابی فہرستوں کے خصوصی گہرائی سے جائزہ لینے کے سلسلے میں اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسرز کے کام کے طریقہ کار کے حوالے سے آج (1 جولائی 2026) کو ویڈیو کانفرنسنگ سسٹم کے ذریعے ایک جائزہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس موقع پر ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مغربی مضافات) اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر ڈاکٹر وپن شرما، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر مسٹر ابھیجیت بنگر، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر ڈاکٹر اویناش دھکنے، آفیسر جوائنٹ کمشنر (ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن) مسٹر وشواس شنکروار موجود تھے۔ اس موقع پر مختلف حلقوں کے انتخابی رجسٹریشن افسران اور متعلقہ افسران بھی موجود تھے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر پراجکتا ورمالاونگارے نے کہا کہ ممبئی میونسپل کارپوریشن کے افسران اور ملازمین کے پاس مانسون کے کام کی ذمہ داری ہے۔ تاہم ووٹر لسٹوں کا خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر) پروگرام بھی اتنا ہی اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس لیے افسران اور ملازمین کو چاہیے کہ وہ ان دونوں اہم معاملات کو درست طریقے سے مربوط کر کے اپنی ذمہ داری پوری کریں۔ ووٹر لسٹ پروگرام کے خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر-SIR) مہم میں لاپروائی برتنے اور اندراج نہ کرنے والے افسران اور ملازمین کے خلاف الیکشن کمیشن آف انڈیا (ECI) کے سخت قوانین کے تحت محکمانہ اور قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔ انتخابی فہرستوں کی درستگی اور شفافیت کو یقینی بنانا ایک اہم آئینی ذمہ داری ہے، جس میں کسی بھی قسم کی کوتاہی ناقابل معافی ہے۔

غیر قانونی آئی وی ایف مراکز کے خلاف کارروائی اور کیو آر کوڈ کے ساتھ پیدائش اور موت کے

سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے سست عمل پر اسمبلی میں ابوعاصم اعظمی کی تنقید

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر اسمبلی کے مانسون اجلاس کے دوران، سماج وادی پارٹی کے ایم ایل اے ابو عاصم اعظمی نے دو انتہائی سنگین عوامی مسائل اٹھائے، حکومت سے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔ پہلی مثال میں، اس نے ریاست میں پھلتے پھولتے غیر قانونی آئی وی ایف مراکز اور غریب خواتین کی بے بسی کا استحصال کرنے والے "کوکھ شکم کی اسمگلنگ" کے ریکیٹ کو بے نقاب کیا۔ انہوں نے بتایا کہ بدلاپور، امبرناتھ اور ناسک میں غریب خواتین کو چند روپوں کا لالچ دے کر ان سے کوکھ شکم فرائی کی گھناؤنی اسکیم چلائی جارہی ہے۔ چندر پور میں بیبی سیور اور اندرا IVF جیسے مراکز بھی بغیر لائسنس کے ضابطوں کی کھلی خلاف ورزی کرتے ہوئے پائے گئے۔ وزیر صحت پرکاش ابیٹکر نے ایوان کو یقین دلایا کہ مرکزی ملزم ڈاکٹر امول پاٹل سمیت پوری ٹیم کو گرفتار کرلیا گیا ہے، اور مستقبل میں اس طرح کی بے قاعدگیوں کو روکنے کے لیے پونے سے کام کرنے والا ایک خصوصی سیل اور فلائنگ اسکواڈ تشکیل دیا گیا ہے۔ دریں اثناء ایم ایل اے اعظمی نے ڈیجیٹل سسٹم کی خامیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ جہاں حکومت نے پیدائش اور موت کے سرٹیفکیٹس پر کیو آر کوڈز کو لازمی قرار دیا ہے، وہیں یہ سرٹیفکیٹ وقت پر جاری نہیں ہو رہے ہیں۔ مانخورد اور شیواجی نگر جیسے علاقوں میں، لوگوں کو ایک ہی سرٹیفکیٹ کے حصول کے لیے چار سے چھ ماہ تک دفاتر کے چکر لگانا پڑتا ہے، جس سے اسکولوں اور کالجوں میں بچوں کے داخلے میں بڑی رکاوٹ ہے۔ انہوں نے انتظامی پیچیدگیوں پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ مقامی سطح پر ڈیٹا کی دستیابی کے باوجود فائلیں پریل اور اندھیری کے دفاتر کے ذریعے بھیجی جاتی ہیں۔ مزید برآں، کسی سرٹیفکیٹ پر املا کی معمولی غلطی کو بھی درست کرنے کا عمل اتنا پیچیدہ ہے کہ غریب اور عام لوگوں کو مہینوں تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان دونوں حساس معاملات میں سخت ایکشن لیا جائے اور طریقہ کار کو فوری طور پر آسان اور عوام کے لیے دوستانہ بنایا جائے۔

مہاراشٹر میں مانسون نے زور پکڑ لیا

ممبئی سمیت کئی اضلاع میں موسلادھار بارش کا امکان

ممبئی: مہاراشٹر میں مانسون ایک بار پھر سرگرم ہوگیا ہے، جس کے باعث ریاست کے مختلف حصوں میں درمیانی سے شدید بارش ریکارڈ کی گئی ہے۔ محکمۂ موسمیات کے مطابق آئندہ چند دنوں کے دوران ممبئی، ممبئی میٹروپولیٹن ریجن، کونکن، تھانے، پالگھر، رائے گڑھ اور دیگر ساحلی اضلاع میں بارش کی شدت میں مزید اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ ممبئی میں دن بھر وقفے وقفے سے بارش ہوتی رہی، جس سے گرمی اور حبس میں کمی محسوس کی گئی۔ تاہم شہر کے بعض نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہونے کے باعث ٹریفک کی روانی متاثر ہوئی اور دفتر کے اوقات میں شہریوں کو آمدورفت میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ بلدیاتی ادارے اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی ٹیمیں صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں۔ محکمۂ موسمیات نے ساحلی علاقوں میں بعض مقامات پر شدید سے انتہائی شدید بارش کی پیش گوئی کی ہے، جس کے پیش نظر متعلقہ اضلاع میں الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ غیر ضروری سفر سے گریز کریں، موسمیاتی انتباہات پر عمل کریں اور نشیبی علاقوں، نالوں اور سمندر کے قریب احتیاط برتیں۔ زرعی ماہرین کے مطابق مانسون کی تازہ سرگرمی سے خریف فصلوں کی بوائی میں تیزی آنے کی توقع ہے، تاہم مسلسل موسلا دھار بارش بعض علاقوں میں فصلوں اور روزمرہ زندگی کو بھی متاثر کر سکتی ہے۔ ریاستی حکومت، بلدیاتی اداروں اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے محکموں کو کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے مستعد رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ شہریوں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ صرف سرکاری موسمیاتی اطلاعات پر اعتماد کریں اور انتظامیہ کی جانب سے جاری ہدایات پر عمل کریں۔

ناگپور: کسان بیل کے ساتھ خود ہل جوتنے پر مجبور

گزشتہ دنوں بھیوا تعلقہ میں بجلی گرنے سے تنبا مرگھڑے کا ایک بیل مر گیا تھا اور ان کے پاس دوسرا بیل خریدنے کے پیسے نہیں تھے

ناگپور (ایجنسی): مہاراشٹر کے ناگپور ضلع سے کسانوں کی حالت زار اور جدوجہد کی جھنجھوڑنے والی تصویر سامنے آئی ہے۔ ایک کسان کے خاندان کا ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہا ہے جس میں کسان کا بیٹا بیل کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر ہل چلاتا اور بوتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ اسی طرح کا ایک واقعہ حال ہی میں لاتور میں بھی سامنے آیا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ واقعہ ناگپور ضلع کے بھیواپور تعلقہ کے سیلوٹی گاؤں میں پیش آیا۔ ۲۵ ر جون کو اس علاقے میں شدید بارش کے دوران بجلی گری جس کی زد میں آکر تنبا مرگھڑے نامی کسان کا ایک بیل مر گیا۔ کسان کو تقریباً ایک لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ خریف سیزن (جون تا اکتوبر) کے وسط میں بیل کی موت نے کسان کے خاندان کے سامنے ایک نیا مسئلہ کھڑا کر دیا۔ مالی مجبوریوں کی وجہ سے خاندان نیا بیل خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا اور کاشتکاری کے کاموں کو روکنے سے فصل کے متاثر ہونے کا بھی خطرہ تھا۔ مایوسی کے عالم میں، کسان کے بیٹے نے بیل کو کندھا دے کر خود ہل جوتنے کا فیصلہ کیا تاکہ سویابین کی بوائی وقت پر مکمل ہو سکے۔ اس واقعے کے ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد لوگ کسان کے خاندان کی حالت زار پر تشویش کا اظہار کیا۔ کئی لوگوں نے حکومت سے کسان کیلئے مالی امداد کا مطالبہ بھی کیا۔ کسان تنبا مرگھڑے نے بتایا کہ بجلی گرنے سے اس کے بیلوں کا جوڑا ٹوٹ گیا اور اس کا تقریباً ایک لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر انہیں حکومت سے مدد ملتی ہے تو وہ ضرور لیں گے لیکن فی الحال ان کے پاس کھیتی بند کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ بوائی کا موسم ختم ہوگا، اس لئے مجبوراً یہ قدم اٹھایا۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

مالیگاؤں کے اسلام پورہ سروے نمبر ۶۰ ر معاملہ: ایس ڈی پی آئی کو بڑی کامیابی

میونسپل کارپوریشن نے عوام کو خبردار کرتے ہوئے پریس نوٹ جاری کیا

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں شہر کے اسلام پورہ وارڈ میں واقع سروے نمبر 60 کی اراضی کے معاملے میں سوشل ڈیموکریٹک پارٹی آف انڈیا (SDPI) کو ایک اہم کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن نے 29 جون 2026 کو باضابطہ پریس نوٹ جاری کرتے ہوئے شہریوں کو متنبہ کیا ہے کہ اسلام پورہ وارڈ کے سروے نمبر 60/5، 60/6/ الف، 60/6/ ب، 60/6/ ج اور 60/6/ د کی زمین کی خرید و فروخت نہ کی جائے، کیونکہ مذکورہ اراضی میونسپل کارپوریشن کی ملکیت ہے اور اس پر کسی بھی قسم کی تعمیرات کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ کارپوریشن کے جاری کردہ پریس نوٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ بعض افراد غیر قانونی طور پر اس اراضی کی خرید و فروخت کر رہے ہیں، حالانکہ یہ زمین سابقہ میونسپل کونسل نے خریدی تھی اور اب میونسپل کارپوریشن کی ملکیت ہے۔ اس لیے شہری ایسے کسی بھی لین دین سے مکمل طور پر گریز کریں۔ اگر اس کے باوجود کوئی شخص خرید و فروخت کرتا ہے تو اس کی تمام تر ذمہ داری خریدنے اور فروخت کرنے والوں پر عائد ہوگی۔ ایس ڈی پی آئی نے اس اقدام کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ پارٹی کی مسلسل جدوجہد اور عوامی دباؤ کا نتیجہ ہے۔ پارٹی نے یاد دلایا کہ 10 جون 2026 کو اس معاملے پر ایک اہم پریس کانفرنس منعقد کی گئی تھی، جس میں سروے نمبر 60 کی مبینہ غیر قانونی خرید و فروخت، میونسپل کارپوریشن کی ملکیت والی زمین فروخت کرنے، عوامی بیت الخلاء کو غیر قانونی طور پر منہدم کرنے، سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے اور عوام کو دھوکہ دینے جیسے سنگین معاملات کو منظر عام پر لایا گیا تھا۔ اس کے بعد ایس ڈی پی آئی کے وفد نے میونسپل کمشنر، ڈپٹی کمشنر، کاموٹ میڈم، سٹی انجینئر، ڈپٹی انجینئر، نگر رچنکار (ٹاؤن پلانر) اور آیشہ نگر پولیس اسٹیشن کے پولیس انسپکٹر سے ملاقات کرتے ہوئے غیر قانونی خرید و فروخت پر فوری روک لگانے، عوامی بیت الخلاء کو غیر قانونی طور پر منہدم کرنے والوں، میونسپل کارپوریشن کی ملکیت فروخت کرنے کی کوشش کرنے والوں اور اس پورے معاملے میں ملوث تمام افراد کے خلاف فوری قانونی کارروائی اور ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ اس مسلسل جدوجہد کے بعد میونسپل کارپوریشن حرکت میں آئی اور عوامی مفاد میں یہ اہم پریس نوٹ جاری کیا، جس سے شہریوں کو ممکنہ دھوکہ دہی سے بچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایس ڈی پی آئی کی ریاستی ورکنگ کمیٹی کے رکن مشتاق محاذ، ریاستی ورکنگ کمیٹی کے رکن عبداللہ انجینئر اور ضلع صدر مظہر الیاس نے مشترکہ بیان میں کہا کہ صرف انتباہ جاری کرنا کافی نہیں، بلکہ سروے نمبر 60 کی سرکاری زمین کی غیر قانونی خرید و فروخت، عوامی بیت الخلاء کو منہدم کرنے، میونسپل کارپوریشن کی املاک فروخت کرنے کی کوشش، سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے اور اس پورے معاملے میں ملوث تمام افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے سخت قانونی کارروائی کی جائے، تاکہ مستقبل میں کوئی بھی شخص سرکاری اراضی یا عوامی املاک پر ناجائز قبضہ یا غیر قانونی لین دین کی جرأت نہ کر سکے۔ پارٹی قائدین نے کہا کہ ایس ڈی پی آئی عوامی مفاد، شفافیت اور قانون کی بالادستی کے لیے اپنی جدوجہد آئندہ بھی پوری قوت کے ساتھ جاری رکھے گی اور اس معاملے کو منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے ہر ممکن قانونی و جمہوری اقدام کرے گی۔

غیرقانونی اسرائیلی آبادکاروں کا مسجداقصیٰ پر دھاوا، تلمودی رسومات ادا کیں

غیرقانونی اسرائیلی آبادکاروں نے مسجداقصیٰ کے احاطے میں دھاوا بول دیا، وہاں انہوں نے تلمودی رسومات ادا کیں، اسرائیلی پولیس کی حفاظت میں اس کے صحن کا چکر بھی لگایا

فلسطینی نیوز ایجنسی وفا کے مطابق، غیر قانونی اسرائیلی آبادکاروں نے بدھ کو مقبوضہ مشرقی یروشلم میں مسجد اقصیٰ کے احاطے میں اسرائیلی پولیس کی تحفظ کے تحت دھاوا بول دیا۔ وفا نے یروشلم گورنریٹ کے حوالے سے بتایا کہ درجنوں غیر قانونی آبادکار احاطے میں داخل ہوئے، اس کے صحن کا طواف کیا اور اسرائیلی پولیس کی نگرانی میں تلمودی رسومات ادا کیں۔ واضح رہے کہ مسجد اقصیٰ مسلمانوں کے لیے دنیا کا تیسرا مقدس ترین مقام ہے۔ یہودی اس علاقے کو ''ٹیمپل ماؤنٹ'' کہتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ دو قدیم یہودی عبادت گاہ کی جگہ تھی۔ بعد ازاں فلسطینیوں کا کہنا ہے کہ اسرائیل مقبوضہ مشرقی یروشلم بشمول مسجد اقصیٰ پر قبضہ کرنے اور اس کی عرب اور اسلامی شناخت مٹانے کی کوششیں کر رہا ہے۔ جبکہ فلسطینی مشرقی یروشلم کو اپنی مستقبل کی ریاست کے دارالحکومت کے طور پر دیکھتے ہیں، جو بین الاقوامی قراردادوں کے مطابق ہے جو ۱۹۶۷ء میں اسرائیل کے شہر پر قبضے یا ۱۹۸۰ء میں اس کی بعد میں ہونے والی الحاق کو تسلیم نہیں کرتی ہیں۔ یہ بھی ذہن نشین رہے کہ اسرائیلی وزیر بین گویر بھی اس سے قبل اپنے سینکڑوں حامیوں کے ساتھ مسجد اقصیٰ میں دراندازی کر چکا ہے، ساتھ ہی وہ مسلمانوں کے اس مقدس مقام میں یہودیوں کو بھی اپنے مذہبی رسومات ادا کرنے کی پرزور وکالت کرتا رہا ہے۔ اس کے علاوہ اسرائیلی حکومت نے مسجد اقصیٰ تک مسلمانوں کی رسائی کو محدود کرنے کیلئے متعدد پابندیاں عائد کی ہیں، جن میں عمر کی قید بھی شامل ہے۔ جبکہ غیر قانونی یہودی آبادکار اسرائیلی پولیس اور فوج کے تحفظ میں اس طرح کی شرانگیزی کرتے رہتے ہیں۔ ان کا حالیہ عمل اسی شرانگیز سلسلے کی ایک تازہ کڑی ہے۔ غیر قانونی اسرائیلی آبادکاروں نے اسرائیلی پولیس کی سخت حفاظت میں مقبوضہ بیت المقدس میں واقع مسجد اقصیٰ پر ایک بار پھر دھاوا بولا ہے اور وہاں اشتعال انگیز تلمودی رسومات ادا کی ہیں۔ درجنوں یہودی آبادکاروں نے مراکشی دروازے (باب المغاربہ) کے راستے مسجد اقصیٰ کے صحنوں میں داخل ہو کر اس کی تقدیس کو پامال کیا۔ آبادکاروں نے مسجد کے احاطے میں گھومتے ہوئے اسلامی شعائر کی توہین کی اور کھلے عام تلمودی عبادات اور اشتعال انگیز رسومات ادا کیں۔ اسرائیلی پولیس اور قابض فوج نے آبادکاروں کو مکمل تحفظ فراہم کیا اور اس دوران فلسطینی نمازیوں کے مسجد میں داخلے اور نقل وحرکت پر سخت پابندیاں عائد کر دیں۔ ترکیہ ریڈیو اینڈ ٹیلی ویژن (TRT اردو) اور فلسطینی وزارتِ اوقاف کے مطابق، اسرائیلی آبادکاروں کی جانب سے مسجد اقصیٰ پر ایسے حملے روزمرہ کا معمول بن چکے ہیں۔ فلسطینی حکام کا موقف ہے کہ اسرائیل ان کارروائیوں کے ذریعے مقبوضہ مشرقی القدس اور مسجد اقصیٰ کی اسلامی و فلسطینی شناخت کو مٹانے اور اسے یہودی رنگ دینے کی منظم کوششیں کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ اور بین الاقوامی برادری کے مطابق، مشرقی القدس ایک مقبوضہ علاقہ ہے اور وہاں اسرائیلی آبادکاری اور تاریخی حیثیت (Status Quo) کو تبدیل کرنے کی تمام کوششیں غیر قانونی ہیں۔ اگر آپ اس واقعے پر عالمی ردعمل، مقبوضہ القدس کی موجودہ صورتحال یا مسجد اقصیٰ کے تاریخی پس منظر کے بارے میں مزید جاننا چاہتے ہیں، تو مجھے ضرور بتائیں۔ مسجد اقصیٰ کے احاطے میں غیر قانونی اسرائیلی آبادکاروں کی دراندازی اور وہاں تلمودی رسومات کی ادائیگی ایک انتہائی حساس اور دیرینہ تنازع ہے، جس کی مسلم دنیا اور بین الاقوامی سطح پر مسلسل مذمت کی جاتی ہے۔ مقبوضہ مشرقی یروشلم (القدس) میں واقع یہ مقام مسلمانوں اور یہودیوں دونوں کے لیے یکساں مذہبی اہمیت رکھتا ہے، جس کے باعث یہاں اکثر کشیدگی دیکھنے میں آتی ہے۔ اس صورتحال کے بنیادی حقائق اور پس منظر درج ذیل ہیں۔ انتظامی کنٹرول: مسجد اقصیٰ کے امور کی نگرانی اردن کی حکومت کے زیر انتظام قائم اردن وقف بورڈ کرتا ہے۔ دہائیوں پرانے بین الاقوامی معاہدے کے تحت غیر مسلموں (بشمول یہودیوں) کو صرف ایک سیاح کے طور پر احاطے کا دورہ کرنے کی اجازت ہے، لیکن وہاں کسی بھی قسم کی مذہبی رسومات یا دعا کرنے کی سخت ممانعت ہے۔

پیراگوئے چین کے ساتھ تجارت کا خواہاں

لیکن تائیوان کے تعلقات غیر گفت وشنید کے قابل ہیں: وزیرخارجہ

پراگ: پیراگوئے چین کے ساتھ تجارت کے لیے اس وقت تک کھلا ہے جب تک کہ اسے تائیوان کے ساتھ تعلقات منقطع کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اس کے وزیر خارجہ نے منگل کو یہ بات کہی۔ جنوری میں یورپی یونین کے ساتھ معاہدے پر مہر لگنے کے بعد جنوبی امریکہ کے مرکوسور بلاک کے رہنما جاپان کے ساتھ تجارتی مذاکرات شروع کرنے کے لیے پیراگوئے میں ملاقات کر رہے ہیں۔ سربراہی اجلاس کے دوران، برازیل کے صدر لوئیز اناسیولولا داسلوا نے تجویز پیش کی کہ چین کے ساتھ بات چیت بھی پائپ لائن میں ہے۔ پیراگوئے، تائیوان کا واحد جنوبی امریکی اتحادی، واحد مرکوسور رکن ہے جو ایشیائی دیو کے ساتھ سفارتی تعلقات برقرار نہیں رکھتا ہے۔ ''پیراگوئے چین کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم کرنے سے اس وقت تک انکار نہیں کرتا جب تک کہ پیراگوئے کے تائیوان کے ساتھ سفارتی تعلقات کے حوالے سے کوئی شرائط موجود نہ ہوں''۔ رامیرز نے کہا،''اگر یہ حالات ہیں، تو ہم پر کوئی پابندی نہیں ہے۔'' بیجنگ کے بعد تائی پے کے پاس صرف 12 سفارتی اتحادی ہیں -- جو دعویٰ کرتا ہے کہ تائیوان اس کی سرزمین کا حصہ ہے -- نے منظم طریقے سے خود حکومتی جزیرے کو الگ تھلگ کرنے کی کوشش میں دوسروں کا شکار کیا۔ چین نے پیراگوئے پر زور دیا ہے کہ ''صحیح انتخاب کریں'' اور تائیوان کے ساتھ تعلقات منقطع کر دے۔ اسوکین میں ہونے والے اس سربراہی اجلاس میں پیراگوئے کے صدر سینٹیاگو پینا نے ای یو۔ مرکوسر ڈیل کے ذریعے چھوڑے گئے کڑوے ذائقے'' پر تنقید کی۔ پچیس سال کے عرصے میں، معاہدے نے دنیا کے سب سے بڑے آزاد تجارتی زون میں سے ایک بنا دیا۔ ''کھیل کا میدان ہر کسی کے لیے برابر نہیں ہوتا۔ پینا نے کہا، یہ تجویز کرتے ہوئے کہ ان کے ملک نے معاہدے کے برآمدی کوٹوں کی وجہ سے کمی محسوس کی، جس کا خیال ہے کہ وہ بلاک کے دیگر اراکین کے حق میں ہے۔ معاہدے کے تحت، یورپی یونین مرکوسور کے درآمدی کوٹے کو ٹیرف فوائد کے ساتھ پیش کرتا ہے، جس سے یہ فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ انہیں اپنے شراکت داروں میں کیسے تقسیم کیا جائے۔ پینا نے یورپی یونین کی جانب سے معاہدے کی توثیق کرنے سے پہلے مرکوسر کے شراکت داروں کے درمیان یکساں طور پر کوٹے کا اشتراک کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور اسے انصاف کا سوال قرار دیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا،''اگر مرکوسر ظاہری طور پر قابل اعتبار بننا چاہتا ہے، تو اسے پہلے باطنی طور پر منصفانہ ہونا چاہیے۔ اس اجلاس میں برازیل کے لوئیز اناسیولولا داسلوا، بولیویا کے روڈریگو پاز اور یوراگوئے کے یامانڈو اورسی نے شرکت کی، جیسا کہ ایسوسی ایٹ ممالک چلی اور ایکواڈور کے رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔

چین کو نسلی اتحاد کے قانون پر عالمی ردعمل کا سامنا

سی ٹی اے نے انسانی حقوق کونسل میں مضبوط بین الاقوامی کارروائی پر زور دیا

جنیوا: جنیوا میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل (یواین ایچ آرسی) کے 62 ویں اجلاس کے دوران منعقدہ ایک ضمنی تقریب میں، قانونی ماہرین اور انسانی حقوق کے حامیوں نے چین کے نئے ''نسلی اتحاد کے قانون'' پر تنقید کرتے ہوئے خبردار کیا کہ اس سے ثقافتی شناخت اور اقوام متحدہ کے بنیادی حقوق اور دیگر بنیادی حقوق کو خطرہ ہے۔ قانون سازی بیجنگ کے بین الاقوامی جبر کو چین کی سرحدوں سے باہر بھی بڑھا سکتی ہے، جیسا کہ سنٹرل تبت انتظامیہ نے رپورٹ کیا ہے۔ سی ٹی اے کے مطابق، ہیلسنکی فاؤنڈیشن برائے انسانی حقوق کے زیر اہتمام بحث، تبت کے لیے بین الاقوامی مہم، عالمی ایغور کانگریس اور سی ٹی اے کے نمائندوں کو اکٹھا کیا۔ اس تقریب میں اقوام متحدہ کے 17 رکن ممالک کے سفارت کاروں، غیر سرکاری تنظیموں کے نمائندوں، صحافیوں اور تبتی کارکنوں نے شرکت کی۔ دلائی لامہ کی نمائندگی کرتے ہوئے، تھنلے چکی نے کہا کہ اس قانون پر بین الاقوامی تنقید میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق اور اقوام متحدہ کے متعدد خصوصی نمائندوں نے تشویش کا اظہار کیا ہے کہ یہ قانون انسانی حقوق کی بین الاقوامی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کرتا ہے اور نسلی برادریوں کے حقوق کو مجروح کرتا ہے۔ اس نے یورپی پارلیمنٹ اور جمہوریہ چیک کی طرف سے منظور کی گئی حالیہ قراردادوں پر بھی روشنی ڈالی جس میں اس قانون کی مذمت کی گئی اور اس کے نفاذ کے ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف پابندیوں کا مطالبہ کیا۔ چکی نے کہا کہ ٹھوس احتسابی اقدامات کے ذریعے بین الاقوامی قراردادوں کی حمایت کی جانی چاہیے۔ اس نے اقوام متحدہ کے معاہدوں کے اداروں پر زور دیا کہ وہ چین کی اپنی ذمہ داریوں کی تعمیل کا باریک بینی سے جائزہ لیں اور سول سوسائٹی کے گروپوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ قانون کے اثرات کو دستاویز کرنے والی شیڈو رپورٹس پیش کریں۔ سی ٹی اے نے کہا کہ تبت میں ثقافتی انضمام کی مبینہ پالیسیوں سے نمٹنے کے لیے مضبوط بین الاقوامی نگرانی ضروری ہے۔ پینلسٹ بھوچنگ کے سیرنگ نے دلیل دی کہ بیجنگ کی پالیسیاں بورڈنگ اسکولوں، تبتی زبان کی تعلیم پر پابندیوں اور جگہوں کے روایتی ناموں میں تبدیلی کے ذریعے تبتی شناخت کو نئی شکل دینے کے لیے بنائی گئی ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یہ اقدامات آنے والی نسلوں کو ان کے مذہب، تاریخ اور ثقافتی ورثے سے منقطع کرنا چاہتے ہیں۔ چین کے متنازع نسلی اتحاد اور ترقی کے قانون پر اقوام متحدہ اور عالمی برادری کی جانب سے شدید ردعمل کا سامنا ہے۔ سینٹرل تبتی ایڈمنسٹریشن (CTA) نے جنیوا میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل (UNHRC) کے اجلاس کے دوران عالمی حکومتوں اور اداروں پر زور دیا ہے کہ وہ بیجنگ کے اس نئے قانون کے خلاف فوری اور مضبوط بین الاقوامی کارروائی کریں۔

بلوچستان میں گیس کمپنی کے ۶ اہلکار مسلح افراد کے ہاتھوں اغوا

بلوچستان: تحصیل شاہرگ کے علاقے زرغون غر، شعبان دلوانی میں نامعلوم مسلح افراد نے ماری گیس کمپنی کے چھ اہلکاروں کو اغوا کر لیا۔ پولیس نے واقعے کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے مغویوں کی باحفاظت بازیابی کے لیے سرچ اور تفتیشی کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔ پولیس کے مطابق اغوا ہونے والوں میں جلات خان ولد مراد خان، محمد ہاشم ولد حسن خان، کمال خان ولد جمال خان، جہانگیر خان ولد حاجی محمد، محمد عظیم ولد دریا خان اور روزے خان ولد فضل خان شامل ہیں۔ حکام کا دعویٰ ہے کہ واقعے کی تحقیقات جاری ہیں اور مغویوں کی جلد اور محفوظ بازیابی کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ خیال رہے کہ بلوچستان میں تیل، گیس اور دیگر قدرتی وسائل سے منسلک کمپنیوں کو بلوچ مسلح آزادی پسند تنظیموں کے مہلک حملوں کا سامنا ہے۔ بلوچ قوم پرستوں کا موقف ہے کہ پاکستان دیگر غیر ملکی کمپنیوں کے ساتھ ملکر بلوچ وسائل کی لوٹ کھسوٹ کر رہا ہے۔ مقامی لوگوں کو شکایت ہے کہ یہ کمپنیاں وسائل کی بے دریغ لوٹ مار کر رہے ہیں جبکہ مقامی لوگوں کی حق تلفی کی جا رہی ہے۔

طالبان نے پاکستان پر تازہ جوابی سرحدی حملے شروع کئے

کابل: سرحدوں پر کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ افغانستان کی طالبان افواج نے بدھ کو پاکستان کی سرحد کے ساتھ اہداف پر تازہ حملے کیے، جس میں پاکستان کے جنوب مغربی صوبہ بلوچستان میں متعدد افراد زخمی ہوئے اور پڑوسی ممالک کے درمیان کشیدگی میں ایک اور تیزی سے اضافہ ہوا۔ افغانستان کی مسلح افواج نے کہا کہ حملوں میں پاکستان کے بلوچستان اور خیبر پختونخوا صوبوں میں ان مقامات کو نشانہ بنایا گیا جو مبینہ طور پر دولت اسلامیہ خراسان کے اڈوں کے طور پر استعمال کر رہے تھے، جو کہ اسلامک اسٹیٹ گروپ سے وابستہ ہے۔ افغانستان میں مقیم طلوع نیوز کے مطابق، افغان وزارت دفاع نے کہا کہ نشانہ بنائے گئے مقامات کو افغانستان کے اندر تخریب کاری کی کارروائیوں اور عام شہریوں کے خلاف حملوں کی منصوبہ بندی کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا۔ اس میں مزید کہا گیا کہ حملے درستگی کے ساتھ کیے گئے، جس سے گروپ کو بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچا جب کہ کوئی شہری جانی نقصان نہیں ہوا۔ پاکستان کی فوج نے کہا کہ اس نے سرحد پار حملوں کے بعد چار ابتدائی ڈرون مار گرائے ہیں اور متنبہ کیا ہے کہ مزید اشتعال انگیزی کا ''مناسب جواب دیا جائے گا''۔ تازہ ترین تبادلہ صرف چند دن بعد ہوا جب پاکستان نے افغانستان کے اندر فضائی حملہ کیا جس میں افغان حکام کے مطابق، کم از کم 28 شہری ہلاک ہوئے۔ تاہم اسلام آباد نے برقرار رکھا کہ آپریشن میں ہلاک ہونے والے عسکریت پسند تھے۔ نئے سرے سے فوجی کارروائی نے افغانستان اور پاکستان کی سرحد پر سیکورٹی کی نازک صورتحال پر تشویش کو بڑھا دیا ہے، جہاں دونوں ممالک بار ہا ایک دوسرے پر عسکریت پسند گروپوں کو پناہ دینے کا الزام لگاتے رہے ہیں۔

بیجنگ کی معیشت کے پختہ ہونے پر ورلڈ بینک ۲۰۳۱ رتک چین کو قرض دینا ختم کردے گا: رپورٹ

بیجنگ: عالمی بینک بیجنگ کے ساتھ ایک نئے معاہدے کے تحت 2031 تک چین کو قرضہ دینا ختم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، جو ملک کے دنیا کی دوسری سب سے بڑی معیشت کے طور پر ابھرنے اور کثیر الجہتی قرض دہندہ کی مالی اعانت میں سالوں سے جاری کمی کی عکاسی کرتا ہے۔ روئٹرز نے بدھ کو اس منصوبے سے واقف ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ کیا۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ اس تجویز کا، جس کا عالمی بینک کا بورڈ 20 جولائی کے ہفتے کے دوران جائزہ لے گا، اس کے لیے رسمی ووٹ کی ضرورت نہیں ہے اور اس پر عالمی بینک اور چین نے مشترکہ طور پر قرض دہندہ کے تازہ ترین پانچ سالہ کنٹری پارٹنرشپ فریم ورک کے حصے کے طور پر اتفاق کیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس اقدام سے نئے ترقیاتی قرضوں کو مکمل طور پر ختم کرنے سے پہلے عالمی بینک کے چین کو اب سے 2031 کے درمیان تقریباً 2 بلین ڈالر کے قرضے کی پابندی ہوگی۔ عالمی بینک کی جانب سے چین کو دیے جانے والے قرضوں میں گزشتہ کئی سالوں سے پہلے ہی مسلسل کمی آ رہی ہے۔ سالانہ قرضہ 2017 میں 2.4 بلین ڈالر سے گھٹ کر 2025 میں صرف 750 ملین ڈالر رہ گیا، جو چین کی ترقی پذیر معیشت سے ایک بڑی عالمی اقتصادی طاقت میں تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے۔ چین نے 2000 میں عالمی بینک کی انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ایسوسی ایشن سے رعایتی قرضوں کے لیے کوالیفائی کرنا بند کر دیا، جو دنیا کے غریب ترین ممالک کو مدد فراہم کرتی ہے۔ بعد میں یہ 2007 میں اس فنڈ میں شراکت دار بن گیا اور اس کے بعد سے اس کا پانچواں سب سے بڑا عطیہ دہندہ بن گیا ہے۔ چین نے گزشتہ کئی دہائیوں کے دوران اہم ترقیاتی پیش رفت کی ہے، ورلڈ بینک کے ایک اہلکار نے کہا۔ اب ہم اپنے تعلقات کے ایک نئے مرحلے پر پہنچ رہے ہیں، جو اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے۔

بی ایل ایف نے دشت اور ہوشاپ میں حملوں کی ذمہ داری قبول کی

بلوچستان: بلوچستان لبریشن فرنٹ کے ترجمان میجر گہرام بلوچ نے میڈیا کو جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ بی ایل ایف کے سرمچاروں نے 28 جون 2026 کو دشت کے علاقے مچات میں، مین روڈ پر قابض پاکستانی فوج کو ایک حملے میں بھاری اور خودکار ہتھیاروں سے نشانہ بنایا۔ اس کامیاب کارروائی کے نتیجے میں قابض فوج کو جانی و مالی نقصان پہنچا، جبکہ سرمچاروں نے اس مقام پر فوج کی جانب سے نصب کردہ نگرانی کے تمام کیمرے بھی اکھاڑ دیے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے قبل، 27 جون 2026 کو دشت ہی کے علاقے پٹوک میں، چنال کے مقام پر بی ایل ایف کے سرمچاروں نے قابض فوج کے ایک مورچے پر حملہ کر کے وہاں مورچہ زن ایک فوجی اہلکار کو موقع پر ہلاک کر دیا اور مورچے میں موجود دیگر اہلکاروں کو راکٹ لانچروں اور بھاری ہتھیاروں سے نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں مزید دو فوجی اہلکار زخمی ہوئے، جبکہ مورچے کے قریب کھڑی ایک فوجی گاڑی کو بھی فائرنگ کر کے ناکارہ بنا دیا گیا۔ ترجمان نے کہا کہ اسی روز 27 جون ایک اور کارروائی میں بی ایل ایف کے سرمچاروں نے دشت کے علاقے بل نگور میں قائم پاکستانی فوج کے کیمپ پر راکٹ لانچرز اور دیگر بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، اس حملے میں بھی قابض فوج کو جانی و مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ علاوہ ازیں، 27 جون ہی کو ہوشاپ کے علاقے دمب میں بھی بی ایل ایف کے سرمچاروں نے قابض فوج کے کیمپ کو حملے میں نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے گرنیڈ لانچر سے فوجی کیمپ پر متعدد گولے داغے جو اپنے اہداف پر جا گرے۔

افغانستان کی سلامتی کا تحفظ اولین ترجیح ہے: نوراللہ نوری

کابل: امارت اسلامیہ کے سرحدی اور قبائلی امور کے وزیر نے افغانستان کی سلامتی کو موجودہ حکومت کی اولین ترجیحات میں سے ایک قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ کسی کو ملک کی سلامتی کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ کابل میں عاشورہ کے موقع پر منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے نوراللہ نوری نے قومی اتحاد پر زور دیا اور امارت اسلامیہ کے مخالفین کو پیغام دیا۔ سرحدوں اور قبائلی امور کے وزیر نوراللہ نوری نے کہا کہ اگر سوویت یونین کے خلاف آپ کا جہاد افغانستان کی آزادی اور اسلامی نظام کے قیام کے لیے تھا تو اب وہ مقاصد حاصل ہو چکے ہیں، آپ کے پاس امارت اسلامیہ سے کیا تجاویز یا مطالبات ہیں؟ آئیں اور انہیں پیش کریں۔ ایک ہفتہ قبل، میں نے ایک اجتماع میں کہا تھا کہ اس قوم کے لوگوں کے ساتھ جو دل وجان سے تعاون کرتے ہیں، ان کے پاس کوئی جگہ نہیں ہے۔ میرے ریمارکس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی افغانستان میں کوئی جگہ نہیں ہے، لیکن یہ میرا ارادہ نہیں تھا۔ افغانستان شیعہ کمیشن کے عہدیداروں نے، جنہوں نے اس تقریب میں بھی شرکت کی، کئی افغان صوبوں پر پاکستان کے حالیہ فضائی حملوں کی مذمت کی اور قومی اتحاد اور باہمی رضامندی کے تحفظ کی اہمیت پر زور دیا۔ امارت اسلامیہ اور شیعہ برادری کے درمیان زیادہ سے زیادہ ہم آہنگی، محرم کے پہلے عشرہ کے دوران حفاظتی اقدامات کی تعریف اور عوامی خدشات کو دور کرنا اجتماع میں زیر بحث تھے۔ افغانستان کے شیعوں کے ہائی کمیشن کے نائب سربراہ، علی اکبر جمشیدی نے کہا کہ کچھ کوتاہیاں پیدا ہوئی ہیں، لیکن انشاء اللہ ان کو دور کر دیا جائے گا اور تشویش کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ مجموعی طور پر، میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ محرم کے دوران سیکورٹی فورسز اور عوام کے درمیان اچھی ہم آہنگی تھی۔ ایک ایسے ملک میں جہاں انصاف کا نفاذ ہوتا ہے، لوگ خود کو محفوظ محسوس کرتے ہیں۔'' افغانستان کے شیعوں کی سپریم اسمبلی کے سربراہ، سید حسن فضل زادہ نے کہا کہا ایک ایسی سرزمین میں جہاں امن وامان قائم ہو، ایسے اسلامی نظام کی حمایت فرض سمجھی جاتی ہے، اور ہم اسے اس کی حکمرانی کے تحفظ کے لیے اپنا عہد سمجھتے ہیں۔ اسلامی قوانین کے نفاذ کا واحد ذریعہ اسلامی حکومت ہے۔''گزشتہ چار سالوں کے دوران امارت اسلامیہ کے عہدیداروں نے بار ہا مخالفین اور سابق حکومتی اہلکاروں سے افغانستان واپس جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ جب کہ ان میں سے بہت سے افغان شخصیات کے ساتھ رابطے کے کمیشن کے ساتھ تعاون کے ذریعے واپس آ چکے ہیں، باقی ملک سے باہر ہی رہتے ہیں۔

چین نے بیرون ملک سرمایہ کاری پر قومی سلامتی کے قوانین نافذ کئے

دوطرفہ کمیشن نے مئی میں متنبہ کیا تھا کہ، جیسا کہ چین کے قومی سلامتی سے متعلق قوانین کا اکثر معاملہ ہوتا ہے

بیجنگ: چین واشنگٹن کے ساتھ بڑھتے ہوئے ٹیک مسابقت کے وقت بدھ سے نافذ ہونے والے وسیع قومی سلامتی کے ضوابط کے ساتھ بیرون ملک سرمایہ کاری کی اپنی جانچ کو تیز کر رہا ہے۔ نئے قواعد، جن کا اصل میں 1 جون کو اعلان کیا گیا تھا، حکام کو چین کی سرحدوں کے پار سرمائے اور اہلکاروں کے بہاؤ کو متاثر کرنے کے لیے ایک وسیع قانونی فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔ بیجنگ مصنوعی ذہانت، کمپیوٹر چپس اور گرین ٹیکنالوجی جیسے شعبوں کو اقتصادی اور تزویراتی طور پر اہم سمجھتا ہے اور اس نے ان کی ملکی ترقی کو فروغ دینے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ نئے اقدامات کا مقصد ظاہری سرمایہ کاری کے معیار اور سطح کو بڑھانا'' ہے، جو کہ ریاستی کونسل، چین کی کابینہ نے وضع کی ہے۔ تاہم، کچھ سرمایہ کاروں کو خدشہ ہے کہ وہ عالمی منڈیوں تک رسائی کے لیے چین کے ہلچل اور پھیلے ہوئے ٹیک ایکوسسٹم کی صلاحیت کو محدود کر دیں گے۔ آؤٹ باؤنڈ سرمایہ کاری کو مجموعی قومی سلامتی کے تصور پر عمل کرنا چاہئے، ضوابط بیان کرتے ہیں، جبکہ اس کا مقصد ملکی اور بین الاقوامی تحفظات کو متوازن کرنا ہے۔ نیا فریم ورک حکومت کو ان سرمایہ کاری یا منتقلی کے جائزے لینے کا بھی اختیار دیتا ہے جو قومی سلامتی کو متاثر کر سکتے ہیں۔ بیجنگ اکثر سرحد پار لین دین کو شک کی نگاہ سے دیکھتا ہے، اس کے اعلیٰ اقتصادی منصوبہ بندی کے ادارے نے اپریل میں فیس بک کے مالک میٹا کی جانب سے AI اسٹارٹ اپ Manus کو حاصل کرنے کی کوشش کو ختم کر دیا، جسے چین میں قائم ایک کمپنی نے بنایا تھا لیکن اب سنگاپور میں ہے۔ نئے قوانین کے تحت، سرحد پار منتقلی پر موجودہ پابندیاں سامان اور ڈیٹا سے آگے بڑھیں گی تاکہ خدمات کی برآمد کو شامل کیا جا سکے، تکنیکی ماہرین کو بیرون ملک بھیج کر یا بیرون ملک تربیت کے ذریعے۔ یوایس چائنا اکنامک اینڈ سیکیورٹی ریویو کمیشن نے اس ہفتے سوشل میڈیا پر کہا کہ اس اقدام سے اس رجحان کو تقویت ملتی ہے جو اس نے مہینوں سے ٹریک کیا ہے۔ دوطرفہ کمیشن نے مئی میں متنبہ کیا تھا کہ، جیسا کہ چین کے قومی سلامتی سے متعلق قوانین کا اکثر معاملہ ہوتا ہے، نافذ کرنے والے حکام کے پاس اس بات کا تعین کرنے میں بہت زیادہ صوابدید ہوتی ہے کہ کیا خلاف ورزی ہوتی ہے، جس سے غیر ملکی فرموں کے لیے مزید خطرہ پیدا ہوتا ہے۔

انسانی حقوق کی تنظیم نے پاکستان میں احمدیوں پر ظلم وستم کی مذمت کی

انہوں نے کہا کہ یہ غلط معلومات ہیں، خاص طور پر اس حقیقت سے توجہ ہٹانے کے لیے پھیلائی گئی ہیں کہ عمران کو مکمل تنہائی کے ذریعے تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے

لندن: انسانی حقوق کی ایک سرکردہ بین الاقوامی تنظیم نے احمدی مساجد کو بند کرنے، ملک کے امتیازی توہین رسالت اور احمدی قوانین کے تحت فوجداری مقدمات چلانے، معاشی بائیکاٹ، قبر کی بے حرمتی اور ٹارگٹ کلنگ کا مطالبہ کرتے ہوئے پاکستان میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ساتھ ناروا سلوک کی شدید مذمت کی۔ برطانیہ میں قائم انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کمیٹی (IHRC) نے شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں حالیہ پیش رفت احمدی مخالف نفرت کو مسلسل ادارہ جاتی اور معمول پر لانے کی عکاسی کرتی ہے۔ اس نے نوٹ کیا کہ واقعات نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے خلاف کس طرح عدم برداشت بچپن سے پروان چڑھتی ہے اور ایک احمدی کی زندگی کے ہر مرحلے میں ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ آئی ایچ آر سی نے کہا،'' پہلا واقعہ ختم نبوت پر مرکوز فرقہ وارانہ نظریہ کے حامل بچوں کی عوامی تعلیم پر مشتمل ہے، جبکہ دوسرا واقعہ بدین، سندھ میں جاں بحق احمدیوں کے جنازے اور ماتم کے انتظامات میں پولیس کی مداخلت سے متعلق ہے، مبینہ طور پر انتہا پسند علماء کے دباؤ کے بعد۔ اس میں کہا گیا ہے کہ بدین میں پاکستانی پولیس کی مبینہ مداخلت نے احمدی خاندانوں کو ''دھمکیوں اور مداخلت'' سے پاک جنازے سے متعلق مذہبی رسومات کرنے سے روک دیا۔ احمدیوں پر ظلم وستم تیزی سے ان کی زندگی سے آگے بڑھتا جا رہا ہے۔ حالیہ برسوں میں، حکام نے احمدیوں کی قبروں کی بے حرمتی کی نگرانی کی ہے یا اس کی اجازت دی ہے، عوامی قبرستانوں میں تدفین سے روک دیا ہے، مرنے والے احمدیوں کو نکالا گیا ہے، اور جنازے کی تقریبات میں مداخلت کی گئی ہے صرف اس وجہ سے کہ میت کے خاندانوں کو مذہبی تشخص کی وجہ سے اس طرح کی کارروائیوں کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ حقوق انسانی کے ادارے نے نوٹ کیا کہ یہ الگ تھلگ واقعات نہیں تھے بلکہ پورے پاکستان میں احمدیوں کو نشانہ بنانے والے ظلم وستم کے وسیع نمونے کا حصہ تھے۔ آئی ایچ آر سی کے مطابق، اس نے ملک بھر میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کے خلاف انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے ایک مسلسل نمونے کو دستاویز کیا ہے، جس میں ٹارگٹ کلنگ، قتل کی کوششیں، من مانی گرفتاریاں، مذہبی عبادت پر پابندیاں، مساجد کو مسمار کرنا، قبروں کی بے حرمتی، تدفین کے حقوق سے انکار، پاکستان پینل کوڈ اقتصادی مہم کے تحت مجرمانہ قانونی کارروائیاں شامل ہیں۔ اس نے نوٹ کیا کہ ''انتظامی اور پولیسنگ کے فیصلوں کو متاثر کرنے میں شدت پسند تنظیموں کا بڑھتا ہوا کردار بھی اتنا ہی تشویشناک ہے۔ کمزور مذہبی اقلیتوں کے تحفظ کے بجائے، ریاستی ادارے اکثر فرقہ وارانہ عدم برداشت کو فروغ دینے والے گروہوں کے دباؤ کے جواب میں کام کرتے نظر آتے ہیں۔ حقوق انسانی کے ادارے نے مزید زور دیا کہ بچوں کو مذہبی دشمنی کی داستانوں کے ساتھ تربیت دینا اس چکر کو مزید آگے بڑھاتا ہے اور آنے والی نسلوں کو ایسے ماحول میں پروان چڑھاتا ہے جہاں احمدیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کو سماجی یا مذہبی طور پر قابل قبول'' کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

چین پر ڈی آر سی میں دورخی سفارت کاری کا الزامی

نیروبی: یوکرین، میانمار اور جاپان جیسے دنیا کے کچھ حصوں میں، چینی حکومت پر دو چہروں والی سفارت کاری'' کا الزام لگایا جاتا ہے۔ یہ عوامی طور پر امن، اقتصادی تعاون اور علاقائی استحکام کا وعدہ کرنے کی حکمت عملی ہے جبکہ جارحانہ طور پر اپنی فوج کو پوزیشن میں لانے اور تشدد کو ہوا دینے والے اقدامات کرنے کی حکمت عملی ہے۔ افریقہ میں بھی ایسی مثالیں موجود ہیں، جہاں بیجنگ کے سرکاری موقف اس کے اقدامات سے براہ راست متصادم ہیں۔ سوڈان کی خانہ جنگی میں، چین ایک ممکنہ ثالث کے طور پر امن کی تلاش کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن یہ پوزیشن اس کی سرکاری کمپنیوں کے تیار کردہ ہتھیاروں کے پھیلاؤ سے بالکل متضاد ہے، جو دونوں فریقوں کو سپلائی کر کے تنازع کو طول دیتے ہیں۔ جیو پولیٹیکل تجزیہ کار سمیر بھٹاچاریہ کا کہنا ہے کہ چین کی دو چہروں والی سفارت کاری جمہوری جمہوریہ کانگو میں کھیل رہی ہے، جہاں اس نے روانڈا اور یوگنڈا کے ساتھ دفاعی اور اقتصادی تعلقات برقرار رکھتے ہوئے حکومت کے ساتھ شراکت داری کی ہے۔ اقوام متحدہ کے آزاد ماہرین نے دونوں افریقی ممالک پر ڈی آر سی کی M23 شورش کی پشت پناہی کا الزام لگایا ہے۔ آبزرور ریسرچ فاؤنڈیشن کے ایک ایسوسی ایٹ فیلو بھٹاچاریہ نے 11 مئی کے ایک مضمون میں لکھا'' خطے میں بیجنگ کی بڑھتی ہوئی فوجی اور دفاعی صنعتی سرگرمیاں ایک تنگ، موقع پرست موڑ کا اشارہ دیتی ہیں جو مزید عدم استحکام کو ہوا دے سکتی ہے۔ یہ دو چہروں والی سفارت کاری - جو سرمایہ کاری کے تحفظ اور اثر ورسوخ کو بڑھانے کے لیے ڈیزائن کی گئی ہے - بالآخر ان سرمایہ کاری کو نقصان پہنچاتی ہے جو وہ محفوظ کرنا چاہتی ہے۔ ڈی آر سی میں چین کے بنیادی مفادات اقتصادی ہیں۔ بیجنگ سے قریبی طور پر منسلک کمپنیاں کوبالٹ، کولٹن، تانبے اور یورینیم کی زیادہ تر کانوں پر کنٹرول رکھتی ہیں اور کانگو کی مسلح افواج کو چینی اثاثوں کی حفاظت کے لیے مشرق میں کان کنی کے مقامات پر بار بار تعینات کیا گیا ہے۔ مشرق میں، M23 باغیوں کے ساتھ ڈی آر سی کی جاری مہلک لڑائیوں میں دونوں طرف چینی ڈرون اور ہتھیار موجود ہیں، کیونکہ ڈی آر سی، روانڈا اور یوگنڈا نے چینی ہتھیاروں کی کافی مقدار خریدی ہے۔ بھٹاچاریہ نے لکھا، چین نے کانگو کے سیکورٹی اہلکاروں کے لیے تربیتی پروگراموں کی حمایت کی ہے، لاجسٹک مدد فراہم کی ہے، اور چینی سے چلنے والی کان کنی کی تنصیبات کی حفاظت کے لیے مقامی فوجیوں کی تعیناتی کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ یہ نقطہ نظر بیجنگ کو ایک ایسے ملک کی شبیہ کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے مفادات کا تحفظ کرنے کی اجازت دیتا ہے جو سرکاری پالیسی کے طور پر عدم مداخلت پر عمل پیرا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ڈی آر سی اور اس کے حریفوں کے ساتھ بیک وقت سیکیورٹی تعلقات رکھ کر، چین یہ دعویٰ کرتے ہوئے تنازع کو طول دے رہا ہے کہ وہ امن کا خواہاں ہے۔

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر — MUMBAIRAABTA

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار رفرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

پیپر لیک کے خلاف نئی عوامی تحریک

نئی دہلی کے جنتر منتر پر جاری حالیہ احتجاج نے ملک کے تعلیمی اور سیاسی ماحول میں ایک نئی بحث کو جنم دے دیا ہے۔ پیپر لیک کے خلاف سخت کارروائی، امتحانی نظام میں شفافیت، تعلیمی اصلاحات اور مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ جیسے مطالبات کو لے کر شروع ہونے والی یہ تحریک اب صرف طلبہ تک محدود نہیں رہی بلکہ اس میں کسان تنظیموں، سماجی کارکنوں اور مختلف شہری حلقوں کی شمولیت کے بعد اس کی نوعیت ایک وسیع عوامی تحریک کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہے۔ سونم وانگچک جیسے معروف ماحولیاتی اور تعلیمی اصلاحات کے علمبردار کی غیر معینہ بھوک ہڑتال میں شمولیت نے اس احتجاج کو مزید توجہ کا مرکز بنا دیا ہے۔ بھوک ہڑتال جیسا قدم ہمیشہ سے سیاسی اور سماجی تحریکوں میں ایک اخلاقی دباؤ کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

حافظ افتخار احمد قادری

نئی دہلی کے جنتر منتر پر جاری حالیہ احتجاج نے ملک کے تعلیمی اور سیاسی ماحول میں ایک نئی بحث کو جنم دے دیا ہے۔ پیپر لیک کے خلاف سخت کارروائی، امتحانی نظام میں شفافیت، تعلیمی اصلاحات اور مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ جیسے مطالبات کو لے کر شروع ہونے والی یہ تحریک اب صرف طلبہ تک محدود نہیں رہی بلکہ اس میں کسان تنظیموں، سماجی کارکنوں اور مختلف شہری حلقوں کی شمولیت کے بعد اس کی نوعیت ایک وسیع عوامی تحریک کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہے۔ سونم وانگچک جیسے معروف ماحولیاتی اور تعلیمی اصلاحات کے علمبردار کی غیر معینہ بھوک ہڑتال میں شمولیت نے اس احتجاج کو مزید توجہ کا مرکز بنا دیا ہے۔ بھوک ہڑتال جیسا قدم ہمیشہ سے سیاسی اور سماجی تحریکوں میں ایک اخلاقی دباؤ کے طور پر دیکھا جاتا ہے اور جب اس میں ایک ایسی شخصیت شامل ہو جو پہلے ہی اصلاحات کے حوالے سے ایک معتبر شناخت رکھتی ہو تو اس کے اثرات محض سڑکوں تک محدود نہیں رہتے بلکہ ایوانوں تک محسوس کیے جانے لگتے ہے۔ اس تحریک کے پس منظر میں طلبہ تنظیموں کا کردار بھی نمایاں ہے۔ آل انڈیا اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے متعدد رہنما اس بھوک ہڑتال کا حصہ ہیں اور ان کا موقف ہے کہ موجودہ تعلیمی نظام مسلسل سوالات کی زد میں ہے، خاص طور پر امتحانات کے دوران پیپر لیک جیسے واقعات نے لاکھوں طلبہ کے مستقبل کو غیر یقینی صورتحال سے دو چار کر دیا ہے۔ ان کے مطابق یہ صرف ایک انتظامی ناکامی نہیں بلکہ پورے نظام کی ساختی کمزوری کو ظاہر کرتا ہے۔ طلبہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ جب تک ذمہ داران کے خلاف واضح کارروائی نہیں کی جاتی اور شفافیت کے عملی اقدامات سامنے نہیں آتے اس وقت تک محض بیانات سے اعتماد بحال نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ احتجاج بتدریج سخت شکل اختیار کرتا جا رہا ہے۔

دوسری جانب کسان تنظیموں کی شمولیت نے اس تحریک کو ایک مختلف جہت دے دی ہے۔ جب کوئی تعلیمی مسئلہ کسانوں کی تنظیموں کی حمایت حاصل کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ معاملہ صرف ایک شعبے تک محدود نہیں رہا بلکہ سماج کے مختلف طبقات میں اس کی بازگشت موجود ہے۔ ملک بھر کی مبینہ طور پر چھ سو سے زائد کسان تنظیموں کی حمایت کا دعویٰ اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ عوامی سطح پر اس مسئلے کو صرف طلبہ کا مسئلہ نہیں سمجھا جا رہا بلکہ اسے مستقبل کی نسلوں اور ملک کے نظامی ڈھانچے سے جوڑا جا رہا ہے۔ دہلی میں کھاپ پنچایت جیسے روایتی اور اجتماعی فورمز کی مجوزہ شمولیت اس احتجاج کو ثقافتی اور سماجی رنگ بھی دے رہی ہے، جس سے یہ تحریک مزید وسیع تر عوامی بنیاد حاصل کرتی دکھائی دیتی ہے۔ سونم وانگچک کی غیر معینہ بھوک ہڑتال نے اس احتجاج کو اخلاقی اور علامتی طاقت فراہم کی ہے۔ بھوک ہڑتال جنوبی ایشیائی سیاسی روایت میں ہمیشہ ایک طاقتور ذریعہ احتجاج رہی ہے، جس کا مقصد براہ راست حکومت پر اخلاقی دباؤ ڈالنا ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر مطالبات پیش کرتا ہے تو وہ صورتحال محض سیاسی نہیں رہتی بلکہ انسانی ہمدردی اور اخلاقی ذمہ داری کے دائرے میں آ جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اس طرح کے احتجاج اکثر حکومتوں کو فوری ردعمل دینے پر مجبور کرتے ہیں یا کم از کم انہیں سنجیدہ مذاکرات کی طرف لے جاتے ہیں۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر بھوک ہڑتال لازماً فوری پالیسی تبدیلی کا سبب نہیں بنتی، بلکہ اس کا اثر اس بات پر بھی منحصر ہوتا ہے کہ سیاسی ماحول کتنا حساس ہے اور حکومت اس پر کس انداز میں ردعمل دیتی ہے۔ کیا اس بھوک ہڑتال کا اثر مودی حکومت پر

پڑے گا؟ اس کا جواب سادہ نہیں ہے کیونکہ اس کا انحصار کئی عوامل پر ہے۔ ایک طرف مرکزی حکومت کی سیاسی مضبوطی، پارلیمانی اکثریت اور انتظامی ڈھانچہ اسے بڑے احتجاجوں کے باوجود فوری طور پر دباؤ میں آنے سے بچاتا ہے۔ دوسری طرف جب احتجاج تعلیمی نظام جیسے حساس شعبے سے جڑا ہو اور اس میں طلبہ، کسان اور سماجی کارکن ایک ساتھ شامل ہوں تو اسے مکمل طور پر نظر انداز کرنا بھی آسان نہیں ہوتا۔ خاص طور پر جب معاملہ پیپر لیک جیسے واقعات کا ہو جو براہ راست لاکھوں طلبہ کے مستقبل سے جڑا ہے، تو حکومت پر عوامی رائے کا دباؤ بڑھنا ایک فطری عمل ہے۔ بھوک ہڑتال کا اثر براہ راست حکومت کی پالیسی تبدیلی کی صورت میں فوری طور پر ظاہر ہو، یہ ضروری نہیں ہوتا۔ اکثر اوقات اس کا پہلا اثر میڈیا میں بحث، سیاسی جماعتوں کے بیانات اور پارلیمانی حلقوں میں سوالات کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ اس کے بعد حکومت یا تو مذاکرات کی طرف بڑھتی ہے یا کسی کمیٹی کے قیام جیسے اقدامات کے ذریعے مسئلے کو وقتی طور پر حل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اگر احتجاج طویل ہوتا ہے اور اس میں عوامی ہمدردی بڑھتی ہے تو پھر یہ سیاسی دباؤ میں تبدیل ہوسکتا ہے، جو بالآخر پالیسی سطح پر اثر انداز ہوتا ہے۔ طلبہ تحریکیں عام طور پر جذباتی نوعیت کی ہوتی ہیں لیکن جب ان کے ساتھ کسان اور سماجی تنظیمیں شامل ہو جائیں تو یہ ایک وسیع تر سماجی تحریک بن جاتی ہیں۔ ایسی صورتحال میں حکومت کے لیے اسے صرف ایک تعلیمی مسئلہ سمجھ کر نظر انداز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تاہم حکومت کی طرف سے ردعمل ہمیشہ سیاسی حکمت عملی کے تحت ہوتا ہے، جس میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ آیا مطالبات فوری طور پر تسلیم کیے جائیں یا مرحلہ وار اصلاحات کے ذریعے دباؤ کو کم کیا جائے۔ مرکزی حکومت پہلے بھی مختلف احتجاجی تحریکوں کا سامنا کر چکی ہے اور ہر بار اس کا ردعمل یکساں نہیں رہا۔ بعض مواقع پر حکومت نے سخت موقف اختیار کیا جبکہ بعض مواقع پر مذاکرات اور اصلاحات کے ذریعے صورتحال کو سنبھالا گیا۔ اس لیے اس موجودہ بھوک ہڑتال کے اثرات کا انحصار اس بات پر بھی ہوگا کہ یہ تحریک کتنی دیر چلتی ہے، اس میں عوامی شرکت کس حد تک بڑھتی ہے اور میڈیا اسے کس انداز میں پیش کرتا ہے۔ پیپر لیک جیسے مسائل صرف ایک انتظامی ناکامی نہیں بلکہ پورے امتحانی نظام کی ساکھ کو متاثر کرتے ہیں۔ جب امتحانات کی شفافیت پر سوال اٹھتے ہیں تو اس کا براہ راست اثر طلبہ کے اعتماد پر پڑتا ہے۔ یہی اعتماد کسی بھی تعلیمی نظام کی بنیاد ہوتا ہے۔ اگر یہ بنیاد کمزور ہو جائے تو اس کے اثرات طویل مدتی ہوتے ہیں۔ اس تناظر میں یہ تحریک محض ایک وقتی احتجاج نہیں بلکہ نظامی اصلاحات کے مطالبے کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہے۔

بھوک ہڑتال کا سیاسی اثر ہمیشہ فوری حکومت گرانے یا بڑی تبدیلی لانے کی صورت میں نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک مسلسل دباؤ کا عمل ہوتا ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ پالیسی سازوں کو سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔ اگر حکومت اس احتجاج کو سنجیدگی سے لے کر اصلاحات کی طرف بڑھتی ہے تو یہ تحریک ایک مثبت تبدیلی کا ذریعہ بن سکتی ہے لیکن اگر اسے صرف سیاسی احتجاج سمجھ کر نظر انداز کیا گیا تو یہ مزید وسعت اختیار کر سکتی ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ تعلیمی نظام میں شفافیت اور اصلاحات کا مطالبہ کسی ایک جماعت یا تنظیم کا نہیں بلکہ ایک وسیع عوامی احساس کی عکاسی کرتا ہے۔ جب لاکھوں طلبہ اپنے مستقبل کے بارے میں غیر یقینی صورتحال کا شکار ہوں تو یہ مسئلہ محض سیاسی نہیں رہتا بلکہ ایک قومی مسئلہ بن جاتا ہے۔ اسی لیے اس بھوک ہڑتال اور احتجاج کو صرف سیاسی تناظر میں دیکھنے کے بجائے ایک سماجی اور تعلیمی اصلاحاتی تحریک کے طور پر بھی سمجھنا ضروری ہے۔ آخر میں یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ اس بھوک ہڑتال کا اثر مودی حکومت پر براہ راست یا فوری طور پر کتنا ہوگا، یہ وقت ہی بتائے گا لیکن اتنا ضرور ہے کہ اس نے تعلیمی نظام، امتحانی شفافیت اور طلبہ کے مسائل کو ایک بار پھر قومی بحث کے مرکز میں لا کھڑا کیا ہے، اور یہی کسی بھی احتجاج کی پہلی بڑی کامیابی سمجھی جاتی ہے۔

ملک میں سرکاری ملازمتوں کی تیاری کرنے والے لاکھوں طلبا ہر سال مسابقتی امتحانات میں شریک ہوتے ہیں۔ اسی بات کا فائدہ اٹھا کر کچھ لوگ انہیں آسان راستہ دکھانے کا لالچ دے کر ٹھگنے کی فراق میں رہتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک معاملہ اتر پردیش میں سامنے آیا ہے، جہاں ٹیلی گرام کے ذریعے مبینہ طور پر 'پیپر لیک' فراڈ کیا جا رہا تھا۔ نیوز پورٹل 'آج تک' کی خبر کے مطابق مسابقتی امتحانات کے پرچے لیک کرانے کا دعویٰ کر کے طلبا سے پیسے اینٹھنے والے ایک فرضی ریکیٹ کا پردہ فاش ہوا ہے۔ اس سلسلے میں یو پی ایس ٹی ایف نے لکھنؤ سے اوم کمار نامی ملزم کو گرفتار کیا ہے۔ اس پر الزام ہے کہ وہ ٹیلی گرام پر 'پیپر لیک' جیسے چینل بنا کر امتحان سے ایک دن پہلے سوال نامے اور جوابی کاپی دینے کا جھانسہ دیتا تھا۔ اس کے بدلے ہر امیدوار سے تقریباً 2,000 روپے وصول کیے جاتے تھے۔ یو پی ایس ٹی ایف کے مطابق ملزم اوم کمار کو لکھنؤ سے گرفتار کیا گیا ہے۔ وہ مستقل طور سے بہار کے پٹنہ کا رہنے والا بتایا گیا ہے۔ تفتیشی ایجنسیوں کا کہنا ہے کہ ملزم اتر پردیش، بہار، جھارکھنڈ اور مدھیہ پردیش سمیت کئی ریاستوں میں منعقد ہونے والے مقابلہ جاتی امتحانات کے نام پر فرضی دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اس کے پاس امتحان کا سوالیہ پرچہ پہلے سے موجود ہے۔ خبر کے مطابق ملزم نے ٹیلی گرام پر کئی چینل بنا رکھے تھے۔ اس میں 'پیپر لیک' جیسے نام استعمال کئے جاتے تھے تاکہ طلبا کو بھروسہ ہو جائے۔ یو پی سی این ای ٹی امتحان کے حوالے سے بھی کچھ چینل بنائے گئے تھے۔ دعویٰ کیا جاتا تھا کہ امتحان کے ایک دن پہلے اصل سوال نامہ اور اس کے جواب دیئے جائیں گے۔ اس کام کے لیے ملزم طلبا سے 2 ہزار روپے لیتا تھا۔ ٹیلی گرام چینل پر کیو آر کوڈ بھیجے جاتے تھے، جن پر پیسے ٹرانسفر کرائے جاتے تھے۔ ایس ٹی ایف کا کہنا ہے کہ کم رقم ہونے کی وجہ سے کئی طلبا جلد ہی جھانسے میں آ جاتے تھے اور شکایت بھی کم کرتے تھے۔ تحقیقات میں سامنے آیا کہ امتحان والے دن چینل بند کر دیے جاتے تھے۔ اس کے بعد دوسرے امتحان کے نام پر نیا چینل بنا لیا جاتا تھا۔ پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے اعتراف کیا کہ وہ 2022 سے اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ ایسا کر رہا تھا۔ اس معاملے کی خبر لگتے ہی ایس ٹی ایف نے تحقیقات شروع کی۔ اٹل بہاری واجپئی میڈیکل یونیورسٹی، لکھنؤ کی طرف سے شکایت بھی درج کرائی گئی تھی۔ اس کے بعد پولیس نے تکنیکی جانچ اور موبائل فون سے برآمد شواہد کی بنیاد پر ملزم کو گرفتار کر لیا۔ پولیس فی الحال یہ پتا لگانے میں مصروف ہے کہ اس ریکیٹ میں اور کون کون لوگ شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ایسے دوسرے گروہوں کی بھی تلاش کی جا رہی ہے جو سوشل میڈیا پر پیپر لیک ہونے کی افواہ پھیلا کر طلبا کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر — MUMBAIRAABTA
۲؍جولائی۔۲۰۲۶

ہند۔امریکہ تجارتی معاہدہ

ہندوستان اور امریکہ کے مابین حالیہ عرصہ میں تعلقات کی نوعیت وہ نہیں رہی ہے جو گذشتہ کچھ برسوں کے دوران تھی۔ دونوں ملکوں کے مابین انتہائی قریبی تعلقات استوار ہو گئے تھے اور دونوں ملکوں میں ایک دوسرے کے ساتھ تجارت کیلئے بھی حالات انتہائی سازگار تھے۔ حالیہ عرصہ میں تاہم صورتحال میں تبدیلی دیکھنے میں آئی تھی۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ خاص طور پر ہندوستان مخالف بیانات کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھے۔ ہندوستان کی بارہا تردید کے باوجود ٹرمپ یہ دعویٰ کرتے رہے کہ انہوں نے ہندوستان و پاکستان کے مابین جنگ رکوائی ہے۔ انہوں نے ایک سے زائد مرتبہ پاکستان کی ستائش کی ہے۔ پاکستان کے وزیر اعظم اور فوجی سربراہ کو انہوں نے اپنے پسندیدہ افراد میں شامل کیا تھا۔ انہیں وائیٹ ہاوز مدعو کیا تھا اور ہندوستان کے تعلق سے ٹرمپ کے رویہ میں مخالفانہ روش واضح طور پر دیکھنے میں آئی تھی۔ ہندوستان کئی مواقع پر مخالف ہند ریمارکس کئے تھے۔ روس سے تیل کی خریدی پر انہوں نے تحدیدات عائد کرنے کی کوشش کی تھی۔ تیل کی خریدی کا سلسلہ جاری رکھنے پر ٹرمپ نے ہندوستان پر شرحوں میں اضافہ کر دیا تھا۔ بھاری شرحیں عائد کرتے ہوئے ہندوستانی معیشت کیلئے مشکلات پیدا کی تھیں۔ ہندوستان نے بھی ٹرمپ کے اقدامات کے نتیجہ میں دونوں ملکوں کے مابین آمادنہ تجارت معاہدہ کو قطعیت دینے سے گریز کیا ہوا ہے۔ اس معاہدہ میں شامل دفعات کے تعلق سے بھی ہندوستان کو تحفظات اور اعتراضات ہیں۔ ہندوستان نے اپنی تشویش دور ہونے تک معاہدہ پر دستخط سے گریز کیا ہوا ہے۔ اب امریکہ کی جانب سے اس معاہدہ کو قطعیت دینے کی مساعی کی جا رہی ہے اور امریکی سفیر متعینہ ہند نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ معاہدہ تقریبا طئے پا گیا ہے اور اسے ماہ ڈسمبر تک قطعیت دی جا سکتی ہے۔ ہندوستان نے تاہم کہا کہ ابھی اس تعلق سے کئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے حالانکہ دونوں ملکوں کے عہدیداروں کے مابین اس مسئلہ پر لگاتار مذاکرات اور بات چیت کا سلسلہ جاری ہے۔ چونکہ دونوں ملکوں کے مابین تعلقات کی نوعیت وہ نہیں رہ گئی ہے جو کچھ عرصہ قبل تک تھی اور دونوں ملکوں کے مابین تعلقات میں بھی سرد مہری واضح طور پر دکھائی دے رہی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی ہندوستان کے تعلق سے ٹرمپ کے بیانات کی وجہ سے اپنی ناراضگی کا اظہار بھی بالواسطہ طور پر کر چکے ہیں۔ تاہم دیکھا جا رہا ہے کہ حالیہ عرصہ میں ٹرمپ کی جانب سے اپنے رویہ میں نرمی پیدا کی گئی ہے اور وہ ہندوستان اور خاص طور پر وزیر اعظم مودی کے تعلق سے مصالحانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں اور وہ مودی کی ستائش کر رہے ہیں۔ تجارتی اور صنعتی حلقوں کا تاثر ہے کہ مودی کی تعریف کرتے ہوئے ٹرمپ دونوں ملکوں کے مابین آزادانہ تجارتی معاہدہ کو یقینی بنانا چاہتے ہیں اور وہ اپنے بیانات کے ذریعہ ہندوستان میں پائی جانے والی ناراضگی کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ ٹرمپ چاہے جو کچھ بھی کوشش کریں ہندوستان کو اپنے مفادات کے تحفظ پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ٹرمپ کے بیانات سے ہمیں اپنے فیصلوں کو تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ٹرمپ موقع کی مناسبت سے اپنے لب ولہجہ کو تبدیل کرنے میں مہارت رکھتے ہیں۔ وہ معاہدہ کی تکمیل تک نرم رویہ اور مصالحانہ لب ولہجہ اختیار کر سکتے ہیں تاہم بعد میں وہ ایک بار پھر مخالف ہند رویہ اور مخالف ہند ریمارکس کا سلسلہ شروع کر سکتے ہیں۔ امریکہ کے ساتھ ہندوستان کو آزادنہ تجارتی معاہدہ کرنا چاہئے۔ اس میں کوئی دورائے نہیں ہے تاہم معاہدہ کی تفصیلات کا خاص طور پر باریک بینی سے جائزہ لینا چاہئے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ کسی بھی صورتحال میں ہندوستان اور ہندوستانی تاجروں کے مفادات متاثر ہونے نہ پائیں۔ ٹرمپ ے بیانات کو فیصلے پر اثر انداز ہونے یا اپنے رویہ میں نرمی کی وجہ بننے کا موقع نہیں دیا جانا چاہئے۔ دنیا کے بدلتے ہوئے حالات میں اپنے مفادات کا تحفظ اور معیشت کے استحکام پر توجہ کے ساتھ معاہدہ کو قطعیت دی جا سکتی ہے۔ ملک کے معاشی مفادات پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جانا چاہئے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

نکاح سے قبل ضرور سوچیں

اسلام میں نکاح صرف دو افراد کا باہمی معاہدہ نہیں بلکہ دو خاندانوں، دو سوچوں اور دو زندگیوں کا حسین امتزاج ہے۔ یہ ایک مقدس رشتہ ہے جس کی بنیاد محبت، اعتماد، ایثار، اخلاق اور ذمہ داری پر قائم ہوتی ہے۔ مگر افسوس کہ آج کے دور میں نکاح کے فیصلے اکثر ظاہری خوبصورتی، وقتی جذبات، دولت یا سماجی دباؤ کی بنیاد پر کیے جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں بعد از نکاح بے شمار مسائل جنم لیتے ہیں۔ اسلام نے نکاح سے قبل غور و فکر، تحقیق اور مشورے کی تعلیم دی ہے تاکہ آنے والی زندگی سکون، اعتماد اور خوشیوں سے بھرپور ہو۔ اس لیے نکاح سے پہلے چند بنیادی نکات پر سنجیدگی سے غور کرنا بے حد ضروری ہے۔ 1۔ میڈیکل ٹیسٹ کی اہمیت: صحت مند معاشرہ صحت مند خاندان سے وجود میں آتا ہے۔ نکاح سے قبل میڈیکل ٹیسٹ کروانا نہ صرف عقلمندی ہے بلکہ آنے والی نسلوں کے تحفظ کا ذریعہ بھی ہے۔ بعض موروثی بیماریاں، خون کی خرابیاں یا متعدی امراض بعد میں گھریلو پریشانیوں کا سبب بن سکتے ہیں۔ آج دنیا بھر میں طبی معائنہ ایک ضروری اقدام سمجھا جا رہا ہے تاکہ شوہر و بیوی ایک دوسرے کی صحت سے آگاہ ہوں اور مستقبل میں کسی بڑے نقصان سے بچ سکیں۔ اسلام بھی احتیاط، صفائی اور انسانی جان کے تحفظ کی تعلیم دیتا ہے۔ لہٰذا میڈیکل ٹیسٹ کو معیوب سمجھنے کے بجائے ایک ذمہ دارانہ عمل سمجھنا چاہیے۔ 2۔ داخلی اخلاق و عادات: خوبصورتی وقتی ہوتی ہے مگر اخلاق ہمیشہ باقی رہتے ہیں۔ نکاح سے قبل صرف چہرہ نہیں بلکہ کردار دیکھنا ضروری ہے۔ انسان کا غصہ، گفتگو کا انداز، برداشت، سچائی، امانت داری، والدین کے ساتھ رویہ، نماز و عبادات کی پابندی اور دوسروں کے ساتھ حسن سلوک اُس کی اصل شخصیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اکثر رشتے اس لیے ناکام ہوتے ہیں کہ لوگ ظاہری چیزوں کو ترجیح دیتے ہیں مگر اخلاقی تربیت اور مزاجی ہم آہنگی کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ایک اچھا اخلاق رکھنے والا انسان غربت میں بھی سکون دیتا ہے جبکہ بد اخلاق شخص دولت کے باوجود زندگی کو عذاب بنا دیتا ہے۔ 3۔ خاندانی پس منظر: نکاح صرف دو افراد نہیں بلکہ دو خاندانوں کا تعلق ہوتا ہے۔ اس لیے خاندان کی دینی فضا، تربیت، رسم و رواج، تعلیم، اخلاقی ماحول اور سماجی رویّوں کو سمجھنا بے حد ضروری ہے۔ اگر دونوں خاندانوں کی سوچ، اقدار اور طرز زندگی میں حد سے زیادہ فرق ہو تو بعد میں اختلافات پیدا ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اس لیے رشتہ طے کرتے وقت خاندان کے ماحول، عزت، شرافت اور تربیت کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیے۔ اچھا خاندان اولاد کی بہترین تربیت میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ 4۔ معاشی نظام اور ذمہ داریاں: ازدواجی زندگی صرف محبت سے نہیں چلتی بلکہ ذمہ داری، منصوبہ بندی اور معاشی توازن بھی ضروری ہوتا ہے۔ نکاح سے قبل یہ جاننا ضروری ہے کہ آمدنی کا ذریعہ کیا ہے، اخراجات کا انداز کیسا ہے، مستقبل کی منصوبہ بندی موجود ہے یا نہیں، اور مالی معاملات میں دیانت داری کتنی ہے۔ ضرورت سے زیادہ فضول خرچی، قرضوں کا بوجھ یا غیر ذمہ دارانہ مالی رویہ بعد میں گھریلو جھگڑوں کا سبب بن سکتا ہے۔ اسلام اعتدال، قناعت اور حلال رزق کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لیے دولت کی نمائش کے بجائے حلال، باعزت اور متوازن معاشی نظام کو اہمیت دینی چاہیے۔ 5۔ سماجی زندگی اور معاشرتی رویّے: انسان جس ماحول میں رہتا ہے اُس کا اثر اُس کی شخصیت پر ضرور پڑتا ہے۔ نکاح سے پہلے یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ سامنے والے کی سماجی زندگی کیسی ہے، دوستوں کا حلقہ کیسا ہے، معاشرے میں اُس کا کردار کیا ہے اور وہ لوگوں کے ساتھ کس طرح پیش آتا ہے۔ بعض لوگ گھر میں اچھے نظر آتے ہیں مگر سماجی طور پر غیر ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض افراد سوشل میڈیا، فضول محفلوں یا غلط صحبتوں میں اس قدر مگن ہوتے ہیں کہ خاندانی زندگی متاثر ہونے لگتی ہے۔ اس لیے سماجی رویّوں کا جائزہ لینا بھی ایک دانشمندانہ قدم ہے۔ 6۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم: رسولِ اکرم ﷺ نے نکاح کے معاملے میں دین، اخلاق اور کردار کو بنیادی اہمیت دی ہے۔ اگر نکاح صرف مال، خوبصورتی یا شہرت کی بنیاد پر ہوگا تو وقتی کشش تو پیدا ہو سکتی ہے مگر دائمی سکون حاصل نہیں ہوگا۔ کامیاب ازدواجی زندگی کے لیے ایمان، اخلاق، اعتماد اور باہمی احترام ضروری ہیں۔ نکاح زندگی کا سب سے اہم فیصلہ ہے، اس لیے جذبات کے بجائے حکمت، تحقیق اور مشورے سے فیصلہ کرنا چاہیے۔ صرف چند دن کی خوشیوں کے لیے پوری زندگی کو آزمائش میں ڈال دینا دانشمندی نہیں۔ اگر نکاح سے قبل صحت، اخلاق، خاندان، معاشی نظام اور سماجی زندگی جیسے نکات پر سنجیدگی سے غور کیا جائے تو بے شمار گھریلو مسائل سے بچا جا سکتا ہے۔

آج کل چیف منسٹر مدھیہ پردیش موہن یادو اور ان کی فیملی کے کافی چرچے ہیں، ان پر اراضی اسکام میں ملوث ہونے کے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ اپوزیشن ایسا لگتا ہے کہ موہن یادو پر ٹوٹ پڑی ہے۔ کہا یہ جارہا ہے کہ موہن یادو کی رئیل اسٹیٹ کمپنی پہلے سے ہی رہی ہوگی لیکن تب ان کے خاندان کی کمپنیوں کے پاس 82 ایکڑ اراضی تھی مگر 2021 میں وزیر تعلیم بننے کے بعد سے ان کے خاندان سے جڑی ان کمپنیوں نے 253 ایکڑ اراضی خریدی۔ اس کا مطلب ان کی اراضیات میں 308 فیصد کا اضافہ ہوتا ہے۔ کچھ زمینات پراجکٹس کے اعلان سے پہلے اجین میں آس پاس لی گئیں اور کچھ بعد میں ظاہر ہے یہ مفادات کا ٹکراؤ (میڈیا رپورٹس کے مطابق چیف منسٹر موہن یادو کی فیملی اور ان کی رئیل اسٹیٹ فرمس نے اجین میں 45 کروڑ روپے مالیتی 168 ایکڑ پر محیط 137 پلاٹس خریدے اور یہ خریدی ڈسمبر 2023 سے کی گئی

چیف منسٹر مدھیہ پردیش پر سنگین الزام کیا موہن یادو مستعفی ہوں گے

روش کمار

آج کل چیف منسٹر مدھیہ پردیش موہن یادو اور ان کی فیملی کے کافی چرچے ہیں، ان پر اراضی اسکام میں ملوث ہونے کے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ اپوزیشن ایسا لگتا ہے کہ موہن یادو پر ٹوٹ پڑی ہے۔ کہا یہ جارہا ہے کہ موہن یادو کی رئیل اسٹیٹ کمپنی پہلے سے ہی رہی ہوگی لیکن تب ان کے خاندان کی کمپنیوں کے پاس 82 ایکڑ اراضی تھی مگر 2021 میں وزیر تعلیم بننے کے بعد سے ان کے خاندان سے جڑی ان کمپنیوں نے 253 ایکڑ اراضی خریدی، اس کا مطلب ان کی اراضیات میں 308 فیصد کا اضافہ ہوتا ہے۔ کچھ زمینات پراجکٹس کے اعلان سے پہلے اجین میں آس پاس لی گئیں اور کچھ بعد میں ظاہر ہے یہ مفادات کا ٹکراؤ (میڈیا رپورٹس کے مطابق چیف منسٹر موہن یادو کی فیملی اور ان کی رئیل اسٹیٹ فرمس نے اجین میں 45 کروڑ روپے مالیتی 168 ایکڑ پر محیط 137 پلاٹس خریدے اور یہ خریدی ڈسمبر 2023 سے کی گئی، انڈین ایکسپریس کی تحقیقات میں یہ انکشاف ہوا ہے) کا ایسا معاملہ لگتا ہے جس سے مدھیہ پردیش کے چیف منسٹر موہن یادو کی کرسی بھی چلی جاتی۔ اگر وہ بی جے پی کے چیف منسٹر نہیں ہوتے یا پھر انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ کے دھاوے شروع ہوجاتے اور نہ جانے کیا کیا ہوتا۔ اگر وہ بی جے پی کے چیف منسٹر نہیں ہوتے۔ کہانی یہ ہے کہ اجین میں جہاں بھی ترقی ہونے والی تھی اس کے پہنچنے سے پہلے چیف منسٹر موہن یادو اور ان کے خاندان کی رئیل اسٹیٹ کمپنیاں پہنچ کر اراضیات خرید لیتی ہیں تاکہ جب ترقی ہو اسے زمین کی کمی نہ ہو۔ سستے داموں میں زمین خرید کر بعد میں اسے منافع سے رئیل اسٹیٹ کمپنیوں کی بھی ترقی ہوتی ہوگی۔ وہ ڈسمبر 2023 میں چیف منسٹر بنے اور گلے دو سال میں ان کے فیملی کی کمپنیوں نے 45 کروڑ روپے میں 137 پلاٹس خرید لئے۔ اس وقت ان زمینات کی بازاری قیمت سینکڑوں کروڑوں میں ہے یا ہزاروں کروڑوں میں ہے، ہم نہیں بتا سکتے۔ اتنی ہی زمین خریدی گئی جتنی انڈین ایکسپریس کی رپورٹ میں بتائی گئی ہے۔ یہ بھی قطعی طور پر نہیں کہا جاسکتا، اگر انڈین ایکسپریس کی رپورٹ سے چیف منسٹر کا استعفیٰ ہوجائے تب تو دینک بھاسکر کی اسٹنگ رپورٹ سے اسی چیف منسٹر کے وزیر زراعت کا استعفیٰ ایک دن پہلے ہی ہوچکا ہوتا۔ بھاسکر کے اسٹنگ آپریشن میں وزیر زراعت کا سانہ کے بنگلہ پر وزیر کے اسٹاف خاص طور پر تبادلہ کے بدلے لاکھوں روپے طلب کرتے ہوئے کیمرے پر قید ہوئے۔ وزیر موصوف کا رول بھلے نہ آیا ہو لیکن اخلاقی ذمہ داری ان کی تو بنتی ہے۔ آپ خود بتائیے کہ اس خبر کو کیسے Manage کیا جائے جیسا کہ رام مندر میں ڈکیتی کی خبر کو Manage کیا گیا۔ اسی پیاٹرن پر بانٹنے طریقے سے Manage ہوگا کیونکہ جس طرح کی خبر اگر سیاست میں اخلاقی بنیاد پر استعفیٰ دینے کا دور ہوتا تو موہن یادو ابھی تک سابق چیف منسٹر ہوچکے ہوتے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اخلاقی بنیاد پر کی جانے والی سیاست کے بل پر اپوزیشن لیڈروں پر الزامات عائد کرنے کی ہوئے روش اختیار کرتے۔ بی جے پی کے چیف منسٹروں پر وزیروں پر جب الزام لگتا ہے تب اخلاقیات بھول جاتے ہیں۔ کانگریسی قائدین کے مطابق رام مندر کی چندہ چوری میں بی جے پی اور مہا کال کی

زمین ہڑپنے میں بھی بھارتیہ جنتا پارٹی اور مودی جی نے دونوں میں چھوٹ دے رکھی ہے، حالانکہ رپورٹس میں واضح طور پر کہا گیا ہے، سرکاری دستاویزات میں کہا گیا ہے۔ زمین کا (لینڈ) ریکارڈ کیا کہتا ہے۔ موہن یادو 2021 میں وزیر بنائے گئے۔ ڈسمبر 2023 کو چیف منسٹر کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ 2021 سے 2023 کے درمیان موہن یادو فیملی کے قریبی رشتہ داروں کے پاس لگ بھگ 194 پلاٹس (253 ایکڑ زمین) یعنی 2021 سے 2025 کے درمیان 253 ایکڑ اراضی خریدی گئی۔ وزیر بنے اور چیف منسٹر بنے، آج تک ڈھائی سال میں دوسرا لینڈ ریکارڈ کیا کہتا ہے۔ 2021 سے 2023 میں 57 پلاٹس میں 85 ایکڑ زمین خریدی۔ 2023 سے 2024 ایک سال میں 137 پلاٹس (166 ایکڑ) زمین خریدی گئی۔ اتنی تیزی سے وسائل آمدنی میں اضافہ ہوا۔ اب یہ بتائے کہ وسائل آمدنی کیا رہے۔ اجین میں شہر کے ڈیولپمنٹ کا عمل جاری ہے۔ کہیں سڑکیں بن رہی ہیں، کہیں فلائی اوور اور کہیں ہائی وے تو کہیں کالونی بن رہے ہیں تو پراجکٹس کے اعلان سے پہلے ہی موہن یادو کی فیملی سے جڑی رئیل اسٹیٹ کمپنیاں خرید لیتی ہیں۔ پتہ چل جاتا ہے کہ یہاں پراجکٹس آنے والے ہیں اور ان جگہوں پر بھی زمین خریدتے آئے ہیں جہاں اجین کے 2035 کے ماسٹر پلان کے تحت کمپنی کی زمین کا استعمال بدلا جاتا ہے۔ یہ تو سرکاری اعلان سے پہلے ہی کرلیا جاتا ہے۔ جب زمین کی قیمت عام طور پر کم ہوتی ہے یا جہاں زمین ہوتی ہے، اسی کے آس پاس پراجکٹ کا اعلان ہوجاتا ہے۔ ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ انڈین ایکسپریس کے جئے مجمدار کی اس رپورٹ کو پڑھ کر کئی صحافیوں کا تبصرہ یہی رہا کہ اس کی بھنک تو پہلے لگ گئی یہ تو سب کو پتہ تھا مگر چھاپنے اور لکھنے کی ہمت کوئی نہیں کر پارہا تھا، اس لئے مدھیہ پردیش میں آج بہت سے صحافی ہاتھ ملتے رہ گئے کہ اگر ہمارے ہاتھ بندھے نہ ہوتے تو اس خبر کو لے کر ہم کچھ ہفتہ پہلے ہی دھماکہ دار رپورٹ پیش کرچکے ہوتے۔ خبر شائع ہونے کے بعد بھی خبر چھونے کی ہمت انہیں نہیں ہو پارہی ہے۔ ایک چیف منسٹر کے خلاف اتنا بڑا الزام عائد کیا گیا ہے اور شہر میں خاموشی طاری ہے۔ چیف منسٹر موہن یادو کی اہلیہ سیما یادو بیٹا ویبھو ان کی بہو شالینی یادو، بھائی نارائن یادو، ریکھا یادو اور بھتیجے ابھئے یادو، نلیش یادو اور موہن یادو کے ایک اور بھائی نندلال یادو کا نام انڈین ایکسپریس کی رپورٹ میں ہے۔ بتایا گیا ہے کہ کچھ زمینات انفرادی طور پر بھی خریدی گئی ہوں گی اور کچھ رئیل اسٹیٹ کمپنیوں نے خریدی ہوں گی۔ ایکسپریس کے جئے مجمدار نے 253 ایکڑ زمین کی خریدی کی بات لکھی ہے ان کمپنیوں کی طرف سے۔ اس میں موہن یادو کی کمپنی سدھی ونائک دیوی کان کا بھی نام ہے اور تین دوسری کمپنیاں بھی شامل ہیں۔ 2023 میں موہن یادو چیف منسٹر بنتے ہیں۔ اس کے بعد سے ان کی اور ان کے خاندان سے جڑی رئیل اسٹیٹ کمپنیوں نے اپنی زمین کی خریدی دگنی کردی۔ چیف منسٹر بننے سے پہلے موہن یادو 2004 سے لے کر 2010 اجین ڈیولپمنٹ اتھاریٹی کے صدر نشین بھی رہے۔ کانگریس لیڈر اور موہن یادو کے سیاسی حریف سچن یادو نے الزام عائد کیا ہے کہ اجین ڈیولپمنٹ اتھاریٹی کے چیرمین کے طور پر اجین کے ماسٹر پلان میں کئی بدلاؤ یا تبدیلیاں اس طرح سے کی گئیں تاکہ انہیں فائدہ ہو۔ ان علاقوں کا نقشہ ہی بدل دیا گیا جہاں زمینات پہلے ہی سے اس فیملی کے پاس تھیں اور جہاں پہلے زمینات خریدی گئیں۔ اس کے بعد منصوبوں میں تبدیلی کا اعلان کیا گیا۔ اس طرح راتوں رات زمینات کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ اس طرح کے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ موہن یادو 2013 سے اجین دکھشن سے رکن اسمبلی رہے۔ کانگریس لیڈر کہتے ہیں کہ ان خاندانوں کی کمپنیاں رپورٹس کے مطابق چار اہم رئیل اسٹیٹ کمپنیوں کے نام آئے ہیں۔ زیادہ حصہ داری سیما یادو اور موہن یادو کی ہے۔ لگ بھگ 28 ایکڑ اراضی، موہن یادو کی اہلیہ سیما یادو اور بیٹے ویبھو سے جڑی ہوئی تقریباً 25 ایکڑ کی اراضی، موہن یادو کی بہن کلاوتی سے جڑی ہوئی 47 ایکڑ زمین یہ تین الگ الگ کمپنیاں ہیں۔ ایک کا نام ہے شری شیوانی بلڈکان، دوسری کا ہے شری اناپورنا کنسٹرکشن اور تیسری کا ہے سٹیم ڈیولپمنٹ، ان تینوں کے الگ الگ اعداد و شمار ہیں جس میں فیملی کے قریبی رشتہ داروں کا بڑا حصہ ہے۔ اب ان کمپنیوں کو حصہ داری دی گئی۔ اس کے بعد کون کونسی اسکیمات و پروگرامس ان زمینات سے جڑی ہوئی آ ہیں موہن یادو چیف منسٹر اور وزیر رہنے کے دوران سڑک اور ہائی اجین روڈ کے علاوہ سڑکوں کو چوڑا کیا گیا، نئی کنکٹیویٹی بنی۔ اجین روڈ کو ترقی دی گئی، اجین جھالاواڑ فولائین اس زمین کے آس پاس آئی۔ اسے بے شمار پراجکٹس ان ہی مملکتوں کے قریب آئے۔ ایکسپریس میں عہدیداروں کا بیان ہے مگر نام نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ چیف منسٹر کا خاندان برسوں سے رئیل اسٹیٹ میں رہا ہے مگر سوال یہ ہے کہ جہاں پراجکٹس کررہے ہیں وہاں زمینات خریدی جاتی ہیں تو شبہات کیوں پیدا نہ ہوں۔ اپریل 2023 میں اجین کے نئے ماسٹر پلان کا اعلان ہوتا ہے۔ کچھ دن پہلے موہن یادو کے خاندان سے جڑی کمپنی منگل مورتی انفرا، 30 ایکڑ اراضی خریدتی ہے، یہ شائع ہوا ہے تو اس کی تحقیقات کیسے ہوگی کون کرے گا۔ موہن یادو کے بھتیجہ کا کہنا ہے کہ ہمارا خاندان تو 2011 سے رئیل اسٹیٹ شعبہ سے وابستہ ہے۔ مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ موہن یادو کے فوری طور پر مستعفی ہونے کے امکانات نہیں ہیں، کیونکہ بی جے پی قیادت یا حکومت کی طرف سے استعفے کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ تاہم، ان پر زمینوں کی مبینہ غیر قانونی خرید و فروخت (اراضی اسکام) کے حوالے سے سخت سیاسی دباؤ ہے۔ اراضی اسکام: اپوزیشن کا الزام ہے کہ موہن یادو اور ان کے خاندان سے جڑی رئیل اسٹیٹ کمپنیوں نے دسمبر 2023 میں ان کے چیف منسٹر بننے کے بعد اراضی کی خریداری دگنی کردی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق کمپنیوں نے تقریباً 253 ایکڑ زمین خریدی ہے، جس میں موہن یادو کی کمپنی سدھی ونائک دیوی کان بھی شامل ہے۔ کانگریس رہنما سچن یادو کا الزام ہے کہ موہن یادو نے 2004 سے 2010 کے درمیان اجین ڈیولپمنٹ اتھاریٹی (UDA) کے چیرمین رہتے ہوئے اجین کے ماسٹر پلان میں ایسی تبدیلیاں کیں جس سے ان کی ذاتی کمپنیوں کو فائدہ پہنچے۔

اقتدار سے محروم سیاسی جماعتیں ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار کیوں؟

پھر یہ تمام ایک مرکزی منطقی سوال کی طرف جاتے ہیں کہ آخر چند سیاسی جماعتیں کیوں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتی ہیں یا پوری طرح مفلوج ہوکر رہ جاتی ہیں یعنی ایک طرح سے ختم ہوکر رہ جاتی ہیں لیکن بعض سیاسی جماعتوں پر مخالف کی کاروائیوں یا الفاظ دیگر آپریشن کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بہر حال حالیہ مہینوں میں سارے ملک نے دیکھا کہ کئی ایک اپوزیشن جماعتوں کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار بنادیا گیا۔ مثال کے طور پر مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے بعد ممتا بنرجی کی ترنمول کانگریس کو پوری طرح توڑ دیا گیا۔ 60 ارکان اسمبلی اور 20 ارکان پارلیمان کا انحراف کوئی معمولی بات نہیں۔ بنرجی کی پارٹی کو ایک طرح سے مکمل طور پر تباہ کردیا یا اس میں اندرونی بغاوت کو ہوا دی گئی۔

شیکھر گپتا

ملک میں آج کل مختلف سیاسی جماعتوں بالخصوص اپوزیشن جماعتوں میں بڑے پیمانہ پر انحراف کا سلسلہ چل پڑا اور سب سے اہم بات یہ ہیکہ انحراف کرنے والے تمام ارکان پارلیمنٹ یا ارکان اسمبلی نے اپنی اپنی سیاسی جماعتوں سے انحراف کرتے ہوئے بی جے پی میں شمولیت اختیار کی۔ موجودہ صورتحال میں تین ایک دوسرے سے جڑے سیاسی سوالات پیدا ہورہے ہیں۔ پہلا سوال تو یہ کہ آخر سیاسی جماعتوں میں پھوٹ کیوں پیدا ہورہی ہے؟ آخر سیاسی قائدین انفرادی طور پر انحراف کیوں کرتے ہیں؟ آیا اس معاملہ میں نظریہ یا آئیڈیالوجی، اُصول یہاں تک کہ وفاداری کچھ اہمیت رکھتی ہے؟۔ پھر یہ تمام ایک مرکزی منطقی سوال کی طرف جاتے ہیں کہ آخر چند سیاسی جماعتیں کیوں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتی ہیں یا پوری طرح مفلوج ہوکر رہ جاتی ہیں یعنی ایک طرح سے ختم ہوکر رہ جاتی ہیں لیکن بعض سیاسی جماعتوں پر مخالف کی کاروائیوں یا الفاظ دیگر آپریشن کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بہر حال حالیہ مہینوں میں سارے ملک نے دیکھا کہ کئی ایک اپوزیشن جماعتوں کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار بنادیا گیا۔ مثال کے طور پر مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے بعد ممتا بنرجی کی ترنمول کانگریس کو پوری طرح توڑ دیا گیا۔ 60 ارکان اسمبلی اور 20 ارکان پارلیمان کا انحراف کوئی معمولی بات نہیں۔ بنرجی کی پارٹی کو ایک طرح سے مکمل طور پر تباہ کردیا یا اس میں اندرونی بغاوت کو ہوا دی گئی۔ اس بارے میں جو خبریں اور رپورٹس شائع کی گئیں وہ شہ سرخیوں میں دیکھی گئیں لیکن ایسا لگتا ہیکہ ہمارے ملک میں پارٹیوں کو توڑنے، اُن کا شیرازہ بکھیرنے کا مقابلہ چل رہا ہے۔ مثال کے طور پر شیوسینا (اُدھو ٹھاکرے) میں پھر تقسیم ہورہی ہے۔

دوسری طرف حالیہ عرصہ کے دوران ہم اور آپ سب نے دیکھا کہ جھارکھنڈ میں انڈیا اتحاد کے ارکان اسمبلی نے این ڈی اے کے حمایت یافتہ آزاد امیدوار پریمل نتھوانی کے حق میں کراس ووٹنگ کی۔ اس طرح نتھوانی آزاد امیدوار ہونے کے باوجود کامیاب ہوگئے۔ ہاں کانگریس کو کرناٹک ایم ایل سی الیکشن میں کچھ دلاسہ ملا جب ڈی کے شیوکمار چند این ڈی اے ارکان کی تائید و حمایت حاصل کرنے میں کامیاب رہی اس طرح وہاں این ڈی اے ارکان نے کراس ووٹنگ کی۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ عام آدمی پارٹی پہلے ہی سے اپنے 7 ارکان راجیہ سبھا سے محروم ہوچکی ہے۔ اس کے ان 7 ارکان پارلیمان نے پارٹی سے بغاوت کرتے ہوئے این ڈی اے میں شمولیت کا اعلان کیا۔ ایسے ہی اڈیشہ کی بیجو جنتادل کے 3 ارکان پارلیمان بی جے پی کی جھولی میں آگرے۔ زیادہ عرصہ نہیں گذرا جب وائی ایس جگن موہن ریڈی کی وائی ایس آر سی پی (یوجنا سرامیکا ریتو کانگریس پارٹی) کو بھی اپنے چند ارکان پارلیمان سے محروم ہونا پڑا اور ان لوگوں نے این ڈی اے کے ارکان

پارلیمان کی تعداد میں اضافہ کیا۔ اس طرح شرومنی اکالی دل کی ایک مذہبی چھاپ ہونے کے باوجود اسے بھی انحراف کا سامنا کرنا پڑا۔ من پریت سنگھ بادل منحرفین میں شامل تھے۔ منحرفین میں مجندر سنگھ سرسا کی مثال بھی پیش کی جاسکتی ہے۔ اب وہ دہلی میں وزیر ہیں۔

اگر راقم انحراف کرکے کانگریس سے بی جے پی میں شامل ہونے والوں کی فہرست تیار کرنا شروع کردیں تو یہ کالم بھی کافی نہیں ہوگی۔ ایسے میں ہم خود کو ان سیاسی قائدین تک محدود رکھیں گے جنھیں مختلف سیاسی جماعتوں سے انحراف کے تحفہ میں چیف منسٹرس کے عہدے دیئے گئے یا پھر مرکزی کابینہ میں شامل کیا گیا۔ یہ وہ قائدین ہیں جو کبھی کانگریس کے چیف منسٹر ہوا کرتے تھے۔ ویسے بھی چیف منسٹر کا عہدہ وہ اعلیٰ عہدہ ہے جو کوئی پارٹی دے سکتی ہے۔ منحرفین کو اس سے بڑا کوئی عہدہ ہی نہیں دیا جاسکتا۔ آپ کو یہ بتادوں کہ بی جے پی کے کم از کم تین چیف منسٹرس کو کانگریس سے امپورٹ کیا گیا۔ ان میں ہمنتا بسوا سرما (آسام)، پیما کھنڈا (اروناچل پردیش) اور مانک ساہا (تریپورہ) شامل ہیں۔ جہاں تک این بیرین سنگھ کا سوال ہے اور جنھوں نے منی پور کے چیف منسٹرس کی حیثیت سے خدمات انجام دینے کا اعزاز حاصل کیا اور ان کے دور میں ہی منی پور جل رہا تھا اور جہاں قتل و غارت گری کے ناقابل تصور و ناقابل بیان واقعات پیش آئے تھے۔ یہ تمام چاروں قائدین کانگریس میں کلیدی عہدوں پر فائز تھے۔ اب چلتے ہیں مودی جی کی وزارتی کونسل کی طرف اس میں آپ کو جیوترادتیہ سندھیا، کرن رججو، راؤ اندرجیت سنگھ، جتن پرساد اور ونیت سنگھ بٹو نظر آئیں گے۔ جنھوں نے دوسری جماعتوں سے انحراف کرکے بی جے پی میں شمولیت اختیار کرلی تھی یا بالفاظ دیگر ان میں سے بیشتر نے کانگریس سے انحراف کیا۔ اگر ہم کانگریس کے ان سابق چیف منسٹروں کی بات کرتے ہیں جنھوں نے ملک کی سب سے قدیم سیاسی جماعت (کانگریس) سے انحراف کیا اور بی جے پی میں شمولیت اختیار کی۔ اگر ان لوگوں کو جمع کرلیا جائے تو باآسانی ایک فٹبال ٹیم بن سکتی ہے۔ اس ضمن میں ہم کیپٹن امریندر سنگھ، پیما کھنڈو، اشوک چوان، ایس ایم کرشنا، نارائن دت تیواری، ڈگمبر کامت، کرن کمار ریڈی، وجئے بہوگنا وغیرہ وغیرہ کی مثالیں پیش کرتے ہیں۔

یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ تمام سیاسی جماعتوں کے Losers کیلئے بی جے پی ایک مقناطیسی کشش رکھنے والی پارٹی ہے اور یہی وجہ ہے کہ بی جے پی سام، دام، ڈنڈ اور بھید حریف جماعتوں کو توڑنے اور ان کا شیرازہ بکھیرنے کیلئے استعمال کرتی ہے۔ بی جے پی سب سے پہلے ان سیاسی قائدین پر نظر رکھتی ہے جن پر کرپشن کے الزامات عائد ہوتے ہیں اور یہ الزامات اس یکطرفہ منتقلی کی کلید ہے۔ بڑے پیمانہ پر انحراف کی حوصلہ افزائی یا انحراف کو ہوا دینے بی جے پی کے پاس پھوٹ ڈالنے کا ایک زبردست طریقہ ہے۔ قانون انسداد انحراف سے بچنے کیلئے ارکان کی دوتہائی اکثریت کا ہونا ضروری ہے کیونکہ اگر کسی بھی سیاسی جماعت سے ارکان کی دوتہائی اکثریت انحراف کرتی ہے تو وہ نہ صرف قانون انسداد انحراف سے بچ سکتے ہیں بلکہ یہ دعویٰ بھی کرسکتے ہیں کہ ہم ہی اصل پارٹی ہے۔ یہ رجحان ہمیں دو سوالات کی طرف لے جاتا ہے۔ پہلا سوال یہ کہ آیا حریف جماعتوں کو توڑنے کا یہ عمل پہلی مرتبہ شروع کیا گیا ہے؟ اور دوسرا سوال یہ ہے کہ ہم نے سطور بالا میں جو سوال اُٹھایا تھا آخر کیوں اکثر و بیشتر جماعتیں باصلاحیت قائدین کو توڑتی ہیں یا ان سے محروم ہوجاتے ہیں لیکن بعض سیاسی جماعتوں میں ایسا نہیں ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ ایسے وقت ہوتا ہے جب یہ پارٹیاں ایک طویل عرصہ سے اقتدار سے باہر رہتی ہیں۔ ماضی میں کانگریس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ اس کھیل کی ماہر تھی اور بومائی کیس میں سپریم کورٹ کے فیصلہ (11 مارچ 1994) تک کانگریس نے دفعہ 356 کا حریف سیاسی جماعتوں کی حکومتوں کو گرانے کیلئے بہت زیادہ استعمال کیا۔ اب کچھ فرق آ گیا ہے۔ بی جے پی یہی کام صنعتی پیمانہ پر کررہی ہے۔ فی الوقت بی جے پی کارروائیوں سے اکھلیش یادو کی سماج وادی پارٹی اور کمیونسٹ جماعتیں محفوظ ہیں۔ ان جماعتوں میں داخلی اتحاد بہت مضبوط ہے۔ ہاں ایک بات ضرور ہے کہ کمیونسٹ جماعتیں فی الوقت ایک بھی ریاست میں اقتدار میں نہیں ہیں جو تاریخ کی نچلی سطح پر ہے۔ اگر ہم کانگریس کی بات کرتے ہیں 2014ء میں کانگریس نے اپنی تاریخ کا بدترین مظاہرہ کیا۔ ان عام انتخابات میں اُس کے صرف 44 امیدوار لوک سبھا کیلئے منتخب ہوئے۔ 1984ء کے عام انتخابات میں بی جے پی صرف 2 حلقوں تک محدود ہوکر رہ گئی لیکن آج وہ اقتدار میں ہے۔ حقیقت میں 75 برسوں سے جب بی جے پی (بھارتیہ جن سنگھ کی شکل میں) کا قیام عمل میں آیا تب سے 2014ء تک صرف 6 برسوں تک اقتدار میں رہی لیکن اس میں کوئی پھوٹ نہیں پڑی ہاں مختصر سے عرصہ کیلئے گجرات میں شنکر سنہ واگھیلا نے بغاوت کی اس کے برعکس کانگریس کئی مرتبہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئی۔

غزل

پرندے ہیں شجر میں پھر بھی تنہائی نظر آئی
جو منظر میں نے دیکھا مجھ کو رسوائی نظر آئی

یہ سمجھا وہ بڑے اللہ والے ہیں، شرافت ہے
جو ذہن و دل میں جھانکا پھر تو سچائی نظر آئی

ہمالہ تیری فطرت میں بلندی ہو تو ہو لیکن
ہمیں پروازِ شاہیں میں ہی اونچائی نظر آئی

سمجھتے ہی رہے تھے غیر ہم اک دوسرے کو پر
نسب نامہ نکالا تو شناسائی نظر آئی

فرشتوں کو بھی اندازہ نہیں تھا علمِ انساں کا
سنا جب درس آدم کا تو گہرائی نظر آئی

جو دنیا دار ہیں خود کو بہت دانا سمجھتے ہیں
ہمیں تو دین داروں میں ہی دانائی نظر آئی

جہانِ رنگ و بو میں ہر طرح کے پھول ہیں ندوی
کہیں بیلا نظر آیا کہیں جوہی نظر آئی

عبدالسبحان ندوی

آخر بھارت کا شہری کون؟

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

بھارت کا شہری آخر کون ہوسکتا ہے؟ جن کے پاس آدھار کارڈ، راشن کارڈ، ووٹر کارڈ، پین کارڈ اور ان سب کے ساتھ پاسپورٹ بھی ہے، کیا انہیں بھارت کا شہری مانا جائے گا یا نہیں؟ یہ سوال وزارتِ خارجہ کے ابیان کے بعد اٹھ رہا ہے۔ 14 ویں پاسپورٹ سیوا دیوس کے موقع پر وزارتِ خارجہ کے حکام نے کہا کہ پاسپورٹ بین الاقوامی سفر کے لیے جاری کیا جانے والا ایک سرکاری دستاویز ہے، لیکن یہ بذاتِ خود شہریت کا قطعی قانونی ثبوت نہیں۔ اس کے بعد سوال اٹھنے لگا کہ مودی سرکار اب کونسی نئی کھچڑی پکا رہی ہے۔ کیونکہ گزشتہ چند برسوں سے کبھی این آر سی (NRC) کے نام پر، کبھی سی اے اے (CAA) کے حوالے سے، کبھی ووٹر لسٹوں کی خصوصی نظر ثانی (SIR) کے تناظر میں شہریت کا مسئلہ زیر بحث رہا ہے۔ یہ سوال محض ایک ایک فرد کی شناخت کا نہیں بلکہ آئین، قانون، جمہوریت اور بنیادی انسانی حقوق سے وابستہ ایک حساس سیاسی اور سماجی موضوع بن چکا ہے۔ بھارت کا آئین 26 جنوری 1950 کو نافذ ہوا۔ آئین کے آرٹیکل 5 تا 11 آزادی کے بعد ابتدائی شہریوں کی شہریت کی وضاحت کرتے ہیں۔ آرٹیکل 5 میں ان افراد کو شہری قرار دیا گیا ہے جو آئین کے نفاذ کے وقت بھارت میں مقیم تھے۔ آرٹیکل 6 اور 7 تقسیم ہند کے نتیجے میں پاکستان سے آنے اور پاکستان جانے والے افراد کی شہریت کے اصول بیان کرتے ہیں، تاہم آرٹیکل 11 پارلیمنٹ کو شہریت سے متعلق قانون سازی کا مکمل اختیار دیتا ہے۔ اسی کے تحت شہریت ایکٹ، 1955 (Citizenship Act,1955) نافذ کیا گیا، جو آج بھی شہریت کا بنیادی قانون ہے۔ اس قانون کے مطابق بھارتی شہریت حاصل کرنے کے پانچ بنیادی ذرائع ہیں؛ پیدائش (By Birth)، نسب (By Descent)، رجسٹریشن (By Registration)، قدرتی شہریت (By Naturalisation) کسی علاقے کے بھارت میں انضمام کے ذریعے (By Incorporation of Territory) لہٰذا قانونی اعتبار سے کسی شخص کی شہریت کا تعین صرف انہی بنیادوں پر کیا جاتا ہے، نہ کہ کسی ایک شناختی کارڈ کی موجودگی یا عدم موجودگی پر۔ شہریت ایکٹ میں مختلف ادوار میں ترامیم کی گئیں جن کے نتیجے میں پیدائش کے ذریعے شہریت کے اصول بھی تبدیل ہوتے رہے۔ 26 جنوری 1950 سے یکم جولائی 1987 تک بھارت میں پیدا ہونے والا ہر شخص بھارت کا شہری تصور کیا جاتا تھا، خواہ اس کے والدین کسی بھی ملک کے شہری ہوں۔ یکم جولائی 1987 سے 3 دسمبر 2004 تک پیدا ہونے والے افراد کے لیے شرط رکھی گئی کہ والدین میں سے کم از کم ایک بھارت کا شہری ہو۔ 3 دسمبر 2004 کے بعد قانون مزید سخت کیا گیا اور شرط عائد کی گئی کہ یا تو دونوں والدین بھارت کے شہری ہوں، یا ایک بھارت کا شہری ہو اور دوسرا غیر قانونی تارکِ وطن (Illegal Migrant) نہ ہو۔ یہ تبدیلیاں واضح کرتی ہیں کہ شہریت کا تعین وقت کے ساتھ قانونی ترامیم کے مطابق ہوتا ہے، نہ کہ کسی ایک سرکاری دستاویز کی بنیاد پر۔ پاسپورٹ ایکٹ، 1967 (Passports Act,1967) کے مطابق پاسپورٹ صرف سفری دستاویز ہے، جبکہ شہریت ایکٹ، 1955 کسی شخص کی قانونی شہریت کا تعین کرتا ہے۔ اگر کسی عدالت میں کسی فرد کی شہریت پر تنازع پیدا ہوجائے تو صرف پاسپورٹ پیش کردینا کافی نہیں ہوگا بلکہ شہریت سے متعلق دیگر قانونی شواہد بھی دیکھے جائیں گے۔ تاہم اس قانونی حقیقت کو اس انداز میں پیش کرنا بھی مناسب نہیں کہ گویا پاسپورٹ کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔ اگرچہ پاسپورٹ عدالت میں ہر صورت میں شہریت کا ناقابلِ تردید ثبوت نہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ بھارتی حکومت عام حالات میں صرف بھارت کے شہری کو ہی بھارت کا پاسپورٹ جاری کرتی ہے۔ پاسپورٹ کے اجرا سے پہلے متعدد مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ درخواست گزار کی شناخت اور کردار کی جانچ ہوتی ہے، رہائش کے ثبوت پیش کیے جاتے ہیں، پولیس ویریفکیشن کی جاتی ہے، مختلف سرکاری ریکارڈ کا موازنہ کیا جاتا ہے، اور اس کے بعد پاسپورٹ جاری کیا جاتا ہے۔ پاسپورٹ پر واضح طور پر "Republic of India" درج ہوتا ہے اور دنیا بھر کی حکومتیں اسی بنیاد پر ویزا جاری کرتی ہیں کیونکہ انہیں یقین ہوتا ہے کہ بھارتی حکومت نے درخواست گزار کی شہریت کی مناسب جانچ کی ہے۔ اسی لیے اگرچہ قانونی اصطلاح میں پاسپورٹ حتمی ثبوت نہ ہو، لیکن عملی زندگی میں اس کی حیثیت انتہائی مضبوط اور قابلِ اعتماد ہے۔ اسی طرح آدھار، ووٹر آئی ڈی یا پین کارڈ کی اپنی الگ قانونی حیثیت ہے۔ آدھار ایکٹ، 2016 کے مطابق آدھار شناخت اور رہائش سے متعلق ایک منفرد شناختی نمبر ہے۔ آدھار اتھارٹی خود واضح کرتی ہے کہ آدھار شہریت کا ثبوت نہیں۔ پین کارڈ صرف انکم ٹیکس اور مالیاتی لین دین کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ راشن کارڈ عوامی تقسیم کے نظام (Public Distribution System) کے تحت غذائی اجناس کی فراہمی کے لیے ہے۔ ووٹر شناختی کارڈ انتخابی عمل میں شرکت کے لیے جاری کیا جاتا ہے، اگرچہ اس کے حصول کے لیے بھارت کا شہری ہونا ضروری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر سرکاری دستاویز کا اپنا الگ قانونی مقصد ہے اور اسے اسی تناظر میں دیکھا جانا چاہیے۔ سوال یہ ہے کہ پھر شہریت کیسے ثابت کی جائے؟ حالیہ بیان کے بعد عوام میں یہی بے چینی پیدا ہوئی ہے۔ قانونی طور پر شہریت کا فیصلہ کسی ایک دستاویز سے نہیں بلکہ تمام دستیاب شواہد کے مجموعے سے کیا جاتا ہے۔ ان میں پیدائش کا سرٹیفکیٹ، والدین کی شہریت سے متعلق دستاویزات، اسکول کا ریکارڈ، زمین یا جائیداد کے ریکارڈ، مردم شماری اور انتخابی فہرستیں، پاسپورٹ اور دیگر سرکاری ریکارڈ وغیرہ کا شہریت چیلنج ہونے کی صورت میں عدالت جائزہ لے کر فیصلہ کرتی ہے۔ ریاست آسام میں نیشنل رجسٹر آف سٹیزنز (NRC) کے عمل نے یہ حقیقت آشکار کردی کہ کاغذی خامیاں لاکھوں لوگوں کی زندگیوں کو متاثر کرسکتی ہیں۔ بہت سے افراد ایسے تھے جن کے خاندان کئی نسلوں سے بھارت میں آباد تھے لیکن پرانے ریکارڈ میں معمولی املا کی غلطیاں، تاریخوں کا فرق یا سرکاری دستاویزات کی کمی ان کے لیے سنگین قانونی مشکلات کا سبب بن گئی۔ خاص طور پر غریب طبقات، خواتین، دیہی باشندے اور مسلمان اس عمل سے زیادہ متاثر ہوئے کیونکہ ان کے پاس کئی دہائیوں پرانے مکمل ریکارڈ موجود نہیں تھے۔ یہ حقیقت بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ آزادی سے پہلے اور حتیٰ کہ کئی دہائیوں بعد تک دیہی علاقوں میں نہ تو پیدائش کا باقاعدہ اندراج ہوتا تھا اور نہ ہی ہر شخص کے پاس سرکاری دستاویزات موجود ہوتے تھے۔ بھارت 1947 میں آزاد ہوا اور 1950 میں آئین نافذ ہوا، لیکن ملک گیر شہری رجسٹریشن کا مضبوط نظام بہت بعد میں تشکیل پانا شروع ہوا۔ آج بھی لاکھوں بزرگ شہری ایسے ہیں جن کے پاس پیدائش کا سرٹیفکیٹ موجود نہیں۔ ان کی شناخت اسکول کے سرٹیفکیٹ، پنچایت کے ریکارڈ، زمین کے کاغذات یا ووٹر لسٹوں کے ذریعے قائم ہوتی رہی ہے۔ ایسے میں اگر حکومت مختلف دستاویزات کی قانونی حیثیت پر متضاد بیانات دے گی تو عوام میں غیر یقینی پیدا ہونا فطری بات ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ شہریت کے قانون کو مزید واضح، شفاف اور عوام دوست بنائے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک میں ایسا جامع اور قابلِ اعتماد شہری رجسٹریشن نظام قائم کیا جائے جس میں شہریوں کو بار بار اپنی شناخت ثابت کرنے کی آزمائش سے نہ گزرنا پڑے۔ سرکاری اداروں کے بیانات بھی ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہونے چاہئیں تاکہ عوام کے ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا نہ ہوں۔ خاص طور پر ایسے ملک میں جہاں تقسیم ہند، ہجرت، جنگوں اور اندرونی نقل مکانی نے لاکھوں خاندانوں کے ریکارڈ کو متاثر کیا ہو، وہاں شہریت کے سوال کو انتہائی حساسیت اور انسانی ہمدردی کے ساتھ دیکھنے کی ضرورت ہے۔

بنگلہ دیش ہندوستان کے ساتھ باہمی تعلقات برقرار رکھنا چاہتا ہے

انہوں نے زور دے کر کہا کہ تیستا ماسٹر پلان سمیت ڈھاکہ کے اندرونی منصوبے بنگلہ دیش کا خود مختار معاملہ ہیں۔

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کی جماعتِ اسلامی کے امیر اور بنگلہ دیشی پارلیمان میں قائدِ حزبِ اختلاف شفیق الرحمان نے بدھ کے روز کہا کہ بنگلہ دیش، ہندوستان کے ساتھ اعتماد، برابری اور باہمی احترام کی بنیاد پر تعلقات برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ تاہم، انہوں نے زور دے کر کہا کہ تیستا ماسٹر پلان سمیت ڈھاکہ کے اندرونی منصوبے بنگلہ دیش کا خودمختار معاملہ ہیں۔ شفیق الرحمان نے ڈھاکہ میں بنگلہ دیشی پارلیمنٹ کی عمارت میں منعقدہ ایک تبادلۂ خیال اجلاس کے بعد نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان ہمارا قریبی ترین پڑوسی ہے۔ ہم ہمیشہ اپنے پڑوسیوں کا احترام کرتے ہیں، صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام ہمسایہ ممالک کا۔ اسی طرح ہم بھی ان سے باہمی احترام کے مستحق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش، ہندوستان کے ساتھ تعلقات کو باہمی اعتماد، مساوات اور احترام کی بنیاد پر آگے بڑھانا چاہتا ہے۔ ان کے یہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب بنگلہ دیش، تیستا دریا کے انتظام وانصرام کے لیے تیستا ماسٹر پلان پر پیش رفت کی توقع کر رہا ہے۔ یہ دریا ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان مشترک ہے۔ اس منصوبے نے اس وقت زیادہ توجہ حاصل کی جب بنگلہ دیش نے وزیر اعظم طارق الرحمان کے حالیہ دورۂ بیجنگ کے بعد چین کے ساتھ ممکنہ تعاون پر تبادلۂ خیال کیا۔ تیستا منصوبے کو بنگلہ دیش کا داخلی معاملہ قرار دیتے ہوئے شفیق الرحمان نے کہا کہ ان کا ملک اپنے قومی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس منصوبے پر آگے بڑھے گا۔ انہوں نے کہا کہ تیستا منصوبہ ہمارا اپنا معاملہ ہے۔ ہمیں وہی کرنا ہوگا جو بنگلہ دیش کے لیے بہتر ہو۔ امید ہے کہ ہمارے تمام دوست ہماری ترقی پر خوش ہوں گے۔ جماعتِ اسلامی کے سربراہ نے اس منصوبے کو شمالی بنگلہ دیش کے عوام کے لیے انتہائی ضروری قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب چاہتے ہیں کہ تیستا ماسٹر پلان نافذ ہو۔ تقریباً ڈھائی کروڑ لوگ اس مسئلے سے متاثر ہیں۔ جو لوگ اس علاقے میں رہتے ہیں، وہ اس تکلیف کو مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں۔ میں دو سے تین مرتبہ وہاں جا چکا ہوں اور وہاں کے حالات دیکھ کر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔ اپنی جماعت کے مؤقف کو دہراتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر ہمارا موقف نہایت مثبت اور مضبوط ہے۔ ہم اپنی قوم کے مفاد میں اس منصوبے کو نافذ کریں گے۔ ہمارے دوست اس پر خوش ہوں گے، افسوس کی کوئی وجہ نہیں ہونی چاہیے۔ اگر کوئی ناراض ہوتا ہے تو ہم راجشاہی کے آم بھیج کر اسے خوش کرنے کی کوشش کریں گے۔ بنگلہ دیشی فوج کی جانب سے چار نئی شاہراہوں کے نام خلفائے راشدین کے نام پر رکھنے کے فیصلے پر ہونے والے ردِعمل کا حوالہ دیتے ہوئے شفیق الرحمان نے کہا کہ یہ مکمل طور پر بنگلہ دیش کا اندرونی معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں میں نے دیکھا کہ ہماری فوج نے چار نئی شاہراہوں کے نام خلفائے راشدین کے نام پر رکھے ہیں۔ میں نے سنا کہ ایک دوسرے ملک کے لوگوں نے اس پر ردِعمل ظاہر کیا ہے۔ لیکن ہم اپنی بریگیڈز یا دیگر اداروں کے نام کیا رکھتے ہیں، یہ مکمل طور پر ہمارا معاملہ ہے۔ انہیں اس پر ناراض ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ انہوں نے مزید کہا کہ ہم اپنے اداروں کو کیا نام دیتے ہیں یا نہیں دیتے، یہ ہمارا اپنا فیصلہ ہے۔ دوسروں کو اس پر اعتراض کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ شفیق الرحمان نے کہا کہ ممالک کو ایک دوسرے کے داخلی معاملات میں مداخلت سے گریز کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہم امید کرتے ہیں کہ کوئی بھی ملک دوسرے ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت یا بے جا دخل اندازی نہیں کرے گا۔

چین کے نئے قومی اتحاد قانون کے خلاف تبتی کارکنوں کا احتجاج

عالمی یومِ احتجاج کے تحت مظاہرے کرتے ہوئے چین کے نئے قومی قانون کے نفاذ کے خلاف شدید احتجاج کیا

دھرم شالہ: تبتی برادری کی چار بڑی غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز) سے وابستہ کارکنوں نے بدھ کے روز ایک مربوط عالمی یومِ احتجاج کے تحت مظاہرے کرتے ہوئے چین کے نئے قومی قانون کے نفاذ کے خلاف شدید احتجاج کیا، جس کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ یہ قانون منظم انداز میں تبتی شناخت کو ختم کرنے کی کوشش ہے۔ یکم جولائی کو تبت کی بقا کے لیے ایک نہایت سنگین موڑ قرار دیا جا رہا ہے، کیونکہ بیجنگ کا نسلی اتحاد اور ترقی کے فروغ کا قانون" باضابطہ طور پر نافذ العمل ہو گیا ہے۔ تبتی کارکنوں کا کہنا ہے کہ اس قانون کے بظاہر خوش نما عنوان کے پیچھے ایک تلخ حقیقت چھپی ہوئی ہے، اور یہ کہ تبتی شناخت، زبان اور ثقافت کو جبری طور پر مٹانے کے عمل کو اب قانونی حیثیت دے دی گئی ہے۔ مظاہرین کے مطابق، اس قانون کے تحت مقامی روایات کے تحفظ کو عملاً جرم قرار دے دیا گیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اب تبتی زبان بولنا، روایتی رسوم ورواج پر عمل کرنا یا الگ ثقافتی شناخت کا اظہار کرنا قومی اتحاد کے لیے خطرہ قرار دے کر قانونی کارروائی کا باعث بن سکتا ہے، جس سے تبتی معاشرے کے مکمل انضمام اور شناخت کے خاتمے کا عمل مزید تیز ہو جائے گا۔ نسلی اتحاد اور ترقی کا قانون" کو چین کی قومی عوامی کانگریس نے 12 مارچ کو منظور کیا تھا۔ تبتی خواتین کی تنظیم سے وابستہ کارکن تنزین ینگسیل نے اے این آئی سے گفتگو کرتے ہوئے عالمی برادری سے فوری مداخلت کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ عالمی رہنما فوری طور پر یکم جولائی سے نافذ ہونے والے اس قانون کی مذمت کریں، چین کے نسلی اتحاد اور ترقی کے فروغ کے قانون کو مسترد کریں، اور اس کی فوری منسوخی کا مطالبہ کریں، کیونکہ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ماہرین بھی خبردار کر چکے ہیں کہ یہ قانون ان بین الاقوامی معاہدوں کی خلاف ورزی ہے جن پر چین دستخط کر چکا ہے۔ نئے قانون میں 62 دفعات پر مشتمل ایک جامع قانونی ڈھانچہ شامل ہے، جو ناقدین کے مطابق پورے خطے میں جبری انضمام کی پالیسی کو قانونی شکل دیتا ہے۔ اگرچہ بیجنگ اسے ہم آہنگی اور اتحاد کا ذریعہ قرار دیتا ہے، لیکن انسانی حقوق کے مبصرین کے مطابق یہ ریاستی کنٹرول میں خطرناک حد تک اضافے کی نمائندگی کرتا ہے اور نسلی اقلیتوں کے علاقوں کو مرکزی ریاستی نظام میں ضم کرنے کو قانونی طور پر لازمی بناتا ہے۔ اسٹوڈنٹس فار اے فری تبت کے ڈائریکٹر تنزین پاسانگ نے اے این آئی کو بتایا کہ یہ قانون ریاستی دباؤ کی دہائیوں پر محیط پالیسی کو اب باضابطہ قانونی حیثیت فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اب صرف ایک سخت سیاسی مہم نہیں رہی، بلکہ ایک پوری تہذیب کو ختم کرنے کے لیے قانونی طور پر نافذ کردہ منصوبہ بن چکی ہے۔ اگر عالمی حکومتیں ابھی کارروائی نہیں کرتیں تو ایک ہی نسل کے اندر تبتی شناخت مکمل طور پر مٹ سکتی ہے۔

پہلے آنکھیں چھینتے ہیں، پھر چشمہ دیتے ہیں، کمرشیل ایل پی جی کی قیمت میں کمی پر کانگریس کا طنز

کمرشیل ایل پی جی سلنڈر کی قیمت میں کمی کے بعد حزب اختلاف نے حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ پہلے قیمتیں بڑھائی جاتی ہیں

نئی دہلی: جولائی کے پہلے دن حکومت کی جانب سے کمرشیل ایل پی جی سلنڈر کی قیمت میں 183.50 روپے کی کمی کا اعلان کیا گیا، تاہم اس فیصلے پر اپوزیشن جماعتوں نے حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ کانگریس نے اس اقدام کو ناکافی قرار دیتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا کہ حکومت پہلے عوام پر بوجھ ڈالتی ہے اور پھر معمولی راحت دے کر اسے بڑی کامیابی کے طور پر پیش کرتی ہے۔ لکھنؤ میں کانگریس کے ترجمان سریندر راجپوت نے کہا کہ کمرشیل ایل پی جی کی قیمت میں کمی سے ایسا تاثر دیا جا رہا ہے جیسے حکومت نے عوام پر کوئی بڑا احسان کیا ہو۔ انہوں نے طنز کرتے ہوئے کہا، "یہ حکومت پہلے لوگوں کی آنکھیں چھینتی ہے، پھر انہیں چشمہ دیتی ہے۔" ان کا کہنا تھا کہ پہلے گیس کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ کیا جاتا ہے اور بعد میں معمولی کمی کر کے عوام کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حالیہ کمی صرف کمرشیل ایل پی جی سلنڈر تک محدود ہے، جبکہ مہنگائی کے باعث عام لوگوں اور کاروباری طبقے کو جن مشکلات کا سامنا ہے، ان کے ازالے کے لیے حکومت کے پاس کوئی مؤثر منصوبہ نظر نہیں آتا۔ ان کے مطابق مہنگائی نے عوام کی کمر توڑ دی ہے اور حکومت معمولی کمی کر کے تشہیر حاصل کرنا چاہتی ہے، لیکن عوام حقیقت سے بخوبی واقف ہیں۔ سماجوادی پارٹی کے رہنما فخر الحسن چاند نے کہا کہ بین الاقوامی بازار میں خام تیل کی قیمتیں کم ہونے کے باوجود پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں خاطر خواہ کمی نہیں کی گئی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جب گیس کی قلت ہوتی ہے تو قیمتیں بڑھا دی جاتی ہیں، لیکن حالات معمول پر آنے کے بعد بھی نرخ کم کرنے میں تاخیر کی جاتی ہے۔ ان کے مطابق حکومت کی پالیسیاں عام آدمی کے بجائے بڑے سرمایہ داروں کے حق میں ہیں۔ راشٹریہ جنتا دل کے رکن پارلیمنٹ سدھاکر سنگھ نے کہا کہ قیمت کم کرنے سے پہلے عوام کو گیس کی مناسب فراہمی یقینی بنائی جانی چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر لوگوں کو گیس دستیاب ہی نہ ہو تو قیمت میں کمی کا عملی فائدہ محدود رہ جاتا ہے، تاہم انہوں نے قیمت میں کمی کو ایک مثبت قدم بھی قرار دیا۔ راشٹریہ جنتا دل کے ترجمان مرتیونجے تیواری نے کہا کہ حکومت پہلے قیمتوں میں نمایاں اضافہ کرتی ہے اور پھر معمولی کمی کر کے یہ تاثر دیتی ہے کہ مہنگائی کم ہو گئی ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ عوام اب بھی مہنگائی کے شدید بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔ کمرشیل ایل پی جی (LPG) سلنڈر کی قیمتوں میں 183.50 روپے کی کٹوتی پر کانگریس پارٹی نے بی جے پی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس کے ترجمان سریندر راجپوت نے اس فیصلے کو عوامی ہمدردی کا ایک کھوکھلا ڈراما قرار دیتے ہوئے کہا کہ "بی جے پی عوام کی آنکھیں چھین کر انہیں چشمہ عطیہ کرنے کا احسان جتاتی ہے"۔ پہلے قیمتیں بڑھائیں، پھر معمولی رعایت دی: کانگریس کا کہنا ہے کہ حکومت نے پہلے کمرشیل سلنڈر کی قیمتیں بڑھا کر 1,500 سے 2,000 روپے اور اس سے بھی اوپر پہنچا دیں، اور اب معمولی کمی کر کے ایسے دکھا رہی ہے جیسے عوام پر کوئی بڑا احسان کیا ہو۔ گھریلو سلنڈر پر کوئی راحت نہیں: اپوزیشن نے اعتراض اٹھایا ہے کہ یہ کٹوتی صرف 19 کلوگرام کے کمرشیل سلنڈر پر کی گئی ہے، جبکہ عام عوام اور غریب خاندانوں کے استعمال میں آنے والے 14.2 کلوگرام کے گھریلو ایل پی جی سلنڈر کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

وزیر خارجہ جے شنکر نے متحدہ عرب

امارات کے سبکدوش ہونے والے سفیر الشالی سے ملاقات کی

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے بدھ کے روز متحدہ عرب امارات کے سفیر عبدالناصر الشالی کا الوداعی کال پر استقبال کیا اور دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے سفیر الشالی کو ان کی مستقبل کی کوششوں کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار بھی کیا۔ جے شنکر نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ متحدہ عرب امارات کے سفیر ڈاکٹر عبدالناصر الشالی کا آج الوداعی کال پر استقبال کرتے ہوئے خوشی ہوئی۔ ہندوستان-یو اے ای جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ کو گہرا کرنے کی کوششوں کے لئے ان کا شکریہ ادا کیا۔ ساتھ ہی ان کی مستقبل کی کوششوں میں انہیں نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ ہندوستان اور متحدہ عرب امارات نے روایتی طور پر طویل عرصے سے پرائمری پوزیشن حاصل کرنے کے بعد ایک نیا فائدہ اٹھایا ہے۔ وزیر خارجہ نریندر مودی نے 2015 میں دورہ کیا، جو 34 سالوں میں ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم تھے، جس نے دونوں ممالک کے درمیان ایک نئی جامع اور اسٹریٹجک شراکت داری کا آغاز کیا۔ دونوں شراکت دار دنیا کی قدیم ترین اور پائیدار تجارتی شراکت داریوں میں سے ایک ہیں۔ پچھلی دہائی کے دوران، یہ ایک تبدیلی سے گزرا ہے، جو روایتی تجارتی شراکت داری سے ایک جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ میں تبدیل ہوا، جس میں تجارت، سرمایہ کاری، توانائی، ٹیکنالوجی اور لوگوں کے درمیان گہرے تعلقات ہیں۔ متحدہ عرب امارات میں ہندوستان کے سفارت خانے نے اپنی ویب سائٹ پر نوٹ کیا کہ آج، دونوں ممالک اپنے اپنے خطوں میں ایک دوسرے کے سب سے قابل قدر اقتصادی شراکت دار کے طور پر کھڑے ہیں، اور 21ویں صدی میں اپنے تعلقات کو دوطرفہ تعاون کے نمونے میں تبدیل کر رہے ہیں۔ اس میں مزید بتایا گیا کہ ہندوستان اور متحدہ عرب امارات نے فروری 2022 میں ایک جامع اقتصادی شراکت داری کے معاہدے (CEPA) پر دستخط کے ذریعے اپنے دوطرفہ تجارتی تعاون کو کس طرح مضبوط کیا۔

لیفٹیننٹ جنرل راجیش پشکر اے وی

ایس ایم، وی ایس ایم نے جنوبی کمان کی کمان سنبھالی

چنئی: لیفٹیننٹ جنرل راجیش پشکر اے وی ایس ایم، وی ایس ایم نے آج یکم جولائی 2026 کو جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف، سدرن کمانڈ کے طور پر کمان سنبھالی۔ وہ لیفٹیننٹ جنرل سندیپ جین، اے وی ایس ایم، ایس ایم کی جگہ لیں گے جنہوں نے آرمی کے نائب سربراہ کا عہدہ سنبھالا ہے۔ نیشنل ڈیفنس اکیڈمی کے سابق طالب علم، لیفٹیننٹ جنرل راجیش پشکر کو دسمبر 1988 میں 74 آرمرڈ رجمنٹ میں کمیشن دیا گیا تھا۔ جنرل آفیسر کا چار دہائیوں پر محیط ایک شاندار اور ممتاز فوجی کیریئر رہا ہے۔ اپنی سروس کے دوران، اس نے متنوع جغرافیائی اور آپریشنل ماحول میں کمانڈ، عملے اور تدریسی تقرریوں کی ایک وسیع رینج رکھی ہے۔ لیفٹیننٹ جنرل راجیش پشکر نے آپریشن سندور کے دوران جنرل آفیسر کمانڈنگ 2 کور کے طور پر فیصلہ کن قیادت اور اسٹریٹجک دور اندیشی فراہم کی۔ جنرل آفیسر نے ایک آپریشنل علاقے میں ایک آرمرڈ رجمنٹ، ایک اسٹریٹجک آزاد آرمرڈ بریگیڈ، ایک انفنٹری ڈویژن اور مغربی سیکٹر میں ایک پریمیئر اسٹرائیک کور کی کمانڈ کی ہے۔ ان کی اہم اسٹاف تقرریوں میں اسٹرائیک کور میں کرنل ملٹری سیکریٹری، ویسٹرن سیکٹر میں آرمرڈ ڈویژن کے کرنل جنرل اسٹاف، اسٹرائیک کور کے بریگیڈیئر کوارٹر ماسٹر جنرل، آپریشنل کمانڈ کے بریگیڈیئر جنرل اسٹاف، ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل، آرمرڈ کور اور ڈائریکٹر جنرل ٹیریٹوریل آرمی کے عہدے شامل ہیں۔ وہ نیشنل ڈیفنس اکیڈمی، کھڑکواسلا میں انسٹرکٹر بھی رہ چکے ہیں۔ GOC-In-C نے بھوٹان میں ہندوستانی فوجی تربیتی ٹیم کے ایک حصے کے طور پر اور دفاعی اور فوجی اتاشی کے طور پر، ہندوستان کے سفارت خانے، ماسکو میں، آرمینیا اور بیلاروس کی منظوری کے ساتھ دو بین الاقوامی نمائشیں کی ہیں۔ وہ نیشنل ڈیفنس اکیڈمی کے گریجویٹ ہیں اور ڈیفنس سروسز اسٹاف کالج، کالج آف ڈیفنس مینجمنٹ اور انڈیا کے نامور نیشنل ڈیفنس کالج کے پوسٹ گریجویٹ ہیں۔ ان کے سول اکیڈمک مشاغل میں دفاعی اور اسٹریٹجک اسٹڈیز میں ماسٹرز، مینجمنٹ اسٹڈیز میں ماسٹرز اور دفاع اور بین الاقوامی تعلقات میں فلاسفی میں ماسٹرز شامل ہیں۔ انہیں اتی وششٹ سیوا میڈل، وششٹ سیوا میڈل، چیف آف آرمی اسٹاف کمنڈیشن اور تین آرمی کمانڈرز کی تعریفات سے نوازا گیا ہے۔

آبادیاتی تبدیلیوں سے متعلق اعلیٰ سطحی کمیٹی نے

مرکزی وزیر داخلہ جناب امت شاہ سے ملاقات کی

نئی دہلی: آبادیاتی تبدیلیوں سے متعلق اعلیٰ سطحی کمیٹی نے مرکزی وزیر داخلہ اور تعاون کے وزیر جناب امت شاہ سے نئی دہلی میں ان کی رہائش گاہ پر بشکریہ ملاقات کی۔ اعلیٰ سطحی کمیٹی نے مرکزی وزیر داخلہ کو مختلف ریاستوں/ مرکز کے زیر انتظام علاقوں کا دورہ کرنے کے اپنے فیصلوں کے بارے میں مطلع کیا تاکہ ریاستی حکومتوں/ یو ٹی انتظامیہ سے زمینی سطح کی تفصیلات حاصل کی جا سکیں اور آبادیاتی تبدیلیوں سے متعلق موضوعات پر رائے حاصل کرنے کے لیے مرکزی حکومتوں کی مختلف وزارتوں کے ساتھ بات چیت کی جا سکے۔ اعلیٰ سطحی کمیٹی نے یہ بھی بتایا کہ ریاستوں HVR مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے دوروں کو زیادہ بامعنی اور بامعنی بنانے کے لیے پہلے سے ہی ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں سے متعلقہ معلومات حاصل کرنے کے لیے ایک تفصیلی سوالنامہ تیار کیا گیا ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ نے اعلیٰ سطحی کمیٹی کی طرف سے تشکیل دی گئی حکمت عملی کی تعریف کرتے ہوئے ہوم سکریٹری کو ہدایت دی کہ وہ کمیٹی کو اپنے روزمرہ کے کام میں اور ان کے دوروں کے دوران ہر ممکن مدد فراہم کریں۔ مرکزی وزیر داخلہ نے اعلیٰ سطحی کمیٹی کو جلد از جلد اپنی سفارشات فراہم کرنے کا مشورہ دیا۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے 15 اگست 2025 کو اعلیٰ طاقت والے ڈیموگرافی مشن" کا اعلان کیا تھا۔ حکومت ہند نے غیر قانونی امیگریشن اور دیگر غیر معمولی وجوہات سے پیدا ہونے والی آبادیاتی تبدیلیوں کا مطالعہ کرنے اور ان آبادیاتی تبدیلیو ں سے نمٹنے کے لیے اقدامات تجویز کرنے کے لیے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ جسٹس پرکاش پربھاکر نولیکر (ریٹائرڈ) کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔ مردم شماری کمشنر کے علاوہ، تین معزز افراد- شری درگا شنکر مشرا (ریٹائرڈ آئی اے ایس)، شری بالاجی سریواستو (ریٹائرڈ آئی پی ایس)، اور ڈاکٹر شمیکا روی (پی ایم ای اے سی کے رکن) اعلیٰ سطحی کمیٹی کے رکن ہیں۔ یہ اعلیٰ سطحی کمیٹی غیر قانونی امیگریشن اور دیگر غیر معمولی وجوہات کی وجہ سے ملک کے مختلف حصوں میں ہونے والی آبادیاتی تبدیلیوں کا سائنسی طور پر جائزہ لے گی، ان کی وجوہات کا تجزیہ کرے گی، اور مناسب پالیسی، قانون سازی اور انتظامی اقدامات کی سفارش کرے گی۔

عبدالقیوم انصاری کے ۱۲۱رویں یومِ پیدائش پر شاندار ریاستی تقریب

سماجی انصاف، تعلیم اور اتحاد کے فروغ کیلئے ان کے ویژن کو آگے بڑھانے کا عہد

پٹنہ: کرشن میموریل ہال میں عظیم مجاہدِ آزادی اور ممتاز سماجی رہنما عبدالقیوم انصاری کے 121ویں یومِ پیدائش کے موقع پر ایک باوقار ریاستی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب میں ریاست بھر سے سماجی و سیاسی شخصیات، دانشوروں، عوامی نمائندوں اور سماجی کارکنوں نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز عبدالقیوم انصاری کی تصویر پر گلہائے عقیدت پیش کر کے کیا گیا، جبکہ مقررین نے تحریکِ آزادی اور سماجی انصاف کے لیے ان کی گراں قدر خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ تقریب کے شرکاء نے پسماندہ طبقات کی تعلیمی، سماجی اور معاشی ترقی کے لیے عبدالقیوم انصاری کے افکار اور ویژن کو آگے بڑھانے کے عزم کا اظہار کیا۔ مقررین نے کہا کہ ان کی جدوجہد آج بھی سماجی ہم آہنگی، مساوات اور انصاف کے قیام کے لیے مشعل راہ ہے۔ اس موقع پر بہار کے نائب وزیر اعلیٰ وجے کمار چودھری، پٹنہ کے ضلع مجسٹریٹ، ایم ایل سی سنجے گاندھی، شاہد انصاری (جے ڈی یو)، رضیہ کامل، انجم آراء، عبدالقیوم انصاری کے پوتے تنویر انصاری، ڈاکٹر آئیل، آشیش کمار (جے ڈی یو)، نور حسن آزاد، حسنین انصاری، بدر کامل انصاری، حسام الدین، ثناء اللہ انصاری، سراج الدین انصاری، افروز انصاری (صدر اردو لائبریری)، نوازش اختر، محمود الرشید، ظفر انصاری، بنکر رہنما شہزادا نور انصاری سمیت متعدد معزز شخصیات موجود تھیں۔

جاپانی وزیر اعظم کا دورہ ہند عوام کے درمیان

تعلقات کو آگے بڑھانے کا بہترین موقع ہوگا: جاپانی سفیر

نئی دہلی: ہندوستان میں جاپان کے سفیر اونو کیچی نے بدھ کے روز کہا کہ جاپانی وزیر اعظم سانائے تاکائچی کا نئی دہلی کا دورہ دونوں فریقوں کے لیے عوام سے عوام کے تبادلے کو آگے بڑھانے کا ایک "بہترین موقع" ہوگا۔ اونو کیچی نے یہ ریمارکس وزارت خارجہ کے زیر اہتمام انسانی وسائل کی نقل وحرکت کے فورم کے جاپان اجلاس کے دوران کہے۔ جاپانی ایلچی نے ایکس پر پوسٹ کیا، ہیومن ریسورس موبلٹی فورم کے جاپان سیشن میں بات کرتے ہوئے خوشی ہوئی، جس کی میزبانی وزارت خارجہ امور، ہندوستان نے کی تھی۔ وزیر اعظم تاکائچی کا دورہ عوام سے عوام کے تبادلے کو آگے بڑھانے کا ایک بہترین موقع ہوگا، جو ہمارے گہرے اور اسٹریٹجک تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے سنگ بنیاد ہے ہے۔ وزارت خارجہ امور کے مطابق، ہیومن ریسورس موبلٹی فورم کے دوران ہندوستان اور جاپان کے درمیان تعاون کے ابھرتے ہوئے راستوں پر روشنی ڈالی گئی۔ وزارت خارجہ امور نے ایکس پر پوسٹ کیا،" ہنر پر مبنی نقل وحرکت میں ہندوستان- جاپان کے تعاون کو متحرک کرنا۔ نقل وحرکت میں تعاون کرنے والے ہندوستان اور جاپان کے لئے ابھرتے ہوئے راستوں کو انسانی وسائل کی نقل وحرکت کے فورم میں اجاگر کیا گیا۔ جاپانی وزیر اعظم سانائے تاکائچی تین روزہ دورے پر شام کو نئی دہلی پہنچنے والی ہیں جس کے دوران وہ 16ویں ہندوستان- جاپان سالانہ چوٹی کانفرنس میں بھی شرکت کرنے والی ہیں۔

انڈین کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ اور

سیشلز کے محکمۂ زراعت کے درمیان ایک مفاہمت نامے پر دستخط

نئی دہلی: انڈین کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ (آئی سی اے آر)، حکومتِ ہند اور محکمۂ زراعت، ماہی پروری، زراعت اور نیلگو معیشت کی وزارت، جمہوریہ سیشلز کے درمیان وزیر اعظم کے سرکاری دورۂ سیشلز کے موقع پر ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے گئے، جس کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان زرعی تحقیق اور تعلیم کے شعبے میں دوطرفہ تعاون کو مضبوط بنانا ہے۔ یہ مفاہمت نامہ، زرعی تحقیق، تعلیمی تعاون، استعداد کار میں اضافہ اور ٹیکنالوجی کی منتقلی کو فروغ دینے کے لیے ایک باضابطہ فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ اس کے تحت مشترکہ تحقیقی پروگراموں کا آغاز، سائنسدانوں، محققین اور طلبہ کے تبادلے اور جدید زرعی ٹیکنالوجیز و بہترین عملی طریقوں کے اشتراک کو فروغ دیا جائے گا۔ اس معاہدے کو عملی شکل دینے کے لیے دونوں فریق نے پانچ سالہ عملی منصوبہ (2026-2031) پر بھی دستخط کیے ہیں، جس میں کلیدی شعبوں جیسے موسمیاتی لحاظ سے موافق زراعت، باغبانی، فصل کے بعد کی صورتحال سے نمٹنے، مویشیوں کی بہبود اور پائیدار غذائی وتغذیاتی تحفظ پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ یہ تعاون ادارہ جاتی روابط کو مضبوط بنانے، زرعی پیداوار میں اضافہ، تکنیکی استعداد میں بہتری اور موسمیاتی تبدیلی وغذائی تحفظ جیسے ابھرتے ہوئے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے پائیدار زرعی ترقی کو فروغ دینے کے لیے تشکیل دیا گیا ہے۔ دنیا بھر میں شراکت دار اداروں کے ساتھ 100 سے زائد مفاہمت نامے کے ساتھ، آئی سی اے آر مسلسل بھارت کے عالمی زرعی تعاون کو وسعت دے رہا ہے۔ سیشلز کے ساتھ یہ معاہدہ گلوبل ساؤتھ کے ممالک کے ساتھ بھارت کی شراکت داری کو مزید مستحکم کرتا ہے اور پائیدار زراعت، جدت اور عالمی غذائی تحفظ کے فروغ کے لیے بین الاقوامی تعاون کے عزم کی توثیق کرتا ہے۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے ڈیجیٹل انڈیا پہل کے ۱۱ر سال کی ستائش کی

سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے پیغام میں وزیر اعظم نے کہا، جب ایک ارب سے زائد لوگ ٹیکنالوجی کو اپناتے ہیں تو اس کے اثرات انقلابی نوعیت کے ہوتے ہیں

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کے روز ڈیجیٹل انڈیا پروگرام کے 11 سال مکمل ہونے کے موقع پر کہا کہ اس اقدام نے یکم جولائی 2015 کو اپنے آغاز کے بعد سے ملک بھر کے شہریوں کی روزمرہ زندگی کو نمایاں طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے پیغام میں وزیر اعظم نے کہا، جب ایک ارب سے زائد لوگ ٹیکنالوجی کو اپناتے ہیں تو اس کے اثرات انقلابی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ انہوں نے ایک ویڈیو بھی شیئر کی، جس میں دکھایا گیا کہ ڈیجیٹل انڈیا کے آغاز کے بعد موبائل بینکنگ سے لے کر آن لائن سرکاری خدمات تک، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کو کس وسیع پیمانے پر ہندوستانیوں نے اپنایا ہے۔ ایک اور پوسٹ میں نریندر مودی نے کہا کہ ڈیجیٹل انڈیا کے 11 سال کی کامیابی نے عالمی سطح پر ہندوستان کو ایک نئی شناخت دی ہے۔ یہ اس عزم کی عکاسی کرتا ہے کہ ملک کے عوام جدت اور ٹیکنالوجی کو اپناتے ہوئے قوم کو نئی بلندیوں تک لے جانا چاہتے ہیں۔ جو شخص اپنے ذہن پر قابو رکھتا ہے، وہی سائنس کا حقیقی رہنما ہوتا ہے۔ وہ اپنی منزل تک پہنچ کر بھگوان وشنو کے اعلیٰ مقام کو حاصل کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ڈیجیٹل انڈیا ایک ترقی یافتہ اور خود انحصار ہندوستان کی مضبوط بنیاد ہے۔ گزشتہ 11 برسوں کے دوران اس نے غریب اور محروم طبقات کو بااختیار بنانے کے ساتھ ساتھ شہریوں کی زندگی کو آسان بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ آپٹیکل فائبر نیٹ ورک کے فروغ سے لے کر ڈیجیٹل لین دین تک، اس مہم کی غیر معمولی کامیابی نے پوری دنیا کی توجہ ہندوستان کی جانب مبذول کرائی ہے۔ گزشتہ ایک دہائی کے دوران، ڈیجیٹل انڈیا، ہندوستان کی ڈیجیٹل معیشت اور ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر (ڈی پی آئی) کی بنیاد بن چکا ہے۔ آج ہندوستان عالمی سطح پر حقیقی وقت میں ہونے والی ڈیجیٹل ادائیگیوں میں سرفہرست ہے، جہاں یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (یو پی آئی) دنیا بھر میں ہونے والے تقریباً 49 فیصد لین دین کو سنبھال رہا ہے۔ ہندوستان کی ڈیجیٹل معیشت اس وقت ملک کی مجموعی قومی پیداوار (جی ڈی پی) میں تقریباً 12 سے 14 فیصد حصہ ڈال رہی ہے، اور توقع کی جا رہی ہے کہ آئندہ ایک دہائی میں یہ حصہ بڑھ کر تقریباً 20 فیصد تک پہنچ جائے گا۔ پریس انفارمیشن بیورو (پی آئی بی) کی جانب سے جاری بیان کے مطابق، ڈیجیٹل انڈیا نے اختراعات، اسٹارٹ اپس کی ترقی اور مختلف شعبوں میں ٹیکنالوجی کے استعمال کو فروغ دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مصنوعی ذہانت، کلاؤڈ کمپیوٹنگ اور سائبر سکیورٹی کے شعبوں میں بھی ہندوستان کی صلاحیتوں کو مضبوط کیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ وکست بھارت 2047 کے ہدف کی جانب پیش قدمی کرتے ہوئے، ڈیجیٹل انڈیا پورے ملک میں جامع ترقی، تکنیکی خود انحصاری اور شہریوں کو بااختیار بنانے کے عمل کو آگے بڑھا رہا ہے۔ ڈیجیٹل انڈیا پروگرام کو نو بنیادی ستونوں پر استوار کیا گیا تھا، تاکہ ڈیجیٹل رسائی کو وسعت دی جا سکے اور اختراع کو فروغ دیا جا سکے۔ ان ستونوں میں براڈ بینڈ ہائی ویز، موبائل رابطے تک عالمگیر رسائی، عوامی انٹرنیٹ رسائی پروگرام، ای-گورننس، الیکٹرانک خدمات کی فراہمی، سب کے لیے معلومات، الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ، روزگار کے لیے آئی ٹی، اور ابتدائی مرحلے کے پروگرام شامل ہیں۔ یہ نو ستون ڈیجیٹل انڈیا کے لیے ایک اسٹریٹجک فریم ورک فراہم کرتے ہیں، جو ایک مربوط اور مستقبل کے تقاضوں سے ہم آہنگ قوم کی بنیاد رکھتے ہیں۔ ڈیجیٹل انڈیا ایک ایسے پروگرام سے ترقی کرتے ہوئے، جو ابتدا میں ڈیجیٹل خلیج کو کم کرنے کے لیے بنایا گیا تھا۔

پاکستان۔ہندوستان کے درمیان تعلقات کو بہتر بنانے کیلئے

دونوں ممالک کی ۱۱۷ سرکردہ شخصیات نے مودی۔شہباز کو لکھا خط

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تعلقات کو معمول پر لانے کے مطالبات کو لے کر دونوں ممالک کی 117 سرکردہ شخصیات نے وزیر اعظم نریندر مودی اور پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف کو مشترکہ طور پر خط لکھا ہے۔ اس خط میں ہندوستان کے 61 اور پاکستان کے 56 افراد نے دستخط کیے ہیں۔ یہ پہل 'سنٹر فار پیس اینڈ پروگرام' کے صدر او پی شاہ کی طرف سے کی گئی ہے۔ ہندوستان کی طرف سے سابق وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ، محبوبہ مفتی، میر واعظ عمر فاروق، کانگریس لیڈر منی شنکر ایئر، راجیہ سبھا رکن منوج جھا، را کے سابق سربراہ اے ایس دُلت سمیت کئی ماہرین تعلیم، صحافی، وکیل اور سماجی کارکنان نے اس اپیل کی حمایت کی ہے۔ دوسری طرف پاکستان کی جانب سے سابق وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری، سابق سفارت کار اشرف جہانگیر قاضی، سائنسداں پرویز ہود بھائی اور کئی سماجی کارکنان نے دستخط کیے ہیں۔ خط میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان دنیا کی تقریباً ایک پانچویں آبادی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ دونوں ممالک میں نوجوانوں کی بڑی تعداد موجود ہے، لیکن مسلسل کشیدگی ان کے بہتر مستقبل، روزگار اور ترقی کے مواقع میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ دستخط کنندگان نے دونوں حکومتوں سے نئی دہلی اور اسلام آباد میں ہائی کمشنرز کی تعیناتی کے ساتھ مکمل سفارتی تعلقات بحال کرنے، عام شہریوں کے لیے ویزا خدمات پھر سے شروع کرنے اور سرحد پار مذہبی وثقافتی سفروں کو آسان بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ساتھ ہی کشمیری پنڈتوں کے مقدس مقام 'شاردا پیٹھ' کو عقدیت مندوں کے لیے کھولنے کی بھی اپیل کی گئی ہے۔ خط میں دونوں ممالک کے میڈیا پر عائد پابندیوں کو ختم کرنے اور صحافیوں کو آزادانہ طور پر رپورٹنگ کی اجازت دینے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ آخر میں کہا گیا ہے کہ یہ کسی سیاسی فریق کی حمایت نہیں، بلکہ تقریباً 2 ارب لوگوں کے مستقبل، امن اور علاقائی استحکام کے مفاد میں کی گئی اپیل ہے۔ آر جے ڈی راجیہ سبھا رکن منوج جھا نے ہندوستان۔ پاکستان کے درمیان بات چیت اور عوامی رابطوں کی وکالت کرتے ہوئے کہا کہ آج جو لوگ مذاکرات کی مخالفت کر رہے ہیں وہ تب کہاں تھے جب دبئی میں ہندوستان اور پاکستان کے کرکٹ میچ ہو رہے تھے یا سری لنکا میں دونوں ممالک کے درمیان بات چیت کی خبریں سامنے آرہی تھیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ میرا مطالبہ صرف 'پیپل ٹو پیپل کانٹیکٹ' بحال کرنے کا ہے۔ حکومت چاہے تو سندھ آبی معاہدہ اور سیکورٹی جیسے معاملات پر اپنی سطح پر فیصلہ لے، لیکن فن، موسیقی اور عام لوگوں کے تعلقات کو ویزا اور سیاسی کشیدگی کا یرغمال نہیں بنایا جانا چاہیے۔ منوج جھا کا یہ بھی کہنا ہے کہ لوگ اور ریاست الگ الگ ہوتے ہیں اس لیے دونوں ممالک کے درمیان مذاکرات جاری رہنا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ پاکستان میں اقلیتوں کے لیے کام کرنے والے ایک پروگرام میں انہیں جانے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ ساتھ ہی انہوں نے پہلگام حملے کی تحقیقات پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ اب تک یہ واضح نہیں کیا گیا کہ حملہ کا ذمہ دار اور سازش کرنے والا کون تھا۔ منوج جھا نے کہا کہ میں نے پارلیمنٹ میں پلوامہ حملے کے متعلق 3 بار سوال پوچھا، لیکن حکومت کی جانب سے کوئی جواب نہیں ملا۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تعلقات کو معمول پر لانے کے لیے دونوں ممالک کی 117 سرکردہ شخصیات نے مشترکہ طور پر ایک کھلا خط لکھا ہے۔ یہ خط بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی اور پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف کو ارسال کیا گیا ہے، جس کا مقصد دونوں پڑوسی ممالک کے مابین دیرینہ دشمنی اور تناؤ کا خاتمہ کرنا ہے۔ ہندوستان سے: 61 سرکردہ شخصیات شامل ہیں، جن میں ڈاکٹر فاروق عبداللہ، محبوبہ مفتی، مانی شنکر آئیر، اور سابق را (RAW) چیف اے ایس دلت نمایاں ہیں۔ 56 اہم شخصیات شامل ہیں، جن میں سابق وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری، سفارت کار اشرف جہانگیر قاضی، اور معروف سائنسدان پرویز ہود بھائے شامل ہیں۔

ممکنہ خسارے کے فرق کے باوجود ہندوستان کی درجہ بندی محفوظ ہے

نئی دہلی: ریٹنگ ایجنسی نے مارچ 2027 تک ہندوستان کی معیشت کے سال میں 6 فیصد تک پھیلنے کی اپنی پیشن گوئی کو برقرار رکھا جبکہ یہ مانتے ہوئے کہ تیل کی قیمتیں 2026 میں اوسطاً 95 ڈالر فی بیرل سے زیادہ ہوں گی۔ موڈیز ریٹنگز کے مطابق، ہندوستان اپنی سرمایہ کاری کے درجے کی درجہ بندی کو خطرے میں ڈالے بغیر اس سال ممکنہ طور پر پیش گوئی سے زیادہ وسیع مالیاتی خسارے کا مقابلہ کر سکتا ہے، کیونکہ توانائی کی بلند قیمتوں سے صرف عارضی بجٹ دباؤ کی توقع ہے۔ موڈیز ریٹنگز کے سنگاپور میں مقیم سینئر نائب صدر کرسچن ڈی گزمین نے ایک انٹرویو میں کہا، "ہم ہندوستان کو خاص طور پر متاثر ہونے کے طور پر نہیں دیکھتے کیونکہ یہ صدمہ زیادہ تر خود مختاروں کے لیے منفی ہے۔ موڈیز نے ہندوستان کو ایک Baa3 درجہ بندی تفویض کی ہے، جو کہ ایک مستحکم آؤٹ لک کے ساتھ سب سے کم سرمایہ کاری کے درجے کا درجہ ہے۔ ڈی گزمین نے کہا کہ تشخیص کوویڈ 19 وبائی مرض کے بعد سے اپنے مالیات کی مرمت میں حکومت کی مسلسل پیشرفت کی عکاسی کرتا ہے۔ اس ماہ کے شروع میں، بلومبرگ نیوز نے رپورٹ کیا کہ پالیسی ساز مالیاتی خسارے کو 50 بیسس پوائنٹس تک بڑھا کر 2027 مارچ کو ختم ہونے والے موجودہ مالی سال میں مجموعی گھریلو پیداوار کے 4.8 فیصد تک لے جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ڈی گزمین نے یہ واضح نہیں کیا کہ موڈیز بھارت کے موجودہ را کے ساتھ کتنی خرابی پر غور کرے گا۔ انہوں نے بجٹ خسارے کو کم کرنے کے لیے نئی دہلی کی قدامت پسندی کے راستے پر چلنے کی صلاحیت پر اعتماد کا اظہار کیا۔ ہندوستان کو توقع ہے کہ مارچ 2027 تک یہ فرق کم ہو کر 4.3 فیصد ہو جائے گا، جو کہ مالی سال 2021 میں 9.2 فیصد کی بلند ترین سطح سے ہے۔

آپریشن امستاد کیلئے وینزویلا کے باشندوں نے بھارت کا شکریہ ادا کیا

کراکس: وینزویلا کے شہریوں نے ان کا شکریہ ادا کیا ہے کیونکہ ملک میں ہندوستان کی امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ ایکس پر پوسٹس کی ایک سیریز میں، وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے وینزویلا میں خاندانوں کی ویڈیو شیئر کی ہے جس میں آرمی فیلڈ ہسپتال میں دیکھ بھال فراہم کرنے پر ہندوستان کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔ ایک اور ویڈیو میں، جیسوال نے شیئر کیا کہ کس طرح ایک رہائشی نے آرمی فیلڈ ہسپتال میں علاج کروانے کے بعد ہندوستان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے خاص طور پر ملنے والی بہترین دیکھ بھال کا ذکر کیا اور طبی ماہرین کی خدمات کو سراہا۔ ہندوستان میں وینزویلا کے سفارت خانے نے بھی مہلک جڑواں زلزلوں سے متاثرہ افراد کی مدد کے لیے کراکس میں قائم انڈین آرمی فیلڈ اسپتال کے ویژول شیئر کیے ہیں۔" ہندوستانی مسلح افواج کے ایک دستے نے 24 جون کے زلزلے سے متاثرہ افراد کی مدد کے لیے لارنگوناڈا، کراکس میں ایک فیلڈ ہسپتال قائم کیا۔ یہ پہل دوطرفہ تعاون کا حصہ ہے۔

وزیر خارجہ جے شنکر کی صومالیہ کو یومِ آزادی پر مبارکباد

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے بدھ کے روز صومالیہ کے وزیر خارجہ عبدالسلام عبدی علی، حکومت اور عوام کو ان کے قومی دن کے موقع پر مبارکباد پیش کی۔ ایکس پر اپنے پیغام میں جے شنکر نے کہا، 'صومالیہ کے وزیر خارجہ عبدالسلام عبدی علی، حکومت اور عوام کو ان کے قومی دن پر دلی مبارکباد۔ صومالیہ ہر سال یکم جولائی کو یومِ آزادی مناتا ہے، جو نوآبادیاتی تسلط سے آزادی کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ صومالیہ کی وزارتِ خارجہ کے مطابق اس دن کی تاریخی اہمیت یہ ہے کہ برطانوی اور اطالوی نوآبادیاتی اقتدار سے آزاد ہونے والے شمالی اور جنوبی صومالیہ نے یکم جولائی 1960 کو باہم اتحاد قائم کرتے ہوئے جمہوریہ صومالیہ کے قیام کا باضابطہ اعلان کیا تھا۔ 26 جون 1960 کو شمالی صومالیہ نے برطانوی استعمار سے آزادی حاصل کی، جبکہ یکم جولائی 1960 کو جنوبی صومالیہ اطالوی نوآبادیاتی حکومت سے آزاد ہوا۔ بعدازاں دونوں خطوں کے اتحاد سے جمہوریہ صومالیہ وجود میں آئی۔ اسی تاریخی واقعے کی مناسبت سے یکم جولائی کو یومِ آزادی اور یومِ اتحاد قرار دیا گیا، تاکہ نوآبادیاتی نظام سے نجات اور قومی اتحاد کی جدوجہد کو خراجِ تحسین پیش کیا جا سکے۔ بھارت اور صومالیہ کے تعلقات قدیم تجارتی روابط پر مبنی ہیں۔ بھارتی وزارتِ خارجہ کے مطابق بحرِ ہند کے راستے تجارت کرنے والے تاجروں نے دونوں خطوں کے درمیان مضبوط روابط قائم کیے، جو آج بھی صومالیہ میں بھارتی کاروباری برادری کی موجودگی کی صورت میں برقرار ہیں۔

ایئر مارشل آشوتوش ڈکشٹ نے

فضائیہ کے ۵۱ ویں نائب سربراہ کے طور پر چارج سنبھالا

نئی دہلی: سابق چیف آف انٹیگریٹڈ ڈیفنس اسٹاف (سی آئی ایس سی) (ایئر مارشل آشوتوش دکشت نے بدھ کے روز ہندوستانی فضائیہ کے 51 ویں نائب سربراہِ فضائیہ (وائس چیف آف ایئر اسٹاف) کا عہدہ سنبھال لیا۔ انہوں نے ایئر مارشل ناگیش کپور کی جگہ یہ ذمہ داری سنبھالی ہے۔ ایئر مارشل ناگیش کپور تقریباً چار دہائیوں پر محیط نمایاں خدمات انجام دینے کے بعد 30 جون کو ریٹائر ہوئے۔ نائب سربراہِ فضائیہ کا عہدہ سنبھالنے سے قبل، ایئر مارشل آشوتوش دکشت یکم مئی 2025 سے چیف آف انٹیگریٹڈ ڈیفنس اسٹاف (سی آئی ایس سی) کے عہدے پر فائز تھے، جہاں انہوں نے تینوں مسلح افواج کے درمیان ہم آہنگی کو مضبوط بنانے اور ہندوستان کی مشترکہ فوجی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ ہیڈکوارٹرز انٹیگریٹڈ ڈیفنس اسٹاف نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ایئر مارشل آشوتوش دکشت، سی آئی ایس سی، نے آج اپنی ذمہ داریاں چھوڑ دیں۔ ان کی مدتِ ملازمت انقلابی قیادت اور تینوں افواج کے انضمام کے لیے غیر متزلزل عزم سے عبارت رہی۔ پوسٹ میں مزید کہا گیا کہ فوجی وردی میں اپنے شاندار سفر کے دوران ایئر مارشل آشوتوش دکشت نے اسٹریٹجک بصیرت، آپریشنل مہارت اور متاثر کن قیادت کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ ایچ کیو آئی ڈی ایس کے مطابق، ان کی مدتِ ملازمت کئی اہم اقدامات سے عبارت رہی، جن میں آپریشن سندور میں ان کا کردار، تینوں افواج کی مشترکہ سوچ کو ادارہ جاتی شکل دینے کے لیے 20 مشترکہ نظریاتی دستاویزات اور رہنما کتابچوں کا اجرا، رن سمواد 2025 اور رن سمواد 2026 کا تصور پیش کرنا، 2025 اور 2026 میں مشترکہ اور متحدہ کمانڈرز کانفرنسوں کا انعقاد، اور ٹیکنالوجی پر مبنی اور مربوط فوج کے لیے ڈیفنس فورسز وژن 2047 روڈ میپ کی تیاری شامل ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ ایچ کیو آئی ڈی ایس اور چیف آف ڈیفنس اسٹاف ملک کے لیے ان کی غیر معمولی خدمات پر گہری ستائش کا اظہار کرتے ہیں۔ تینوں افواج کے درمیان تعاون اور دفاعی صلاحیتوں کے فروغ کے لیے ان کی پائیدار خدمات مستقبل کی نسلوں کے لیے مشعل راہ رہیں گی۔ ایئر مارشل آشوتوش دکشت 6 دسمبر 1986 کو ہندوستانی فضائیہ کے فائٹر شعبے میں کمیشن حاصل کر کے شامل ہوئے تھے۔ وہ نیشنل ڈیفنس اکیڈمی، کھڑکواسلا، ڈیفنس سروسز اسٹاف کالج، بنگلہ دیش، اور نیشنل ڈیفنس کالج، نئی دہلی کے فارغ التحصیل ہیں۔ وہ ایک مستند فلائنگ انسٹرکٹر اور تجرباتی ٹیسٹ پائلٹ بھی ہیں اور 20 سے زائد اقسام کے طیاروں پر 300,3 سے زیادہ پرواز کے گھنٹے مکمل کر چکے ہیں، جن میں میراج-2000، مگ-21 اور جیگوار طیارے شامل ہیں۔ اپنے فوجی کیریئر کے دوران انہوں نے متعدد اہم آپریشنل، کمانڈ اور اسٹاف عہدوں پر خدمات انجام دیں۔

صاف توانائی میں ہندوستان ایک 'پاور ہاؤس' کے طور پر ابھر رہا ہے

میڈیا سے بات کرتے ہوئے، ناروے کے سابق وزیر تعلیم اور وزیر ماحولیات نے ایک ایسے وژن کا خاکہ پیش کیا

نئی دہلی: رینیو ایبلز ناروے کے سی ای او بارڈ ویگر سولجیل کے مطابق، ہندوستان کی تیزی سے بڑھتی ہوئی معیشت اور آب و ہوا کے بلند حوصلہ جاتی اہداف نے اسے صاف توانائی کی طرف عالمی تبدیلی کے مرکزی ستون کے طور پر رکھا ہے، جو یورپی تعاون کے بے پناہ مواقع پیش کرتا ہے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے، ناروے کے سابق وزیر تعلیم اور وزیر ماحولیات نے ایک ایسے وژن کا خاکہ پیش کیا جہاں ہندوستان کو اب صرف ایک ترقی پذیر مارکیٹ کے طور پر نہیں دیکھا جاتا ہے، بلکہ ایک اہم اسٹریٹجک پارٹنر اور عالمی کلین ٹیکنالوجی مینوفیکچرنگ میں ایک پاور ہاؤس کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ بھارت توانائی کی منتقلی میں بہت اہم ہے۔ اسی لیے ہم یہاں ہیں، سولجیل نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ناروے کی فرموں کے لیے ہندوستان کا کردار بہت زیادہ تجارتی اور اسٹریٹجک اہمیت کا حامل ہے۔ اگر آپ اپنے انتہائی بلند حوصلہ جاتی اہداف تک پہنچنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو یہ عالمی آب و ہوا کے لیے سب سے اہم چیز ہوسکتی ہے۔" سولجیل نے تین بنیادی شعبوں کی نشاندہی کی جہاں ناروے کی مہارت ہندوستان کے ابھرتے ہوئے گرڈ انفراسٹرکچر کی ضروریات کے مطابق ہے۔ دوطرفہ تعاون کی سب سے بڑی صلاحیت والے شعبوں پر، سولجیل نے ہائیڈرو پاور، آف شور ونڈ اور کاربن کی گرفت اور ذخیرہ کو کلیدی شعبوں کے طور پر شناخت کیا۔ ہائیڈرو کے ساتھ ناروے کی صدی پرانی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے، جو اس کی تقریباً 90٪ بجلی فراہم کرتا ہے، سولجیل نے نوٹ کیا کہ ہندوستان کی متغیر شمسی اور ہوا کی توانائی کی جارحانہ توسیع اسٹوریج کی فوری ضرورت پیدا کرتی ہے۔ ہمارے پاس ہائیڈرو کی سو سال کی تاریخ ہے۔ یہ ہماری بجلی کا 90 فیصد ہے۔ ہم یورپ کے سب سے بڑے پروڈیوسرز میں سے ہیں۔ اب آپ پمپ اسٹوریج پر کافی کام کر رہے ہیں کیونکہ آپ کو اپنے متغیر ذرائع جیسے ہوا اور شمسی کے ساتھ زیادہ ذخیرہ کرنے کی گنجائش کی ضرورت ہے۔ میرے خیال میں یہ ایک ایسا علاقہ ہے جہاں ہمارے پاس مشترکہ زمین ہوسکتی ہے۔

روانڈا نے وائبرنٹ گجرات کانفرنس میں شرکت کی

روانڈا نے سنگاپور، متحدہ عرب امارات، جاپان اور یوکرین کے ساتھ کنٹری پارٹنر کے طور پر کانفرنس میں حصہ لیا

نئی دہلی: بھارت میں روانڈا کی ہائی کمشنر جیکولین موکانگیرا نے 29 اور 30 جون کو وڈودرا میں منعقد ہونے والی چوتھی وائبرنٹ گجرات ریجنل کانفرنس برائے وسطی گجرات میں شرکت کی۔ سرکاری بیان کے مطابق روانڈا نے سنگاپور، متحدہ عرب امارات، جاپان اور یوکرین کے ساتھ کنٹری پارٹنر کے طور پر کانفرنس میں حصہ لیا۔ افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ہائی کمشنر نے روانڈا کو کنٹری پارٹنر کی حیثیت سے مدعو کرنے پر حکومتِ گجرات کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کو بھارت کے طویل ترین عرصے تک خدمات انجام دینے والے منتخب وزیر اعظم بننے پر مبارکباد بھی دی اور عالمی سطح پر بھارت کے مقام کو مضبوط بنانے اور بھارت۔ روانڈا تعلقات کے فروغ میں ان کی قیادت کو سراہا۔ موکانگیرا نے کہا کہ روانڈا اور بھارت کے درمیان تعلقات باہمی احترام، تعاون اور بڑھتے ہوئے اقتصادی روابط پر مبنی ایک مضبوط اسٹریٹجک شراکت داری کی مثال ہیں۔ انہوں نے روانڈا کو تیز رفتار ترقی کرنے والا، سیاسی طور پر مستحکم اور سرمایہ کاری کے لیے موزوں ملک قرار دیتے ہوئے کہا کہ مضبوط معاشی نمو، کم بدعنوانی، سازگار کاروباری ماحول اور افریقی منڈیوں تک آسان رسائی اسے سرمایہ کاروں کے لیے پرکشش بناتی ہے۔ انہوں نے بھارتی کاروباری برادری کو مینوفیکچرنگ، بنیادی ڈھانچے، اطلاعاتی و مواصلاتی ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی)، زراعت، توانائی، سیاحت، صحت اور کان کنی سمیت مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری کے مواقع سے فائدہ اٹھانے کی دعوت دی۔ انہوں نے مندوبین کو روانڈا کا دورہ کرنے کی بھی ترغیب دی اور ملک کی قدرتی خوبصورتی، منفرد سیاحتی مقامات، مہمان نوازی اور آسان ویزا سہولتوں کو اجاگر کیا۔ کانفرنس کے موقع پر ہائی کمشنر نے زراعت اور غذائی نظام میں جدید رجحانات سے متعلق مختلف موضوعاتی اجلاسوں میں بھی شرکت کی، جن میں زرعی شعبے میں مصنوعی ذہانت کے استعمال، قدرتی کاشتکاری اور مستقبل کی غذائی مصنوعات اور اسمارٹ فوڈ پروسیسنگ جیسے موضوعات شامل تھے۔ سرکاری بیان کے مطابق روانڈا سے تین رکنی وفد نے بھی کانفرنس میں شرکت کی۔ موکانگیرا نے مختلف بھارتی صنعت کاروں اور کاروباری نمائندوں سے ملاقاتیں کیں، جن میں سے متعدد نے روانڈا میں سرمایہ کاری میں دلچسپی ظاہر کی۔ انہوں نے مختلف ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے بھی گفتگو کی۔ سرکاری بیان کے مطابق بھارت اس وقت روانڈا میں دوسرا سب سے بڑا غیر ملکی سرمایہ کار اور دوسرا بڑا تجارتی شراکت دار ہے۔

مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن

فرانس کے ۴ روزہ سرکاری دورے پر روانہ

نئی دہلی: مرکزی وزیر خزانہ اور کارپوریٹ امور محترمہ نرملا سیتارمن آج فرانس کے سرکاری دورے پر روانہ ہوئیں۔ وہ اعلیٰ سطحی دوطرفہ مصروفیات کی ایک سیریز میں حصہ لیں گی جس کا مقصد ہندوستان-فرانس اسٹریٹجک پارٹنرشپ کو مزید مضبوط کرنا، اقتصادی تعاون کو بڑھانا اور سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی تعاون اور اختراع کو فروغ دینا ہے۔ اس دورے کے دوران ایک اہم مصروفیت ہندوستان-فرانس اقتصادی اور مالی مکالمہ ہوگی، جس کی شریک صدارت محترمہ سیتارمن اور مسٹر رولینڈ لیسکور، وزیر برائے اقتصادیات، مالیات کریں گی۔ ای ایف ڈی کے حصے کے طور پر، دوتوں ممالک مختلف شعبوں میں زیادہ سے زیادہ دوطرفہ تعاون کے ممکنہ شعبوں پر تبادلہ خیال کریں گی اور ہندوستان اور فرانس کے درمیان اقتصادی تعلقات کو مزید فروغ دیں گی۔ دورے کے دوران، مرکزی وزیر خزانہ منتخب عالمی سی ای اوز کے ساتھ ون ٹو ون ملاقاتیں کریں گی اور ہندوستان کے مضبوط معاشی بنیادی اصولوں، جاری ساختی اصلاحات، سرمایہ کاری کے وسیع مواقع اور ترقی کے طویل مدتی امکانات کو ظاہر کرنے کے لیے سرکردہ کاروباری عہدیداروں کے ساتھ گول میز بات چیت میں بھی حصہ لیں گی۔ مرکزی وزیر خزانہ کیڈریچ میں انٹرنیشنل تھرمو نیوکلیئر تجرباتی ری ایکٹر پروجیکٹ کا دورہ کریں گے۔ آئی ٹی ای آر نیوکلیئر فیوژن انرجی پر دنیا کے سب سے بڑے بین الاقوامی سائنسی تعاون میں سے ایک ہے، جس میں بھارت اور فرانس سمیت 30 سے زیادہ شراکت دار ممالک شامل ہیں۔ وہ کیمپس سائبر، فرانس کے قومی مرکز کا دورہ بھی کریں گی جو سائبر سیکیورٹی جدت، تحقیق، مہارت کی ترقی اور حکومت، صنعت اور تعلیمی اداروں کے درمیان تعاون کے لیے وقف ہے۔ توقع ہے کہ اس دورے سے سائبر لچک کو مضبوط بنانے اور ڈیجیٹل معیشت میں جدت کو فروغ دینے میں تجربات اور بہترین طریقوں کے تبادلے میں سہولت ملے گی۔

وزیر خارجہ جے شنکر نے وینزویلا میں

آپریشن امسٹاڈ کے تحت طبی ماہرین کی کوششوں کی ستائش کی

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے بدھ کے روز طبی پیشہ ور افراد، خاص طور پر آپریشن امستاد کے تحت وینزویلا میں امدادی کارروائیوں کو انجام دینے والوں کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، انہوں نے کہا، ڈاکٹروں کے دن کے موقع پر، ہمارے تمام طبی پیشہ ور افراد کو ان کی کوششوں اور معاشرے کی خدمت میں لگن کے لیے نیک خواہشات پیش کرتے ہیں۔ ہماری طبی ٹیموں کا خصوصی شکریہ، کیونکہ وہ وینزویلا میں آپریشن امستاد کے تحت چیلنجنگ امدادی کارروائیاں انجام دے رہی ہیں۔ اس سے پہلے دن کے اوائل میں، وزیر اعظم نریندر مودی نے وینزویلا میں کام کرنے والے طبی ماہرین کی تعریف کی۔ وزیر اعظم مودی نے ڈاکٹروں کے دن کے موقع پر کہا کہ یہ اس بات کی ایک روشن مثال ہے کہ اس طرح کے مشکل وقت میں طبی پیشہ ور کیسے بڑھتے ہیں۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، انہوں نے کہا، "آج، جب ہم ڈاکٹروں کا دن مناتے ہیں، میں ہندوستان کے تمام ڈاکٹروں اور طبی پیشہ ور افراد کی تعریف کرنا چاہتا ہوں جو وینزویلا میں آپریشن امستاد کے ایک حصے کے طور پر انتھک کام کر رہے ہیں۔ ایسے مشکل وقت میں، ضرورت مندوں کی خدمت کے لیے ان کی کوششیں اس بات کی روشن مثالیں ہیں کہ طبی پیشہ ور افراد جب بھی ہمارے معاشرے کو ہر بار چیلنج کا سامنا کرتے ہیں۔

بھارت کی ڈیٹا سینٹر مارکیٹ

مالی سال 30 تک 8.6 بلین ڈالر کو چھو جائے گی: رپورٹ

نئی دہلی: عالمی ڈیٹا سینٹر مارکیٹ میں ہندوستان کا حصہ مالی سال 26 میں 2-3 فیصد سے مالی سال 30 تک تقریباً 5 فیصد تک تقریباً دوگنا ہونے کا امکان ہے کیونکہ اے آئی کی قیادت میں کام کا بوجھ، ڈیجیٹل کھپت میں تیزی سے اضافہ، اور کلاؤڈ اپنانے سے صلاحیت میں تیزی سے توسیع، بدھ کو ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے۔ بھارت میں کے پی ایم جی کی رپورٹ نے اس بات پر روشنی ڈالی ہے کہ بھارت کے ڈیٹا سینٹر مارکیٹ کی نمو مضبوط مانگ کی نمائش، بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری اور معاون پالیسی فریم ورک سے ہے۔ مارکیٹ مالی سال 26 میں تقریباً 7.1 بلین ڈالر سے بڑھ کر مالی سال 30 تک تقریباً 8.6 بلین ڈالر تک پہنچ جائے گی، جو مارکیٹ کے سائز اور عالمی مطابقت میں نمایاں توسیع کی عکاسی کرتی ہے۔ نصب شدہ صلاحیت مالی سال 19 سے لے کر مالی سال 26 میں تقریباً 1.9 گیگا واٹ تک تین گنا سے زیادہ ہوگئی ہے۔ ترقی کو ہائپر اسکیل کلاؤڈ فراہم کنندگان، عالمی مواد پلیٹ فارمز اور آل فرسٹ کمپنیوں کے ذریعے تیزی سے آگے بڑھایا جا رہا ہے، جو روایتی انٹرپرائز اور ٹیلی کام کی زیر قیادت طلب سے ایک تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ ال اور اعلیٰ کارکردگی والے کمپیوٹنگ ورک بوجھ ایک واضح کردار ادا کریں گے، اس طرح کے کام کے بوجھ مالی سال 30 تک کل صلاحیت کا تقریباً 55 فیصد ہوں گے۔

وزیر اعظم مودی نے زلزلہ زدہ

وینزویلا میں کام کرنے والی ہندوستانی طبی ٹیم کی تعریف کی

نئی دہلی: ڈاکٹروں کے قومی دن کے موقع پر، وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کے روز زلزلہ زدہ وینزویلا میں تعینات ہندوستانی ڈاکٹروں اور طبی پیشہ ور افراد کو آپریشن امستاد کے تحت کام کرنے پر ان کی تعریف کی۔ پی ایم مودی نے کہا کہ وینزویلا میں ضرورت مندوں کی خدمت کے لیے ہندوستانی طبی ٹیم کی کوششیں اس بات کی روشن مثالیں ہیں کہ جب معاشرے کو ایک چیلنج کا سامنا ہوتا ہے تو طبی پیشہ ور کیسے کام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج، جیسا کہ ہم ڈاکٹروں کا دن مناتے ہیں، میں ہندوستان کے تمام ڈاکٹروں اور طبی پیشہ ور افراد کی تعریف کرنا چاہتا ہوں جو وینزویلا میں آپریشن امستاد کے ایک حصے کے طور پر انتھک محنت کر رہے ہیں۔ ایسے مشکل وقت میں، ضرورت مندوں کی خدمت کے لیے ان کی کوششیں اس بات کی روشن مثالیں ہیں کہ جب بھی ہمارے معاشرے کو چیلنج کا سامنا ہوتا ہے، طبی پیشہ ور افراد اس موقع پر کیسے اٹھتے ہیں۔ ہندوستانی میڈیکل ٹیم ہندوستانی فوج کے قائم کردہ فیلڈ اسپتال میں زلزلے سے متاثرہ لوگوں کو طبی امداد فراہم کر رہی ہے۔ بھارت نے 24 جون کو 7.2 اور 7.5 کی شدت کے تباہ کن دوہری زلزلوں کے بعد وینزویلا کی مدد کے لیے آپریشن امستاد شروع کیا جس میں 1,400 سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے اور ملک بھر میں بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی۔ وینزویلا کے لوگوں نے ہندوستانی طبی ٹیم کا شکریہ ادا کیا ہے۔

ہندوستانی فوج نے وینزویلا میں ملبے تلے دبی خاتون کو بچایا

ہندوستانی فوج نے زلزلہ سے متاثرہ وینزویلا میں ملبے تلے دبی ایک ۷۹ سالہ خاتون کو زندہ نکال لیا اور آپریشن امیستاد کے تحت جاری انسانی امدادی مشن کے دوران ان کا جدید طبی علاج شروع کر دیا

کاراکاس: ہندوستانی فوج نے بدھ کے روز زلزلہ سے متاثرہ وینزویلا میں ملبے تلے دبی ایک 79 سالہ خاتون کو زندہ نکال لیا اور آپریشن امیستاد کے تحت جاری انسانی امدادی مشن کے دوران ان کا جدید طبی علاج شروع کر دیا۔ ہندوستانی فوج تباہ کن زلزلوں سے متاثرہ افراد کی مدد کے لیے وقت کے خلاف جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہے اور اس کے ذریعے انسانی ہمدردی کی امداد کے لیے ہندوستان کے عزم کا اعادہ کیا جا رہا ہے۔ ہندوستانی فوج نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ آپریشن امیستاد: ملبے کے درمیان امید کی ایک کرن۔ ہندوستانی فوج کا فیلڈ اسپتال متاثرہ افراد کو ہمدردانہ طبی سہولیات فراہم کرتے ہوئے امید کی علامت بنا ہوا ہے۔ 79 سالہ خاتون کے لیے، جنہیں منہدم عمارت کے ملبے سے نکالا گیا، اصل آزمائش کا آغاز اس کے بعد ہوا۔ پوسٹ میں مزید کہا گیا کہ ملبے کے نیچے پھنسنے کے باعث خاتون کی ٹانگ میں فریکچر ہو گیا تھا اور وہ پہلے سے پیری فیرل آرٹیریل ڈیزیز میں مبتلا تھیں۔ طبی امداد تک تاخیر سے رسائی کے باعث انہیں شدید شریانی زخم اور ناقابل برداشت درد کا سامنا کرنا پڑا۔ طبی ٹیم نے ان کے فریکچر کو مستحکم کیا، جدید زخموں کے علاج کا آغاز کیا اور روزانہ کی بنیاد پر فالو اپ علاج کا انتظام کیا، جس سے نہ صرف خصوصی طبی امداد فراہم کی گئی بلکہ ان کی صحت یابی کی امید بھی بحال ہوئی۔ ہندوستان وینزویلا کے عوام کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے انسانی امداد کے اپنے عزم کا اعادہ کرتا ہے۔ اس سے قبل، وینزویلا کے شہریوں نے ملک میں جاری ہندوستانی امدادی کارروائیوں پر اظہار تشکر کیا۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر متعدد ویڈیوز شیئر کیں، جن میں وینزویلا کے خاندانوں کو ہندوستانی فوج کے فیلڈ اسپتال میں فراہم کی جانے والی طبی خدمات پر شکریہ ادا کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ ایک اور ویڈیو میں، رندھیر جیسوال نے ایک مقامی خاتون کا پیغام شیئر کیا، جس میں انہوں نے فیلڈ اسپتال میں علاج کے بعد ہندوستان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے خاص طور پر فراہم کی گئی اعلیٰ معیار کی طبی خدمات اور ماہر ڈاکٹروں کی خدمات کو سراہا۔ دریں اثنا، ناسا کے محققین نے اندازہ لگایا ہے کہ وینزویلا کے وسطی اور شمالی علاقوں میں آنے والے دو شدید زلزلوں کے نتیجے میں تقریباً 58 ہزار 870 عمارتیں متاثر یا مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہیں۔ سی این این کی رپورٹ کے مطابق، وینزویلا کی قومی اسمبلی کے صدر جارج روڈریگیز نے بتایا ہے کہ طاقتور زلزلوں سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر 719,1 ہو گئی ہے، جبکہ کم از کم 22 ہزار 619 افراد متاثر ہوئے ہیں، جن میں 5 ہزار 34 زخمی شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، متاثر ہونے والی 855 عمارتوں میں سے 189 مکمل طور پر منہدم ہو چکی ہیں۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا کہ 24 جون کو آنے والے زلزلوں کے بعد اب تک 609 آفٹر شاکس ریکارڈ کیے جا چکے ہیں۔ امریکی جیولوجیکل سروے کے اندازے کے مطابق، اس بات کا 44 فیصد امکان ہے کہ ہلاکتوں کی حتمی تعداد 10 ہزار سے تجاوز کر سکتی ہے۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

سابق تیز گیند باز سری سنتھ کو ملی بڑی راحت

کیرالہ کرکٹ ایسوسی ایشن نے تین سالہ پابندی کو کر دیا ختم

تروانت پورم: پابندی ختم ہونے کے بعد سری سنتھ کیرالہ کرکٹ لیگ (کے سی ایل) کے تیسرے سیزن میں ایریز کولم سیلرز فرنچائز کے شریک مالک کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں انجام دیتے رہیں گے۔ کیرالہ کرکٹ ایسوسی ایشن نے گزشتہ کے سی ایل سیزن سے قبل ان پر پابندی عائد کی تھی۔ کیرالہ کرکٹ ایسوسی ایشن (کے سی اے) نے سابق بین الاقوامی کرکٹر سری سنتھ پر عائد تین سالہ پابندی ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دو ہزار سات کے ٹی ٹوئنٹی ورلڈکپ اور دو ہزار گیارہ کے ایک روزہ عالمی کپ جیتنے والی بھارتی ٹیم کے اہم رکن رہنے والے سری سنتھ کے لیے یہ ایک بڑی راحت کی خبر ہے۔ یہ پابندی اس وقت عائد کی گئی تھی جب سری سنتھ نے مبینہ طور پر ویڑول ذرائع اور سوشل میڈیا کے ذریعے ایسے بیانات دیے تھے جنہیں ایسوسی ایشن کی توہین تصور کیا گیا تھا۔ انہوں نے اس فیصلے کو تروانت پورم کی منصف عدالت میں چیلنج کیا تھا، تاہم عدالت نے ان کی درخواست مسترد کر دی تھی۔ اس کے بعد سری سنتھ نے کیرالہ کرکٹ ایسوسی ایشن کے خلاف دیے گئے اپنے بیانات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے باضابطہ طور پر غیر مشروط معافی مانگ لی۔ یکم جولائی 2026 کو منعقد ہونے والے کیرالہ کرکٹ ایسوسی ایشن کے خصوصی جنرل باڈی اجلاس میں اراکین نے ان کی معافی پر تفصیلی غور کیا۔ ان کے غیر مشروط اظہارِ ندامت کو مدنظر رکھتے ہوئے جنرل باڈی نے متفقہ طور پر ان پر عائد پابندی ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ حالانکہ، ایسوسی ایشن نے خبردار کیا کہ اگر مستقبل میں اس نوعیت کا رویہ دوبارہ سامنے آیا تو ان کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ پابندی ختم ہونے کے بعد سری سنتھ کیرالہ کرکٹ لیگ (کے سی ایل) کے تیسرے سیزن میں ایریز کولم سیلرز فرنچائز کے شریک مالک کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں انجام دیتے رہیں گے۔ کیرالہ کرکٹ ایسوسی ایشن نے گزشتہ کے سی ایل سیزن سے قبل ان پر پابندی عائد کی تھی۔ ایس۔ سری سنتھ کیرالہ سے بھارتی ٹیم کی نمائندگی کرنے والے نمایاں کرکٹرز میں شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے بھارت کی جانب سے تینوں فارمیٹس میں کھیلتے ہوئے 2005 سے 2011 کے درمیان 27 ٹیسٹ، 53 ایک روزہ بین الاقوامی اور 10 ٹی ٹوئنٹی میچ کھیلے۔ دائیں ہاتھ کے اس تیز گیند باز نے ٹیسٹ کرکٹ میں 87، ایک روزہ کرکٹ میں 75 اور ٹی ٹوئنٹی میں 7 وکٹیں حاصل کیں۔ 2007 کے ٹی ٹوئنٹی ورلڈکپ اور 2011 کے ایک روزہ عالمی کپ جیتنے والی بھارتی ٹیم کا حصہ رہنے والے سری سنتھ کا کیریئر 2013 میں انڈین پریمیئر لیگ میں اسپاٹ فکسنگ کے الزامات کے بعد شدید متاثر ہوا تھا، جس کے بعد بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ نے ان پر تاحیات پابندی عائد کر دی تھی۔ اس کے بعد جولائی 2015 میں دہلی کی ایک خصوصی عدالت نے انہیں انڈین پریمیئر لیگ اسپاٹ فکسنگ سے متعلق تمام فوجداری الزامات سے بری کر دیا، جبکہ مارچ 2019 میں سپریم کورٹ نے بھی بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ کی جانب سے عائد تاحیات پابندی ختم کر دی تھی۔

آئی سی سی ویمنز ٹی ۲۰/ ورلڈ کپ سیمی فائنل کا ٹکراؤ

آسٹریلوی ٹیم ویسٹ انڈیز کی ہیلی میتھیوز کے خوف میں مبتلا

آسٹریلیا کی خواتین کرکٹ ٹیم نے آئی سی سی ویمنز ٹی ۲۰/ ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے سیمی فائنل سے قبل ویسٹ انڈیز کی کپتان ہیلی میتھیوز کو سب سے بڑا خطرہ قرار دیتے ہوئے ان کے خلاف مکمل تیاری کا عزم ظاہر کیا ہے۔ آسٹریلیا کی خواتین کرکٹ ٹیم نے آئی سی سی ویمنز ٹی ۲۰/ ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے سیمی فائنل سے قبل ویسٹ انڈیز کی کپتان ہیلی میتھیوز کو سب سے بڑا خطرہ قرار دیتے ہوئے ان کے خلاف مکمل تیاری کا عزم ظاہر کیا ہے۔ عالمی نمبر ایک آسٹریلیا نے گروپ مرحلے میں اپنے تمام میچ جیت کر لارڈز میں ہندوستان کو شکست دیتے ہوئے سیمی فائنل میں جگہ بنائی، جبکہ ویسٹ انڈیز نے مشکل مرحلے سے گزر کر آخری چار ٹیموں میں رسائی حاصل کی۔ آئی سی سی ترجمان کے مطابق ہیلی میتھیوز نے اعتراف کیا کہ وہ اب تک ٹورنامنٹ میں اپنی بہترین کارکردگی پیش نہیں کر سکیں اور پانچ اننگز میں صرف ۱۱۵/ رنز بنا سکی ہیں، تاہم انہوں نے کہا کہ آسٹریلیا کو شکست دینے کے لیے ٹیم کے بڑے کھلاڑیوں کو غیر معمولی کھیل پیش کرنا ہوگا۔ ان کے مطابق صرف ایک کھلاڑی کے اچھا کھیلنے سے کامیابی ممکن نہیں بلکہ پوری ٹیم کو ہر شعبے میں بہترین کارکردگی دکھانا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ علیا ایلین اور جہزارا کلاکسن جیسے کھلاڑیوں نے پورے ٹورنامنٹ میں اہم کردار ادا کیا ہے، جبکہ وہ خود اور ڈیانڈرا ڈوٹن بھی اب تک اپنی صلاحیتوں کے مطابق کھیل پیش نہیں کر سکیں، جس سے ٹیم میں مزید بہتری کی گنجائش موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ امید ہے سیمی فائنل میں بڑے کھلاڑی ذمہ داری نبھائیں گے اور آسٹریلیا کو سخت مقابلہ دیں گے۔ آسٹریلیا کی تجربہ کار آل راؤنڈر ایلیس پیری نے کہا کہ دس سال پہلے کے نتائج کو موجودہ مقابلے سے جوڑنا درست نہیں کیونکہ اس عرصے میں کرکٹ بہت بدل چکی ہے، دونوں ٹیمیں حالیہ مہینوں میں کئی مرتبہ ایک دوسرے کے خلاف کھیل چکی ہیں، اس لیے دونوں ایک دوسرے کی طاقت اور کمزوریوں سے بخوبی واقف ہیں۔ آسٹریلوی آل راؤنڈر ایش گارڈنر نے کہا کہ ویسٹ انڈیز ہندوستان سے بالکل مختلف حریف ہے کیونکہ اس کی ٹیم میں تجربہ، طاقت اور جارحانہ انداز رکھنے والے کھلاڑی موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہیلی میتھیوز کسی بھی وقت میچ کا نقشہ بدل سکتی ہیں، جبکہ ڈیانڈرا ڈوٹن بیٹنگ، بولنگ اور فیلڈنگ تینوں شعبوں میں خطرناک ثابت ہوسکتی ہیں۔ آئی سی سی ویمنز ٹی 20 ورلڈ کپ 2026 کے پہلے سیمی فائنل میں آسٹریلیا نے ویسٹ انڈیز کو 8 وکٹوں سے شکست دے کر ریکارڈ آٹھویں بار فائنل میں جگہ بنالی ہے۔ میچ سے قبل آسٹریلوی ٹیم نے ویسٹ انڈیز کی کپتان ہیلی میتھیوز کو اپنے لیے سب سے بڑا خطرہ قرار دیا تھا، تاہم میچ کے دوران آسٹریلوی بولرز نے شاندار کارکردگی دکھا کر ویسٹ انڈیز کی پیش قدمی روک دی۔ خوف کا خاتمہ: میچ سے قبل آسٹریلوی کیمپ میں ویسٹ انڈیز کی جارح مزاج کپتان ہیلی میتھیوز کا جو خوف تھا، آسٹریلوی بولرز نے ان کو صرف 30 رنز پر آؤٹ کر کے اسے بے اثر کر دیا۔ ویسٹ انڈیز کا آغاز 47 رنز کی شراکت داری کے ساتھ اچھا تھا لیکن آسٹریلیا کی نپی تلی بولنگ کے باعث مڈل آرڈر لڑکھڑا گیا۔ 126 رنز کا ہدف آسٹریلوی ویمنز ٹیم نے بیتھ مونی کی شاندار نصف سنچری کی بدولت صرف 2 وکٹوں کے نقصان پر با آسانی پورا کر لیا۔

آئی سی سی ٹی ۲۰/ رینکنگ میں ہندوستانی کھلاڑیوں کا دبدبہ

نمبر-۱/ بنے ایشان کشن، ٹاپ-۸/ بلے بازوں میں ۴/ ہندوستانی شامل

ٹی-20 کی بلے بازی رینکنگ میں ایشان کشن نے اپنے کیریئر کی بہترین ریٹنگ حاصل کر لی ہے۔ وہ دنیا کے نمبر-1 ٹی-20 بلے باز بن گئے ہیں۔ اچھی بات یہ ہے کہ ٹی-20 بلے بازوں کی رینکنگ کے ٹاپ-8 کھلاڑیوں میں 4 ہندوستانی شامل ہیں۔ ایشان کشن کی بات کریں تو انہوں نے اپنے کیریئر کی بہترین ریٹنگ حاصل کی ہے۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے ٹی-20 بلے بازوں کی تازہ رینکنگ جاری کی ہے۔ ایشان کشن دنیا کے نمبر-1 ٹی-20 بلے باز بن گئے ہیں، جبکہ کئی مہینوں سے ٹاپ پر چل رہے ہندوستان کے ہی ابھیشیک شرما کو نقصان ہوا ہے۔ آئرلینڈ کے خلاف دو ٹی-20 میچوں میں صرف 5 رن بنانے والے سنجو سیمسن ٹاپ-25 کھلاڑیوں سے بھی باہر ہوگئے ہیں۔ اچھی بات یہ ہے کہ ٹی-20 بلے بازوں کی رینکنگ کے ٹاپ-8 کھلاڑیوں میں 4 ہندوستانی شامل ہیں۔ ایشان کشن کی بات کریں تو انہوں نے اپنے کیریئر کی بہترین ریٹنگ حاصل کی ہے۔ ایشان کشن ابھی 876 کی ریٹنگ کے ساتھ دنیا کے نمبر-1 ٹی-20 بلے باز بنے ہوئے ہیں۔ ٹی-20 رینکنگ کے ٹاپ-8 بلے بازوں میں 4 ہندوستانی ہیں۔ ایشان کشن پہلے مقام پر ہیں، جبکہ ابھیشیک شرما ایک مقام پھسل کر دوسرے مقام پر آ گئے ہیں۔ تلک ورما نے اپنا چھٹا مقام محفوظ رکھا ہے، جو آئرلینڈ کے خلاف دوسرے ٹی-20 میں 55 رنوں کی نصف سنچری اننگ کھیل کر آ رہے ہیں۔ وہیں، ٹی-20 ٹیم سے ڈراپ ہو چکے سابق کپتان سوریہ کمار یادو آٹھویں مقام پر چلے گئے ہیں۔ پہلے نمبر پر ایشان کشن ہیں جبکہ دوسرے نمبر پر ابھیشیک شرما ہیں۔ تلک ورما چھٹے مقام پر ہیں۔ سوریہ کمار یادو 8ویں مقام پر ہیں۔ سنجو سیمسن آئرلینڈ کے خلاف پہلے ٹی-20 میں زیرو اور دوسرے ٹی-20 میں صرف 5 رن بنا کر آؤٹ ہو گئے تھے۔ انہیں رینکنگ میں پانچ مقام کا نقصان ہوا ہے، جس کے بعد وہ 26ویں مقام پر چلے گئے ہیں۔ گیند بازی رینکنگ کی بات کریں تو آئرلینڈ کے خلاف سیریز کو مس کرنے والے ورون چکرورتی اور جسپریت بمراہ کو ایک ایک مقام کا نقصان ہوا ہے۔ ورون چکرورتی دنیا کے نمبر- 3 ٹی- 20 گیند باز ہیں اور جسپریت بمراہ ایک مقام پھسل کر چھٹے مقام پر آ گئے ہیں۔ ایشان کشن نے حال ہی میں ختم ہونے والے ٹی ۲۰/ ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تقریباً ۲۰۰/ کے طوفانی اسٹرائیک ریٹ سے ۳۱۷/ رنز بنائے تھے، جس کا صلہ انہیں اس رینکنگ کی صورت میں ملا ہے۔ ہندوستان کے خلاف حالیہ سیریز میں تاریخی جیت درج کرنے والی آئرلینڈ کی ٹیم کو بھی اس رینکنگ میں زبردست فائدہ ہوا ہے: لورکن ٹکر چار درجے ترقی کے ساتھ مشترکہ طور پر ۷۷ ویں نمبر پر آ گئے ہیں۔ راس اڈیئر چھ مقامات کی چھلانگ لگا کر ۸۴/ ویں نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔ سیریز میں ۴/ وکٹ لینے والے آئرش بائیں ہاتھ کے تیز گیند باز اپنے کریئر کی بہترین ۲۵/ ویں رینکنگ پر پہنچ گئے ہیں۔

ویسٹ انڈیز نے لنکا کو اننگز اور ۲۱۷/ رنوں سے ہرا دیا

کیمار روچ نے ۴/ وکٹیں حاصل کیں

کیمار روچ (۴/ وکٹ) اور جیڈن سیلز (۳/ وکٹ) کی قیادت میں گیند بازوں نے پہلے ٹیسٹ میچ کے چوتھے دن سری لنکا کی بلے بازی کو تہس نہس کرتے ہوئے انہیں ۳۲/ اوور کے اندر محض ۱۰۱/ رنوں پر سمیٹ کر مقابلہ اننگز اور ۲۱۷/ رنوں کے بڑے فرق سے جیت لیا۔ کیمار روچ (۴/ وکٹ) اور جیڈن سیلز (۳/ وکٹ) کی قیادت میں گیند بازوں نے پہلے ٹیسٹ میچ کے چوتھے دن سری لنکا کی بلے بازی کو تہس نہس کرتے ہوئے انہیں ۳۲/ اوور کے اندر محض ۱۰۱/ رنوں پر سمیٹ کر مقابلہ اننگز اور ۲۱۷/ رنوں کے بڑے فرق سے جیت لیا۔ سری لنکا نے دن کا آغاز ایک وکٹ پر ۱۵/ رن سے آگے کھیلتے ہوئے کیا تھا اور ویسٹ انڈیز کو دوبارہ بلے بازی کے لئے بلانے کے لئے سری لنکا کو اب بھی ۳۰۳/ رنوں کی ضرورت تھی۔ تاہم مہمان ٹیم کیلئے دن کی شروعات انتہائی خراب رہی۔ دن کے پہلے ہی اوور میں نشان مدوشکا، کیمار روچ کی گیند پر ایل بی ڈبلیو آؤٹ ہو گئے۔ مشکلات یہیں ختم نہیں ہوئیں، صرف ۳/ گیندوں بعد نائٹ واچ مین کسن رجیتھا، جیڈن سیلز کی گیند پر سلپ میں کیچ دے بیٹھے۔ چندیمل نے دباؤ کم کرنے کیلئے چند چوکے لگائے جبکہ مینڈس نے محتاط انداز اپنایا لیکن یہ حکمت عملی کامیاب نہ ہو سکی۔ ڈرنکس وقفے سے قبل شامار جوزف کی ایک گیند کو چھوڑنے کی کوشش کی لیکن وہ سیدھے اسٹمپس سے جا ٹکرائی۔ اس کے بعد سری لنکن کپتان دھننجے ڈی سلوا کے پویلین لوٹنے کی باری تھی، پہلی اننگز میں سنچری لگانے والے ڈی سلوا بھی شامار کی گیند پر ایل بی ڈبلیو آؤٹ گئے۔ آدھی ٹیم کے پویلین لوٹ جانے کے بعد سری لنکا کی شکست تقریباً یقینی ہو گئی۔ پھر روچ کی ایک گیند تیزی سے اندر کی جانب آئی اور اسٹمپس اڑا دیئے جس سے کسل مینڈس آؤٹ ہو گئے۔ لنچ کے بعد کیمار روچ کا جلوہ دیکھنے کو ملا۔ انہوں نے ایک ہی اوور میں دنیش چندیمل اور ملن رتنائیکے کو آؤٹ کر کے اپنے نجی سنگ میل کے قریب پہنچنے کی کوشش کی۔ تجربہ کار کھلاڑی نے آخر کار یہ کارنامہ انجام دے دیا، جب انہوں نے اسیتھا فرنینڈو کو بولڈ کر کے ٹیسٹ کرکٹ میں ۳۰۰/ وکٹ مکمل کئے۔ ایسا کرنے والے وہ ویسٹ انڈیز کے صرف پانچویں گیند باز بنے۔ بعد ازاں سیلز نے ۳۲ ویں اوور کی دوسری گیند پر آخری وکٹ لے کر سری لنکا کی دوسری اننگز کا ۱۰۱/ رنوں کے اسکور پر خاتمہ کر دیا اور روسٹن چیز کی کپتانی والی میزبان ٹیم نے پہلی ٹیسٹ جیت درج کی۔ اب دونوں ٹیمیں دوسرے اور آخری ٹیسٹ کے لئے اسی میدان پر رہیں گی جو جمعہ سے شروع ہوگا۔

آیوشمان کھرانہ کی فلم ''موپاپا'' ۱۹/ فروری ۲۰۲۷ء کو ریلیز ہوگی

یش راج فلمز اور پوشم پا پکچرز کے پہلے تھیٹریکل اشتراک سے بننے والی فلم ''موپاپا'' میں آیوشمان کھرانہ مرکزی کردار میں نظر آئیں گے

یش راج فلمز اور پوشم پا پکچرز کے پہلے تھیٹریکل اشتراک سے بننے والی فلم ''موپاپا'' میں آیوشمان کھرانہ مرکزی کردار میں نظر آئیں گے۔ یش راج فلمز اور پوشم پا پکچرز کے پہلے تھیٹریکل اشتراک سے بننے والی فلم ''موپاپا'' میں آیوشمان کھرانہ مرکزی کردار میں نظر آئیں گے۔ وائی آر ایف کے سی ای او اکشے ودھانی اس فلم کے پروڈیوسر ہیں۔ ان کی پچھلی فلم ''سیارہ'' ہندوستانی سنیما کی تاریخ کی سب سے زیادہ کمائی کرنے والی رومانوی فلم بنی تھی۔ وہیں، اس فلم کی ہدایت کاری ہندوستان کے معروف ڈائریکٹر سمیر سکسینہ کر رہے ہیں۔ وائی آر ایف کے ترجمان کے مطابق ''موپاپا'' ۱۹/ فروری ۲۰۲۷ء کو سنیما گھروں میں ریلیز ہوگی۔ پوشم پا پکچرز کو ہندوستان کی تفریحی دنیا کی سب سے دور اندیش اور تجرباتی پروڈکشن کمپنیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ وائی آر ایف اور پوشم پا پکچرز کا مقصد آج کے ناظرین کے لیے نئے اور منفرد سنیما کا تجربہ پیش کرنا ہے۔ دونوں ادارے ''موپاپا'' سے اپنے تھیٹریکل اشتراک کی شروعات کر رہے ہیں۔ یہ شراکت داری آدتیہ چوپڑا کے اس وژن کا حصہ ہے، جس کے تحت وائی آر ایف کے سی ای او اکشے ودھانی اسٹوڈیو ماڈل کو ایک پروڈیوسر کے طور پر آگے بڑھا رہے ہیں۔ ''سیارہ'' کے بعد پروڈیوسر کے طور پر یہ اکشے ودھانی کی دوسری فلم ہوگی۔ ''موپاپا'' ایک الگ نوعیت (جونر بینڈنگ) کی تھیٹریکل فلم ہے، جو ناظرین کو بڑے پردے پر بالکل نیا بصری تجربہ دینے کا وعدہ کرتی ہے۔ اپنی منفرد فلموں کے لیے پہچانے جانے والے آیوشمان کھرانہ اس پروجیکٹ کی قیادت کر رہے ہیں اور یہ فلم شروع سے آخر تک ناظرین کو سنسنی خیز انداز میں باندھے رکھنے کا دعویٰ کرتی ہے۔ پوشم پا پکچرز کے شراکت دار سمیر سکسینہ، بسوا پتی سرکار، سوربھ کھنہ اور امیت گولانی نے مل کر اور انفرادی طور پر ''کالا پانی'' اور ''معاملہ لیگل ہے'' جیسے کئی معروف اور قابلِ ستائش پروجیکٹس پر کام کیا ہے۔

اداکار مہیش بابو کے ڈسپلن سے راجامولی بے حد متاثر

ایس ایس راجامولی نے بتایا کہ مہیش بابو شوٹنگ کے دوران اپنا موبائل فون کار میں ہی چھوڑ دیتے ہیں، تاکہ ان کی پوری توجہ صرف اپنے کام پر رہے

ایس ایس راجامولی نے بتایا کہ مہیش بابو شوٹنگ کے دوران اپنا موبائل فون کار میں ہی چھوڑ دیتے ہیں، تاکہ ان کی پوری توجہ صرف اپنے کام پر رہے۔ فلم ڈائریکٹر ایس ایس راجامولی نے اداکار مہیش بابو کے نظم و ضبط اور کام کے تئیں ان کی لگن کی جم کر تعریف کی ہے۔ ایس ایس راجامولی نے بتایا کہ مہیش بابو شوٹنگ کے دوران اپنا موبائل فون کار میں ہی چھوڑ دیتے ہیں، تاکہ ان کی پوری توجہ صرف اپنے کام پر رہے۔ راجامولی نے اپنی آنے والی فلم ''وارانسی'' کی شوٹنگ کے تجربات شیئر کرتے ہوئے کہا کہ وہ طویل عرصے سے مہیش بابو کی اداکاری کے مداح رہے ہیں اور ان کی صلاحیتوں سے پہلے ہی واقف تھے تاہم، اس بار وہ سب سے زیادہ مہیش بابو کے پیشہ ورانہ رویے اور سیٹ پر ان کی غیر متزلزل توجہ کو دیکھ کر متاثر ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ مہیش بابو سیٹ پر کبھی موبائل فون کا استعمال نہیں کرتے۔ وہ شوٹنگ کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے اپنا فون کار میں چھوڑ دیتے ہیں اور کام ختم ہونے کے بعد ہی اسے دیکھتے ہیں۔ راجامولی کے مطابق، وقفے کے دوران بھی مہیش فون میں مصروف رہنے کے بجائے خاموشی سے بیٹھ کر آس پاس ہونے والی سرگرمیوں کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ راجامولی نے کہا کہ مہیش بابو کی یہ عادت انہیں ذاتی طور پر بھی متاثر کرتی ہے اور اب وہ بھی اپنے خاندان کے ساتھ وقت گزارتے ہوئے موبائل فون سے دوری بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ راجامولی کی انتہائی منتظر فلم ''وارانسی'' میں مہیش بابو کے ساتھ پریانکا چوپڑا جونس اور پرتھوی راج سوکومارن بھی اہم کرداروں میں نظر آئیں گے۔ فلم کو ۷/ اپریل ۲۰۲۷ء کو دنیا بھر کے سنیما گھروں میں ریلیز کرنے کا منصوبہ ہے۔ جیا پردا، مہیش مانجریکر اور زرینہ وہاب کی فلم ''جے ہند جے سندھ'' کا پہلا پوسٹر جاری۔ ہندوستان اور پاکستان تقسیم کے پس منظر پر مبنی تاریخی ڈرامہ فلم ''جے ہند جے سندھ'' کا پہلا پوسٹر جاری کر دیا گیا ہے۔ اس فلم کی ہدایت کاری اندرجیت لنکیش نے کی ہے جبکہ جیا پردا، زرینہ وہاب اور مہیش مانجریکر مرکزی کرداروں میں نظر آئیں گے۔ جاری کیے گئے پوسٹر میں ۱۹۴۷ء کی تقسیم ہند کی جھلک پیش کی گئی ہے۔ فلم میں تقسیم کے المیے کے ساتھ محبت، وطن پرستی اور اپنی شناخت کے لیے جدوجہد کی کہانی کو بھی نمایاں انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ فلم میں وکرم کوچر، اُپاسنا سنگھ، امیت بہل، چھایا قدم اور راہل دیو بھی اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس فلم کو سیمیر انٹرٹینمنٹ کے بینر تلے سیمی نانوانی نے پروڈیوس کیا ہے۔ ''جے ہند جے سندھ'' اکتوبر ۲۰۲۶ء میں سنیما گھروں میں ریلیز ہوگی، تاہم اس کی حتمی ریلیز کی تاریخ کا ابھی اعلان نہیں کیا گیا ہے۔

مجھ سے بڑی غلطی ہوئی، فیصل خان نے سالوں بعد بھائی

اداکار عامر خان اور فیملی سے مانگی معافی، کہا قرآن پاک نے بدل دی سوچ

عامر خان کے بھائی اور اداکار فیصل خان نے سالوں بعد پہلی بار اپنی پوری فیملی سے معافی مانگی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غصے میں انہوں نے غلط باتیں کہی تھیں۔ آیئے جانتے ہیں کہ انہوں نے کیا کہا؟ بالی ووڈ اداکار عامر خان کے چھوٹے بھائی فیصل خان ایک بار پھر سرخیوں میں آ گئے ہیں۔ انہوں نے لمبے وقت سے چلی آ رہی فیملی تنازعہ پر بڑا فیصلہ لیا ہے۔ فیصل خان نے اپنی غلطیوں کا اعتراف کھل کر کیا اور پوری فیملی سے معافی مانگ لی ہے۔ آیئے جانتے ہیں کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟ فیصل خان سالوں بعد پہلی بار اپنی فیملی کے سامنے جھک گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ غصوں میں انہوں نے غلط باتیں کہی تھیں۔ فیصل خان نے اپنی امّی (والدہ)، بھائی عامر خان، بہن نکہت اور بہنوئی سنتوش ہیگڑے سے معافی مانگتے ہوئے کہا کہ غصے اور درد میں انہوں نے جو کچھ بھی کہا، وہ غلط تھا۔ فیصل خان نے کہا کہ میں سب سے پہلی اپنی امّی (والدہ) سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔ نکہت سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔ سنتوش سے معافی مانگتا ہوں۔ عامر خان سے بھی معافی مانگتا ہوں۔ غصے اور درد میں میں نے بہت کچھ بول دیا تھا، جو بالکل نہیں بولنا چاہئے تھا۔ فیصل خان نے مزید کہا کہ فیملی کے خلاف عوامی طور پر بولنا میری سب سے بڑی بھول تھی۔ مجھے وہ باتیں عوامی طور پر نہیں کہنی چاہئے تھیں۔ مجھے فیملی کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کرنی چاہئے تھی۔ میرا مقصد کسی کو غلط ثابت کرنا نہیں ہے۔ مجھے اب کوئی جواب نہیں چاہئے۔ مجھے یہ ثابت نہیں کرنا کہ میں صحیح ہوں اور دوسرا غلط۔ سچ سے زیادہ مجھے سکون چاہئے۔ مجھے اپنی فیملی کے ساتھ امن چاہئے۔ فیصل خان مزید کہتے ہیں، جس نے جو کیا، اسے بھول جاو۔ رشتے بچانا زیادہ ضروری ہے۔ قرآن شریف پڑھتے وقت مجھے ایک آیت ملی، جس میں فیملی کے رشتوں کو نہ توڑنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اسی آیت نے میری سوچ بدل دی۔ مجھے احساس ہوا کہ میں نے اپنی فیملی سے رشتہ توڑ لیا تھا۔ تبھی میں نے طے کیا کہ پہلا قدم میں ہی اٹھاؤں گا۔ انہوں نے کہا، سب سے پہلے میں نے اپنی بہن نکہت کو فون کیا۔ انہوں نے فوراً فون اٹھایا۔ پھر پتہ چلا کہ امی مجھے روز یاد کرتی ہیں۔ ان کی آواز سن کر میں جذباتی ہو گیا اور اگلے ہی دن فلائٹ پکڑ کر ممبئی پہنچ گیا۔ میں نے امی سے مل کر ان سے معافی مانگی اور پھر عامر خان سے بھی ملاقات کی۔ فیصل خان نے بتایا کہ انہوں نے عامر خان سے کہا، ''آئی ایم ساری (مجھے معاف کر دیجئے)۔ جو میں نے کیا، مجھے معاف کر دیجئے۔'' انہوں نے مزید کہا- ''مجھے فیملی نے پورے پیار سے اپنا لیا ہے۔ سب نے میرا استقبال کیا۔ امّی، نکہت، سنتوش اور عامر، سبھی نے مجھے اپنایا۔ اب ہمارے سارے گلے شکوے ختم ہو گئے ہیں۔'' واضح رہے کہ فیصل خان اور ان کی فیملی کے درمیان لمبے وقت سے چلا آ رہی گھریلو تنازعہ ایک بار پھر سرخیوں میں ہے۔ یہ تنازعہ مینٹل ہیلتھ، گھر میں بند رکھنے اور قانونی حقوق سے متعلق لڑائی کو لے کر سال 2007 میں شروع ہوا تھا۔ وقت کے ساتھ یہ معاملہ مزید سنگین ہوتا گیا اور 2025 تک دونوں طرف سے دیئے گئے عوامی بیانات کی وجہ سے یہ تنازعہ مسلسل سرخیوں میں بنا رہا۔ یہ بالکل سچی خبر ہے: بالی ووڈ اسٹار عامر خان کے چھوٹے بھائی فیصل خان نے اپنی فیملی اور بھائی سے معافی مانگ لی ہے اور اعتراف کیا ہے کہ ماضی میں انہوں نے غصے میں آ کر غلط الزامات لگائے تھے۔ فیصل خان نے اعتراف کیا کہ ماضی میں فیملی تنازعے کے دوران غصے اور تکلیف میں انہوں نے جو کچھ بھی کہا، وہ ان کی بڑی غلطی تھی۔ انہوں نے بالخصوص اپنی والدہ (امی)، بھائی عامر خان، بہن نکہت اور بہنوئی سنتوش ہیگڑے سے کھل کر معافی مانگی ہے۔ فیصل خان کے مطابق، قرآن پاک کے مطالعے نے ان کی سوچ کو مکمل طور پر بدل دیا، جس کے بعد انہوں نے ماضی کی تلخیاں بھلا کر خاندان کے سامنے جھکنے اور معافی مانگنے کا بڑا فیصلہ کیا۔ بالی ووڈ اداکار عامر خان کے بھائی فیصل خان نے سالوں بعد اپنے بھائی اور پوری فیملی سے معافی مانگ لی ہے۔ انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ ماضی میں غصے اور جذبات میں آ کر ان سے بہت بڑی غلطی ہوئی تھی۔ فیصل خان کا کہنا ہے کہ انہوں نے ماضی میں فیملی پر جو الزامات لگائے تھے، وہ غصے کی حالت میں کہی گئی غلط باتیں تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ قرآن پاک کے مطالعہ نے ان کی سوچ کو مکمل طور پر بدل دیا، جس کے بعد انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ فیصل خان نے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے اپنے بھائی عامر خان، والدہ اور پوری فیملی سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی ہے۔